e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

اودھ نامہ
LUCKNOW روزنامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 17 Monday , October 12 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۱۷) لکھنؤ، بروز پیر ۱۲-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۹/ربیع الآخر-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

پاکستان: خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی اور گورنر راج نافذ

اسلام آباد (ایجنسی): پاکستان کے صدر مملکت کی جانب سے سمری پر دستخط کے بعد خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی اور گورنر راج کا نفاذ ہوگیا۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق پاکستان کے صدر مملکت آصف علی زرداری نے خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی کے نفاذ کی سمری پر دستخط کردیے ہیں۔ صدر مملکت نے آئین کے آرٹیکل 232 اور 234 کے تحت خیبر پختونخوا میں ایمرجنسی اور گورنر راج لگانے کی سمری پر دستخط کیے۔ وفاقی کابینہ کی منظوری کے بعد وزیراعظم ہاؤس سے صدر مملکت کو ایمرجنسی کے نفاذ کیلیے ایڈوائس بھجوادی گئی تھی۔ وزیر داخلہ محسن نقوی اور طلال چوہدری یہ سمری لے کر ایوان صدر پہنچے تھے۔ اس سے قبل وزیراعظم شہباز شریف کی زیر صدارت جاری اجلاس میں وفاقی کابینہ نے خیبر پختونخوا میں آئین کے آرٹیکل 232 اور 234 کے تحت ایمرجنسی اور گورنر راج لگانے کی منظوری دی۔ اجلاس کے بعد جاری اعلامیے میں کہا گیا تھا کہ خیبر پختونخوا میں آئین کے آرٹیکل 232 اور 234 دونوں کا نفاذ ہوگا۔

دہلی میں احتجاج: 2 ہزار کروڑ روپے کا کاروبار متاثر، سی ٹی آئی کا دعویٰ

نئی دہلی۔ قومی راجدھانی دہلی میں ہفتہ کے روز ہوئے احتجاج کا اثر چہار جانب نظر آرہا ہے۔ احتجاج کے باعث دہلی کے تاجروں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑرہا ہے۔ دہلی اور ملک بھر کے تاجروں اور صنعت کاروں کی اعلیٰ تنظیم چیمبر آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری (سی ٹی آئی) نے کہا ہے کہ صرف 10 اکتوبر کو دہلی میں ہونے والے احتجاجی مظاہرے کی وجہ سے تاجروں کا تقریباً 2000 کروڑ روپے کا کاروبار ٹھپ ہوگیا۔ دہلی میں جاری احتجاج کی وجہ سے دہلی کے تاجروں کو ہونے والے نقصان کے سلسلے میں سی ٹی آئی نے سی جے پی کے ساتھ ہی دیگر تمام سیاسی جماعتوں کو بھی خط لکھا ہے۔ اس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ تہواروں کا موسم ہے، اس لیے دیوالی تک دہلی میں کوئی دھرنا یا احتجاج نہ کیا جائے۔ سی ٹی آئی کے چیئرمین برجیش گوئل نے کہا ہے کہ آج سے نوراتری اور رام لیلاؤں کا آغاز ہورہا ہے اور دیوالی بھی قریب ہے، لیکن اس طرح کے احتجاج سے دہلی کا کاروبار اور معیشت درہم برہم ہوجائے گی۔

پرامن مظاہرین کو غیر قانونی طور پر حراست میں نہ لیا جائے

سپریم کورٹ کی دہلی پولیس کو سخت ہدایت، شہر میں بیریکیڈز ہٹائے جائیں، میٹرو اور انٹرنیٹ خدمات بحال کیا جائے، پولیس کارروائی پر بھی جواب طلب

نئی دہلی: (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے احتجاج کے دوران میٹرو اور ٹرین خدمات بند کرنے، انٹرنیٹ میں خلل ڈالنے اور لوگوں کو حراست میں لینے کے معاملے پر اتوار کو سپریم کورٹ کی خصوصی بنچ نے سماعت کی۔ جسٹس جویمالیہ باغچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے متعلقہ عرضیوں پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ میٹرو خدمات معمول کے مطابق چلنی چاہئیں، انٹرنیٹ میں خلل نہیں ہونا چاہیے اور لوگوں کی آمدورفت کو مکمل طور پر نہیں روکا جانا چاہیے۔ عدالت نے دہلی کے حکام کو نوٹس جاری کرتے ہوئے منگل تک جواب طلب کیا ہے۔

سی جے پی کے احتجاج سے متعلق دو عرضیاں دائر کی گئی تھیں۔ ان میں الزام لگایا گیا کہ 9 اکتوبر کو سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو ہدایت دی تھی کہ احتجاج کے سبب دہلی میٹرو اور دہلی آنے والی ٹرینوں کی آمدورفت مکمل طور پر بند نہ کی جائے، لیکن اس کے باوجود ہفتہ کو عدالتی حکم کی خلاف ورزی کی گئی۔ سماعت کے دوران مرکزی حکومت اور دہلی پولیس کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے موقف پیش کیا، جبکہ عرضی گزاروں کی طرف سے سینئر وکلا کپل سبل، گوپال شنکر نارائنن، مینکا گروسوامی، سنجے ہیگڑے، شعیب عالم اور شادان فراست نے دلائل دیے۔

کپل سبل نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 19(1)(a) کے تحت شہریوں کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے اور پُرامن احتجاج بھی اسی حق کا حصہ ہے، لیکن مظاہرین کو مقررہ مقام تک پہنچنے سے روکا گیا۔ اس پر جسٹس باغچی نے کہا کہ احتجاج کا حق ضرور ہے، تاہم اس کا استعمال قانون کے دائرے میں رہ کر ہونا چاہیے۔ وکیل شعیب عالم نے بھی کہا کہ شہریوں کو احتجاج کرنے کا آئینی حق حاصل ہے۔ جسٹس باغچی نے اس پر واضح کیا کہ عوامی نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے مناسب پابندیاں لگائی جا سکتی ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ لوگوں کی آمدورفت مکمل طور پر روک دی جائے۔

سینئر وکیل مینکا گروسوامی نے کہا کہ عرضیاں صرف چند رہنماؤں یا ارکانِ پارلیمنٹ کی حراست تک محدود نہیں ہیں، بلکہ ان کا تعلق دہلی میں مبینہ طور پر حراست میں لیے گئے تقریباً 7 ہزار افراد اور ان کے آئینی حقوق سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ آئین کے تحفظ سے جڑا ہوا ہے۔ شعیب عالم نے الزام لگایا کہ مظاہرین کو احتجاجی مقام تک پہنچنے سے روکنے کے لیے دہلی سے باہر آنے والے افراد کو بھی حراست میں لیا گیا اور بعض لوگوں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے۔ ان کے مطابق کئی افراد کو 24 گھنٹے سے بھی کم وقت میں رہا کردیا گیا، لیکن اس طرح حراست میں لینے کے جواز پر سوال اٹھتا ہے۔ یہ الزامات عرضی گزاروں کی جانب سے پیش کیے گئے۔ وکیلوں نے یہ الزام بھی لگایا کہ بعض پولیس اہلکاروں نے نام کی تختیاں نہیں پہن رکھی تھیں اور مظاہرین پر طاقت کا استعمال کیا گیا۔ اس پر جسٹس باغچی نے کہا کہ قانون کے تحت افسران کی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی اور طاقت کے مبینہ استعمال سے متعلق الزامات کی جانچ کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ امن و قانون برقرار رکھنے کے نام پر پولیس کو شہریوں کے حقوق سے بالاتر نہیں رکھا جاسکتا۔

مرکزی حکومت کی جانب سے تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ تمام میٹرو اسٹیشن اور ٹرینیں معمول کے مطابق چل رہی ہیں اور انٹرنیٹ خدمات بھی بحال ہوچکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے 303 میٹرو اسٹیشنوں میں سے 45 اسٹیشن بند کیے گئے تھے، لیکن ہفتہ کی رات 10 بجے تک تمام اسٹیشن دوبارہ کھول دیے گئے تھے۔

سماعت کے دوران وکلا نے بتایا کہ سپریم کورٹ کے آس پاس دفعہ 163 کے نفاذ سے متعلق بورڈ لگائے گئے تھے اور بیریکیڈنگ کے سبب عدالت تک پہنچنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔ تشار مہتا نے کہا کہ وہ اس معاملے کی معلومات حاصل کرکے عدالت کو آگاہ کریں گے۔ جسٹس باغچی نے کہا کہ اگر وکلا کو پابندیوں کے بارے میں معلومات ہی فراہم نہیں کی گئیں تو یہ عدالتی حکم کو چیلنج کرنے کی بنیاد بن سکتا ہے۔ عدالت نے متعلقہ بورڈ ہٹانے کی ہدایت بھی دی۔

سپریم کورٹ کا وزارت داخلہ کے افسران کو توہین عدالت کا نوٹس

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے اتوار کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی دہلی حکومت کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو عہدے سے ہٹانے کے مطالبے پر 10 اکتوبر کو ہوئے مظاہروں کے دوران میٹرو اسٹیشن بند کرنے پر اس کے خلاف توہینِ عدالت کی کارروائی کیوں نہ شروع کی جائے۔ جسٹس جوئے مالیہ باچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل خصوصی بنچ نے حکام کو ہدایت دی کہ وہ توہینِ عدالت کی درخواست کے جواب میں ایک مختصر حلف نامہ داخل کریں اور مظاہروں کے دوران عوامی نقل و حمل اور آمدورفت کے سلسلے میں 9 اکتوبر کو جاری کیے گئے عدالت کے سابقہ احکامات پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ پیش کریں۔

سی جے پی کا مطالبہ، دہلی پولیس ہمیں احتجاج کی تاریخ دے!

24 گھنٹے کا الٹی میٹم، دیپکے بولے: 100 بار جیل میں ڈالو، ڈریں گے نہیں!، سی جے پی نے احتجاج کے دوران دہلی میں حفاظتی انتظامات کا موازنہ کھلی ایمرجنسی سے کیا

نئی دہلی (ایجنسی) کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے اتوار کو حکام پر الزام لگایا کہ وہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرنے والی پارٹی کی مہم کو دبانے کے لیے حفاظتی پابندیوں اور عوامی آمدورفت میں رکاوٹوں کا استعمال کررہے ہیں۔ پارٹی نے قومی راجدھانی کی صورت حال کا موازنہ کھلی ایمرجنسی سے کیا۔

آشوتوش رانکا نے کہا کہ دہلی پولیس ہمیں 24 گھنٹے کے اندر جنترمنتر پر احتجاج کرنے کی تاریخ دے، ورنہ سی جے پی ایک بار پھر مظاہرے کی اپیل کرے گی۔ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کے مطالبے کو لے کر دہلی میں دوسرے دن بھی احتجاج جاری رہا۔ دہلی میں پولیس اور نیم فوجی دستوں کی بڑی تعداد تعینات ہے۔ گزشتہ دو دنوں کے دوران ہزاروں مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔ سی جے پی کے رہنما ابھیجیت دیپکے، آشوتوش رانکا اور سورَو داس کو تقریباً 24 گھنٹے بعد اتوار کی صبح رہا کردیا گیا۔ تینوں کو ہفتہ کی صبح طیارے سے اترتے ہی حراست میں لے لیا گیا تھا۔ رہائی کے بعد سی جے پی رہنماؤں نے پریس کانفرنس کی۔ آشوتوش رانکا نے کہا کہ ملک میں جنگ جیسے حالات پیدا کردیے گئے ہیں، لیکن یہ احتجاج جاری رہے گا۔

دوسری جانب دادی کے انتقال کے بعد ابھیجیت دیپکے اتوار کو ناگپور واپس روانہ ہوگئے۔ ہوائی اڈے پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہے 100 مرتبہ جیل میں ڈال دیا جائے، ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ابھیجیت دیپکے نے سوال اٹھایا کہ وہ حصہ کیوں ہٹادیا گیا جس میں وہ اپنے کزن کا نمبر نکالنے کے لیے اپنا فون مانگ رہے تھے؟ انہوں نے اس حصے کو بھی ہٹائے جانے پر سوال کیا جس میں وہ اپنے وکیلوں سے بات کرنے کی اجازت طلب کررہے تھے۔

ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سی جے پی کے کارکنوں سوربھ داس اور آشوتوش رانکا نے الزام لگایا کہ دہلی میں بڑی تعداد میں حفاظتی اہلکاروں کی تعیناتی اور عائد کی گئی پابندیوں کا مقصد مظاہرین کے حوصلے پست کرنا اور عام شہریوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔ سال 1975 میں نافذ کی گئی ایمرجنسی سے موازنہ کرتے ہوئے سوربھ نے دعویٰ کیا کہ راجدھانی کو سخت حفاظتی انتظامات والے علاقے میں تبدیل کردیا گیا ہے اور شہر میں تقریباً 30000 سے 40000 حفاظتی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس تعیناتی میں کشمیر، مغربی بنگال اور نکسل متاثرہ علاقوں سے لائے گئے فوجی اور اہلکار شامل ہیں۔ ان کے مطابق، حفاظتی انتظامات کا دائرہ صرف مظاہرے کو سنبھالنے تک محدود نہیں تھا، بلکہ اس سے ان لوگوں کی روزمرہ زندگی بھی متاثر ہوئی، جن کا اس تحریک سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ عوامی آمدورفت اور تجارتی اداروں پر عائد پابندیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے سوربھ نے الزام لگایا کہ حکام بڑے پیمانے پر پریشانی پیدا کرکے سی جے پی کی قیادت میں چلنے والی تحریک کے خلاف لوگوں کی رائے بنانے کی کوشش کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اتوار کو 57 میٹرو اسٹیشن بند کرنا، راجدھانی سمیت ٹرینوں کی خدمات روکنا اور بازاروں کو زبردستی بند کرانا روزمرہ زندگی میں پریشانی پیدا کرتا ہے۔ انتظامیہ جان بوجھ کر عوام کو پریشان کررہی ہے تاکہ نوجوانوں کی قیادت والی اس تحریک کے خلاف لوگوں کی رائے بنائی جاسکے۔ اس دوران آشوتوش رانکا نے دہلی پولیس پر تنقید کرتے ہوئے سوال کیا کہ ہفتے کے روز حراست میں رہنے کے دوران سی جے پی کے سربراہ ابھیجیت دیپکے کو ان کی دادی کے انتقال کی اطلاع کس طرح دی گئی۔

درگا پوجا کے دوران حفاظتی انتظامات سخت کیے جائیں، ٹریفک میں خلل نہ پڑے

تہواروں کی تیاریوں، امن وامان اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے سی ایم یوگی عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی

گورکھپور، (یواین آئی) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے حکام کو درگا پوجا کے دوران سخت حفاظتی انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے اور کہا ہے کہ تہوار کے دوران کسی بھی حالت میں ٹریفک میں خلل نہیں پڑنا چاہئے اور درگا پوجا کمیٹیوں سے مشورہ کیا جانا چاہئے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ہر کمیٹی ٹریفک کی روانی کو یقینی بنائے۔ یوگی آدتیہ ناتھ اتوار کو گورکھپور پہنچے اور درگا پوجا-دسہرہ تہوار کی تیاریوں، امن وامان اور ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے کے لیے گورکھ ناتھ مندر میں عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران وزیراعلیٰ کا خصوصی زور درگا پوجا اور دسہرہ کے پرامن اور پرمسرت جشن پر تھا۔ انہوں نے کہا کہ درگا پوجا کمیٹیوں سے مشورہ کیا جانا چاہئے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ درگا مورتیاں سڑک پر نہ لگائی جائیں۔ میلے کے دوران سڑکوں پر ہجوم نسبتاً زیادہ ہوتا ہے، اس لیے ٹریفک میں خلل نہیں پڑنا چاہیے۔ سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ ساتھ ایک ایکشن پلان بھی بنایا جائے تاکہ ٹریفک میں خلل نہ پڑے۔ انہوں نے تہوار کے دوران صفائی ستھرائی پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ درگا پوجا کمیٹیوں سے مشورہ کیا جانا چاہئے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ درگا مورتیوں اور پنڈلوں کی اونچائی زیادہ نہ ہو۔ انہوں نے تہوار کے بعد مورتی وسرجن کی تقریب کے دوران ڈی جے ساؤنڈ کے حوالے سے بھی ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈی جے کی آواز مقررہ معیار کے مطابق ہونی چاہیے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ انہوں نے عہدیداروں کو اس کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ مورتی وسرجن کے لیے مخصوص جگہیں قائم کی جائیں۔ وسرجن صرف وہاں کیا جائے جہاں مصنوعی تالاب بنائے گئے ہوں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مورتی وسرجن کے دوران کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ مورتیوں کے وسرجن مقام تک بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچنے کے انتظامات کیے جائیں۔ راستے کو تجاوزات سے پاک ہونا چاہیے اور بجلی کے ڈھیلے تاروں یا خستہ حال کھمبوں کو تبدیل کیا جانا چاہیے۔ ہجوم کا انتظام مناسب ہونا چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے انتظامیہ اور پولیس حکام پر زور دیا کہ وہ مورتی وسرجن کے راستے کا بروقت معائنہ کریں اور تمام ضروری انتظامات کو یقینی بنائیں۔ میٹنگ میں وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ندیوں کے پانی کی سطح کے بارے میں دریافت کیا اور سیلاب اور شدید بارشوں سے متاثر ہونے والوں کے لیے شروع کی گئی راحت اور بچاؤ کارروائیوں کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ افراد کی بھرپور مدد کی جائے۔ دریاؤں کے پانی کی سطح کو مانیٹر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام متعلقہ محکمے چوکس رہیں۔ سی ایم یوگی نے ضلع میں زیر تعمیر پروجیکٹوں کی پیش رفت کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام کام وقت پر مکمل ہونے چاہئیں۔ کسی بھی منصوبے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے گورکھپور کے چوری چورا میں بھوپا بازار میں ریلوے اوور برج کی طرف جانے والی سڑک کو جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی۔

ریاض ہوائی اڈے پر حملہ، 12 اموات، 300 سے زائد زخمی

سعودی عرب کے صنعاء پر فضائی حملوں کے بعد خطے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی

برطانوی خبر ایجنسی کے مطابق یمن کے حوثیوں نے سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہفتے کو ہونے والے حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے خطاب میں حوثیوں کے فوجی ترجمان یحییٰ سریع نے ہفتے کے روز ہونے والے حملے کی ذمہ داری قبول کی اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ حوثیوں نے سعودی عرب کے مشرقی صوبے میں واقع دمام ایئرپورٹ اور سعودی تیل کی بڑی کمپنی آرامکو کی دو تنصیبات پر بھی حملے کیے ہیں۔

ریاض، (یواین آئی) سعودی عرب کے دارالحکومت میں واقع کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہفتے کے روز ہوئے حوثیوں کے حملے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 12 ہوگئی ہے اور زخمیوں کی تعداد 300 سے تجاوز کرگئی ہے۔ سعودی عرب کے جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن کے مطابق متوفین میں چار سعودی شہریوں کے علاوہ بنگلہ دیش کے دو نیز امریکہ، مصر، اردن، شام، فلسطین اور سوڈان کا ایک ایک شہری شامل ہے۔ حملے میں 309 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں سے متعدد کی حالت انتہائی تشویشناک ہے اور ان کا علاج مختلف ہسپتالوں میں جاری ہے۔

سعودی قیادت والے فوجی اتحاد کے ترجمان ترکی المالکی نے تصدیق کی ہے کہ یہ حملہ یمن کے حوثی باغیوں کی جانب سے مسافر ٹرمینل کو نشانہ بنا کر کیا گیا تھا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اتحادی افواج اس حملے کا فیصلہ کن جواب دیں گی۔ المالکی نے یہ بھی بتایا کہ اتحادی افواج نے الخرج صوبے میں حوثیوں کی طرف سے داغی گئی ایک بیلسٹک میزائل اور مشرقی صوبے میں ایک ڈرون کو ہوا میں ہی تباہ کردیا۔ اس دوران، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ امریکہ حوثیوں کے خلاف سعودی عرب کی فوجی کارروائیوں میں شامل ہوسکتا ہے۔ امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے مسٹر ٹرمپ نے کہا، ہم اس صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں اور جلد ہی کوئی فیصلہ کریں گے۔

واقعے کے چشم دید گواہوں کے مطابق، دھماکے کے وقت ہوائی اڈے کے مسافر ٹرمینل پر افراتفری مچ گئی تھی اور لوگوں کو فوری طور پر باہر نکالا گیا۔ حملے کے بعد سکیورٹی وجوہات کی بنا پر ریاض آنے اور جانے والی تمام پروازوں کو منسوخ کردیا گیا ہے یا ان کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ کویت ایئرویز سمیت کئی بین الاقوامی ایئرلائنز نے اپنی خدمات معطل کردی ہیں، جبکہ ایئر انڈیا، فلائی دبئی اور لفتھانسا جیسی کمپنیوں نے حوثیوں کی دھمکیوں کے پیش نظر پہلے ہی پروازیں بند کردی تھیں۔ امریکہ، کینیڈا، جرمنی اور اسپین کے سفارت خانوں نے اپنے شہریوں کے لیے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے ہوائی اڈے کی طرف نہ جانے کا مشورہ دیا ہے۔

ریاض میں حملے میں زخمی ہندوستانی کی موت، وزیر خارجہ نے رنج وغم کا اظہار کیا

ریاض، (یواین آئی) سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اتوار کو یمن کے حوثی باغیوں نے ایک بار پھر ڈرون اور میزائل سے حملہ کیا، جس سے وہاں آگ لگ گئی اور ہوائی خدمات متاثر ہوئیں۔ یمن میں لڑنے والے سعودی قیادت والے اتحاد نے بتایا کہ آج ریاض کے کنگ خالد بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ٹرمینل 4 کو نشانہ بنا کر ایک میزائل داغا گیا۔ اس سے پہلے ہفتے کے روز اسی ہوائی اڈے پر ہوئے ایک مہلک میزائل حملے میں زخمی ہندوستانی کی آج موت ہوگئی۔ اس حملے میں کم از کم 12 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 300 سے زیادہ افراد زخمی ہوئے تھے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہندوستانی شہری کی موت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ ریاض حملے میں ایک ہندوستانی شہری کی موت سے گہرا دکھ ہوا ہے۔ متاثرہ خاندان کے تئیں میری دلی تعزیت۔ سفارت خانہ ہر ممکن مدد کرے گا۔

جبوتی: تارکین وطن کی کشتی الٹنے سے کم از کم 109 کی موت: آئی او ایم

عدیس ابابا، (یواین آئی) انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن (آئی او ایم) نے اتوار کو بتایا کہ جبوتی کے ساحل کے قریب تقریباً 350 تارکین وطن کو لے جانے والی کشتی الٹنے سے کم از کم 109 افراد، جن میں 15 بچے بھی شامل ہیں، ہلاک ہوگئے، جب کہ 116 سے زائد افراد لاپتہ ہیں۔ اقوام متحدہ کی مہاجرت ایجنسی کے مطابق کشتی جبوتی سے یمن جا رہی تھی اور جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب حادثے کا شکار ہوگئی۔ مقامی حکام کی جانب سے سرچ اور ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ جبوتی میں آئی او ایم کے مشن کے سربراہ الیگزینڈر کوئساک نے کہا، یہ جانی نقصان انتہائی افسوسناک ہے۔ ہماری ہمدردیاں ان افراد کے ساتھ ہیں جو زندہ بچ گئے اور ان خاندانوں کے ساتھ ہیں جنہوں نے اپنے عزیزوں کو کھودیا یا جنہیں اب بھی اپنے رشتہ داروں کی کوئی خبر نہیں ہے۔ آئی او ایم کے مطابق برآمد کی گئی لاشوں میں 52 مرد، 42 خواتین اور 15 بچے شامل ہیں، جبکہ 80 سے زائد افراد کشتی حادثے میں زندہ بچ گئے۔ تمام زندہ بچ جانے والے افراد ایتھوپیا کے شہری ہیں۔

راہل گاندھی کا سپریم کورٹ تک مارچ کا اعلان

آئین پر یقین رکھنے والے تمام لوگ ساتھ آئیں، آج انڈیا اتحاد اور ملک کے نوجوان ایک بار پھر بڑی تعداد میں سڑکوں پر اتریں گے

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کے مطالبے کو لے کر دہلی سمیت ملک کے دیگر مقامات پر جاری احتجاج کے درمیان راہل گاندھی نے بڑا اعلان کیا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری ایک پیغام میں کہا کہ 12 اکتوبر کو کانگریس، انڈیا اتحاد اور ملک کے نوجوان ایک بار پھر بڑی تعداد میں سڑکوں پر اتریں گے۔ 'ایکس' پر ہفتہ (10 اکتوبر) کو ہوئے مظاہرہ کی ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے راہل گاندھی لکھتے ہیں کہ "امت شاہ کی دہلی پولیس خود تو غنڈہ گردی پر اتر ہی آئی، آر ایس ایس اور بی جے پی کے اصلی غنڈوں کو بھی خواتین اور نوجوانوں پر تشدد کرنے کی کھلی چھوٹ اور بڑھاوا دے رہی ہے۔"

راہل گاندھی نے پیر، 12 اکتوبر 2026 کو سپریم کورٹ تک مارچ نکالنے اور چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کو میمورنڈم پیش کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ملک بھر کے سیاسی رہنماؤں، سول سوسائٹی کے نمائندوں اور عام شہریوں سے اس مارچ میں شامل ہونے کی اپیل کی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اس مارچ میں لوگ سیاسی جماعت، جنس، ذات، برادری اور ریاست کی شناخت سے اوپر اٹھ کر ہندوستانی شہری کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔ راہل گاندھی نے اتوار، کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ ملک کے نوجوان جمہوریت اور آئین کے تحفظ کے لیے آگے آئیں۔ انہوں نے زور دیا کہ جو لوگ آئین پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ کھڑے ہیں، انہیں اس مارچ میں شامل ہونا چاہیے۔ راہل گاندھی نے دہلی میں جاری احتجاج کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ ملک کے نوجوان پُرامن احتجاج کے لیے سڑکوں پر اترے تھے، لیکن ان کے ساتھ مار پیٹ کی گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مظاہرین کے دلوں میں نفرت یا غصے کے بجائے محبت تھی، اس کے باوجود انہیں پولیس اہلکاروں اور بی جے پی کے کارکنوں نے نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، "ایسا ہندوستان ہم نہیں چاہتے ہیں۔" راہل گاندھی کے مطابق، پُرامن احتجاج کرنے والے نوجوانوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ مجوزہ مارچ کسی ایک سیاسی جماعت یا کسی مخصوص طبقے کی نمائندگی نہیں کرے گا، بلکہ اس میں تمام ہندوستانی شہریوں کو شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے تمام اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں، سول سوسائٹی اور جمہوریت پر یقین رکھنے والے افراد سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں ان کا ساتھ دیں۔

چیف جسٹس نے کھرگے اور راہل کو ملاقات کا وقت نہیں دیا

نئی دہلی، (یواین آئی) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریہ کانت نے کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی کو ملاقات کا وقت دینے سے انکار کردیا ہے۔ کانگریس ذرائع کے مطابق، مسٹر کھرگے اور مسٹر گاندھی نے خط لکھ کر چیف جسٹس سے ملاقات کا وقت مانگا تھا تاکہ انہیں الیکشن کمیشن کے سلسلے میں اپنی تشویش سے آگاہ کرسکیں اور اس معاملے میں مداخلت کی درخواست کرسکیں۔ لیکن چیف جسٹس نے ملاقات کے لیے وقت دینے سے انکار کردیا۔ کانگریس رہنماؤں کو امید تھی کہ پیر کو چیف جسٹس سے ان کی ملاقات ہوگی۔ مسٹر کھرگے اور مسٹر گاندھی پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ وہ پیر کو چیف جسٹس کے سامنے اپنی بات رکھیں گے۔ ذرائع کے مطابق، چیف جسٹس نے انہیں بتایا ہے کہ جس معاملے پر وہ ملاقات کرنا چاہتے ہیں، اس پر عدالت میں سماعت جاری ہے، اس لیے اس موضوع پر بات چیت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس سے پہلے انڈیا اتحاد کے رہنماؤں نے صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کرکے انہیں عرضداشت پیش کی تھی۔

تمل ناڈو کی ترقی کو نئی رفتار

وزیراعظم مودی نے میٹرو، ریلوے، شاہراہوں اور بندرگاہوں کے منصوبوں کا افتتاح وسنگ بنیاد رکھا

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو چنئی میں 13 ہزار کروڑ روپے سے زائد مالیت کے ترقیاتی پیکیج کا اعلان کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مکمل ہونے والے منصوبوں کا افتتاح کیا، بنیادی ڈھانچے سے متعلق سہولتیں قوم کے نام وقف کیں اور میٹرو ریل، شاہراہوں، ریلوے، بندرگاہوں، پیٹرولیم اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں کے نئے منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھا۔ انہوں نے صنعتی ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مرکزی حکومت و تمل ناڈو کے درمیان تعاون کی اہمیت پر زور دیا۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی)، مدراس میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، جس میں تمل ناڈو کے گورنر راجندر ارلیکر اور وزیراعلیٰ سی جوزف وجے بھی موجود تھے، مودی نے ان منصوبوں کو ریاست کی ترقی میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان سے شہری آمدورفت میں بہتری آئے گی، صنعتوں اور مال برداری کے لیے رابطے مضبوط ہوں گے، تجارتی بنیادی ڈھانچے کو وسعت ملے گی اور نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ تمل ناڈو کے لیے آج ایک تاریخی دن ہے۔ آج کے پروگرام میں 13 ہزار کروڑ روپے مالیت کے منصوبے شامل ہیں۔ ہم کئی مکمل شدہ منصوبوں کا افتتاح کررہے ہیں اور نئے منصوبوں کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ان میں سے بعض روزمرہ سفر کو آسان بنائیں گے، جبکہ دیگر صنعت اور تجارت کو تقویت دیں گے۔ یہ تمام منصوبے مل کر تمل ناڈو کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کریں گے۔ اپنے ترقیاتی ایجنڈے میں سیاسی اور انتظامی تسلسل کو اجاگر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ ان کا طریقہ کار ہمیشہ جمہوریت، عوامی شمولیت اور باہمی تعاون پر مبنی وفاقیت کے اصولوں پر قائم رہا ہے۔

مجھے حراست میں نہیں لیا گیا، مجھے اغوا کیا گیا: دھرو راٹھی

نئی دہلی: (ایجنسی) یوٹیوبر دھرو راٹھی نے اتوار کے روز دعویٰ کیا کہ انہیں 10 اکتوبر کو دہلی میں چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار کے خلاف مجوزہ احتجاج سے قبل سادہ کپڑوں میں ملبوس مردوں نے ان کے گھر سے اغوا کیا اور مختلف تھانوں میں لے جایا گیا۔ راٹھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں کہا کہ ہفتہ کی صبح تقریباً 7 بجے سادہ کپڑوں میں تقریباً 20 آدمی ان کے گھر میں داخل ہوئے جب وہ سو رہے تھے۔ راٹھی نے الزام لگایا کہ ان لوگوں نے پوچھنے کا موقع بھی نہیں دیا کہ وہ کون ہیں۔ راٹھی نے کہا کہ انہیں مختلف تھانوں میں لے جایا گیا اور انہیں تقریباً 22-23 گھنٹے تک اپنے وکیل سے رابطہ کرنے یا اپنا فون استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مجھے اپنے بیڈ روم سے باہر لے جانے کے دوران چوٹیں آئیں۔ اپنی شہریت کے بارے میں افواہوں کا جواب دیتے ہوئے، راٹھی نے ایک ویڈیو میں اپنا پاسپورٹ دکھایا اور کہا کہ وہ ہندوستانی شہری ہیں۔

ریاض ایئرپورٹ حملے میں 12 ہلاک، 309 زخمی

مصری فضائی میزبان بھی ہلاک شدگان میں شامل □ ریاض ایئرپورٹ پر حوثی حملے کی شدید مذمت، شہریوں کو نشانہ بنانا بند کیا جائے: گوتریس □ ریاض ایئرپورٹ پر حوثی حملہ انتہائی سنگین اور ناقابل قبول: ٹرمپ

دبئی، 11 اکتوبر (یو این آئی) سعودی ایئرلائن فلائناس میں کام کرنے والی ایک مصری فضائی میزبان بھی ہفتہ، 10 اکتوبر کو ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہوئے حملے میں ہلاک ہونے والے 12 افراد میں شامل ہیں۔ مصری میڈیا رپورٹس کے مطابق 28 سالہ عزا رمزی محمد حسن حملے میں شدید زخمی ہوئی تھیں اور بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئیں۔ رپورٹس کے مطابق اس حملے میں چار سعودی شہریوں اور آٹھ غیر ملکی شہریوں سمیت 12 افراد ہلاک ہوئے، جبکہ 309 دیگر افراد زخمی ہوئے، جن میں بعض کی حالت تشویشناک ہے۔ سعودی عرب کی جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن (جی اے سی اے) نے حملے کے بعد جاری بیان میں ہلاکتوں اور زخمیوں کی تعداد کی تصدیق کرتے ہوئے ہلاک شدگان کی قومیتوں کی تفصیلات بھی بتائیں۔ غیر ملکی ہلاک شدگان میں بنگلہ دیش کے دو شہری جبکہ مصر، امریکہ، اردن، شام، فلسطین اور سوڈان کا ایک ایک شہری شامل ہے۔ جی اے سی اے نے اپنے بیان میں مصری شہری کا نام ظاہر نہیں کیا تھا۔ فضائی میزبان کی شناخت اور فلائناس میں ان کی ملازمت کی اطلاع مختلف میڈیا اداروں نے الگ سے دی ہے۔ سعودی شہری ہوابازی حکام نے بتایا کہ ہفتہ کی سہ پہر کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں جانی نقصان کے علاوہ املاک کو بھی نقصان پہنچا۔ حکام کے مطابق زخمی ہونے والے 309 افراد میں سے کئی کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں مختلف اسپتالوں میں طبی امداد دی جا رہی ہے۔

□ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے ریاض کے شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے شہریوں اور شہری تنصیبات پر حملے فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ حملے میں 12 افراد جاں بحق اور 309 زخمی ہوئے تھے۔ گوتریس نے ایک بیان میں کہا کہ وہ ریاض ایئرپورٹ پر حوثیوں کے مہلک حملے کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ شہریوں اور شہری بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے اور ایسے حملے فوری طور پر بند ہونے چاہییں۔ سعودی سول ایوی ایشن اتھارٹی کے مطابق ہفتے کی سہ پہر شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ کو نشانہ بنانے والے حملے میں سعودی شہریوں اور مقیم غیر ملکیوں سمیت 12 افراد ہلاک جبکہ 309 دیگر زخمی ہوئے۔ دریں اثنا اتحادی افواج کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے ریاض ایئرپورٹ کے مسافر ٹرمینل پر حملے کو بین الاقوامی انسانی قانون اور اس کے عرفی اصولوں کے تحت جنگی جرم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حملے میں مسافروں اور ایئرپورٹ کے عملے کی ہلاکتیں اور زخمی ہونے کے واقعات ہوئے، جو اصولوں، اقدار اور اخلاقیات کے منافی ہیں۔ المالکی نے حملے کو گھناؤنا فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ اتحادی افواج کی مشترکہ کمان اس کا بھرپور جواب دے گی اور کارروائی بین الاقوامی انسانی قانون اور اس کے عرفی اصولوں کے مطابق کی جائے گی۔

□ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ریاض کے کنگ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حوثیوں کے حملے کو انتہائی سنگین اور ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی ہے۔ ٹرمپ نے صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ ریاض ایئرپورٹ پر جو کچھ ہوا وہ انتہائی سنگین اور ناقابل قبول ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بھی گزشتہ چند روز کے دوران سعودی عرب پر حوثیوں کے حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے حملے فوری طور پر بند ہونے چاہئیں۔ روبیو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ حوثیوں کے حملے بے گناہ شہریوں کی جانوں کے لیے کھلی بے حسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان کے مطابق ہفتے کو ریاض ایئرپورٹ کو نشانہ بنانے والے حملے میں ایک امریکی شہری سمیت 12 افراد ہلاک ہوئے۔ سعودی عرب کی جنرل اتھارٹی آف سول ایوی ایشن کے مطابق حملے میں 4 سعودی شہریوں کے علاوہ بنگلادیش کے 2 شہری جبکہ امریکہ، مصر، اردن، شام، فلسطین اور سوڈان کا ایک، ایک شہری ہلاک ہوا۔ حملے میں 309 افراد زخمی بھی ہوئے، جن میں بعض کی حالت تشویش ناک بتائی گئی ہے۔ اتھارٹی کے مطابق زخمیوں کو مختلف اسپتالوں میں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے جبکہ حملے کے نتیجے میں ہونے والے مالی نقصان کا تخمینہ لگایا جا رہا ہے۔ دریں اثنا یمن میں آئینی حکومت کی حمایت کرنے والے اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے ریاض ایئرپورٹ کے مسافر ٹرمینل پر حملے کو بین الاقوامی انسانی قانون اور اس کے عرفی قواعد کے تحت جنگی جرم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حملہ مسافروں اور ایئرپورٹ کے عملے کو نشانہ بنانے کے باعث اصولوں، اقدار اور اخلاقیات کے منافی ہے۔ المالکی نے کہا کہ اتحاد کی مشترکہ افواج کی قیادت اس حملے کا سخت جواب دے گی اور کارروائی بین الاقوامی انسانی قانون اور اس کے عرفی قواعد کے مطابق کی جائے گی۔

□ یمن میں فوجی اور سیاسی صورتحال میں تیزی سے تبدیلیاں جاری ہیں اور جاری جنگ ایک نئے مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔ فوجی کارروائیوں کے دائرہ کار میں اضافے کے ساتھ حوثیوں کی صلاحیتوں کو محدود کرنے کے بجائے ان کے اہم طاقت کے مراکز اور تعیناتی کے مقامات کو نشانہ بنانے پر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ قانونی حکومت کی افواج نے متعدد اہم تزویراتی مقامات دوبارہ حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے، جبکہ اتحادی افواج کی جانب سے میزائل داغنے والے پلیٹ فارمز اور ان کے ذخائر کو نشانہ بنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ یمن کی صدارتی قیادت کونسل کے سربراہ رشاد العلیمی نے ایران کی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا کی بغاوت کے خاتمے، ریاستی اداروں کی بحالی اور دارالحکومت صنعاء کو دوبارہ حکومتی کنٹرول میں لانے کے مقصد سے فوجی آپریشن فجر الیمن شروع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ حالیہ کارروائیوں میں حوثیوں کی عسکری صلاحیتوں، میزائل تنصیبات اور ان کے اہم مراکز کو نشانہ بنائے جانے سے یمن میں جاری تنازع مزید پیچیدہ ہوگیا ہے۔

حوثی حملوں کے بعد ریاض ایئرپورٹ پر 446 پروازیں منسوخ

ریاض، 11 اکتوبر (یو این آئی): سعودی عرب میں حوثیوں کے تازہ حملوں کے بعد فضائی سفر کا نظام شدید متاثر ہوا ہے اور دارالحکومت ریاض کے ایئرپورٹ سے سیکڑوں پروازیں منسوخ کردی گئیں، جبکہ متعدد طیاروں کا رخ دوسرے شہروں کی جانب موڑ دیا گیا۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق اتوار کو ریاض ایئرپورٹ سے مقررہ 750 پروازوں میں سے 446 منسوخ ہوئیں۔ ریاض پہنچنے والی متعدد پروازوں کو جدہ، دمام اور مدینہ کے ہوائی اڈوں کی جانب موڑ دیا گیا، جبکہ دمام جانے والے بعض طیاروں کو لینڈنگ کے لیے انتظار کرنا پڑا۔ پروازوں کی منسوخی اور تاخیر کے باعث ریاض ایئرپورٹ دنیا کے شدید متاثر ہونے والے ہوائی اڈوں میں شامل ہوگیا۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق ایئرپورٹ پر پروازوں کی اوسط تاخیر 170 منٹ تک پہنچ گئی۔ رپورٹ کے مطابق فلائٹ ڈس رپشن انڈیکس بھی اپنی بلند ترین پانچویں سطح پر ریکارڈ کیا گیا، جس سے سعودی دارالحکومت میں فضائی آپریشنز پر حملوں کے نمایاں اثرات کا اندازہ ہوتا ہے۔

ٹرمپ کا یوکرین میں نئی قیادت کا مطالبہ

زیلنسکی پر تنقید، امریکی صدر نے ڈیزل قیمتوں میں اضافے کا ذمہ دار ٹھہرایا

واشنگٹن، 11 اکتوبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ یوکرین کو اب ایک نئے صدر کی ضرورت ہے۔ مسٹر ٹرمپ نے یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی پر روس-یوکرین جنگ کو ختم کرنے کے لیے خاطر خواہ کوشش نہ کرنے کا الزام لگایا اور امریکہ میں ڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے لیے بھی انہیں ہی ذمہ دار ٹھہرایا۔ ٹینیسی ریاست کے لیے روانہ ہونے سے پہلے وائٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات چیت میں مسٹر ٹرمپ نے کہا، میرا مشورہ ہے کہ یوکرین کو نیا لیڈر منتخب کرنا چاہیے، جو سمجھوتہ کر سکے۔ مسٹر زیلنسکی کئی سمجھوتے کر سکتے تھے، لیکن نہ جانے کیوں انہوں نے ایسا کبھی نہیں کیا۔" روس نے مسٹر ٹرمپ کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن کے اقتصادی ایلچی کرل دمتریو نے ایکس ※ پر لکھا، "صدر ٹرمپ بھی اب ان لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں، جن کا ماننا ہے کہ یوکرین کو ایسے قیادت کی ضرورت ہے، جو امن پر توجہ مرکوز کرے، نہ کہ زیلنسکی کی طرح جنگ بھڑکانے پر۔" ڈونلڈ ٹرمپ کا یہ بیان مسٹر زیلنسکی کی جانب سے امریکہ اور روس کے درمیان ہوئے ڈیزل معاہدے کی شدید تنقید کے بعد آیا ہے۔ ہونے والے وسط مدتی انتخابات سے پہلے ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے امریکہ نے روس سے ڈیزل خریدنے کا سودا کیا ہے۔ یورپی ممالک کے حکام نے بھی اس سودے پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس سے روس کو جنگ کے لیے مالی مدد ملے گی۔ مسٹر پوتن سے بات چیت کے بعد مسٹر ٹرمپ نے اعلان کیا تھا، "روس امریکی اور عالمی مارکیٹ میں فوری طور پر تین لاکھ ٹن سے زیادہ ڈیزل ایندھن کی سپلائی کرے گا، جبکہ نومبر کے مہینے میں پانچ لاکھ ٹن اضافی ڈیزل دیا جائے گا۔" اس کے جواب میں مسٹر زیلنسکی نے اس قدم کو پوتن کے لیے تحفہ ※ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ روس کو پٹرولیم مصنوعات بیچنے کی اجازت دینا اس جنگ میں سرمایہ کاری کرنے جیسا ہے، جسے ختم کیا جانا چاہیے۔ امریکہ اور اسرائیل کے 28 فروری کو ایران پر کیے گئے مشترکہ حملے کے بعد سے امریکہ میں ڈیزل کی قیمتیں تیزی سے بڑھی ہیں۔ ایران اور یوکرین میں جاری تنازعات نے مل کر عالمی توانائی کا بحران کھڑا کر دیا ہے، لیکن مسٹر ٹرمپ امریکہ میں ڈیزل کی ریکارڈ قیمتوں کے لیے صرف زیلنسکی کو قصوروار مان رہے ہیں۔ مسٹر ٹرمپ نے کہا کہ انہوں نے مسٹر زیلنسکی سے روسی ریفائنریوں پر حملے روکنے کو کہا تھا، کیونکہ اس سے عالمی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "مسٹر زیلنسکی دنیا کے لیے مشکلات کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے کسانوں اور مویشی پالنے والوں کے لیے ڈیزل کو لے کر پریشانیاں پیدا کر رہے ہیں۔"

نیپال میں اچانک سیلاب سے تباہی، 10 افراد لاپتہ

35 سے زائد مکانات اور کئی پل بہہ گئے

کاٹھمنڈو، 11 اکتوبر (یو این آئی) نیپال کے شمالی گورکھا ضلع میں اتوار کی صبح بوڑھی گنڈک ندی میں ملبے سے بھرے اچانک آئے سیلاب نے بھاری تباہی مچائی ہے۔ اس سیلاب میں کم از کم 10 افراد بہہ گئے اور 35 سے زائد مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ اس تباہ کن آفت میں پین یو، بگر، سلیری اور گھٹی کھولا سمیت مختلف بستیوں کے تقریباً 35 سے زائد مکانات، تین پکے پل، چار جھولا پل اور ایک زیرِ تعمیر ہائیڈرو پاور پروجیکٹ مکمل طور پر تباہ ہوگیا ہے۔ اچانک آئے اس سیلاب کے بعد سینکڑوں خوفزدہ مقامی دیہاتی اپنے گھر چھوڑ کر جان بچانے کے لیے اونچی پہاڑیوں پر پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ گورکھا کے اسسٹنٹ چیف ڈسٹرکٹ افسر نیتر پرشاد شرما نے بتایا کہ صبح سویرے آنے والے اس شدید سیلاب نے آروگھاٹ، تری پوراسندری اور سوتی-مانبو کو جوڑنے والے پکے پلوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اس کے علاوہ دھارچے رورل میونسپلٹی کے وارڈ نمبر ایک اور تین کو جوڑنے والا بیلی برج، نیز مچھی کھولا-کروجاہ، تھاڈو بھاریانگ-جگت اور گھٹے کھولا-فلم کو جوڑنے والے چار جھولا پل بھی سیلاب کے تیز بہاؤ میں بہہ گئے ہیں۔ چومنوبری رورل میونسپلٹی کے چیئرمین نیما لاما اور پولیس حکام کے مطابق، سیلاب نے چومنوبری-3 کے پین یو اور بگر علاقے میں 35 سے زائد گھروں کو زمین بوس کر دیا۔ اس کے علاوہ جگت، سلیری، دوبھان اور گھٹے کھولا کی رہائشی بستیوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ چوری میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے چومچیت میں واقع مویشیوں کے پانچ شیڈ بھی کٹ گئے ہیں۔

کراچی میں ماحولیاتی و صحت عامہ کا بحران سنگین

ماہرین کا ناقص منصوبہ بندی اور حکومتی بدانتظامی پر انتباہ

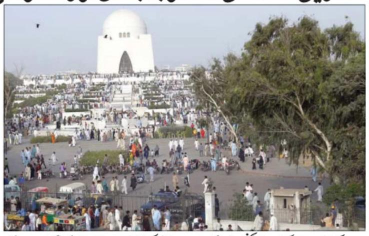

کراچی، 11 اکتوبر۔ (ایجنسی)۔ پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں انتظامی بدانتظامی، بے ہنگم شہری پھیلاؤ، آلودگی اور بنیادی سہولتوں کی مسلسل کمی نے ماحولیاتی اور صحت عامہ کے بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ حکومتی اداروں کے درمیان رابطے کی کمی اور ناقص منصوبہ بندی کے باعث شہر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے نمٹنے کی صلاحیت کھوتا جا رہا ہے۔ انڈس اسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک میں منعقدہ آٹھویں دو سالہ کانفرنس ICON 2026 کے دوران ماہرین نے کراچی کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر شدید تشویش ظاہر کی۔ کانفرنس میں موسمیاتی تبدیلی، شہری مسائل اور صحت کے انتظام سے متعلق خصوصی اجلاس منعقد ہوا، جس میں سندھ کے لیے جامع صحت پالیسی اور مؤثر حکومتی اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔ سندھ کے سیکریٹری ماحولیات، موسمیاتی تبدیلی اور ساحلی ترقی فیصل احمد عقیلی نے بتایا کہ کراچی کا انتظام 26 مختلف سرکاری اداروں کے درمیان تقسیم ہے، جس کے باعث فیصلوں پر عمل درآمد اور بنیادی مسائل کے حل میں شدید مشکلات پیش آرہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں سینکڑوں رہائشی منصوبے مناسب سڑکوں، نکاسی آب اور دیگر شہری سہولتوں کے بغیر قائم کیے گئے ہیں۔ ان کے مطابق جب تک تمام متعلقہ ادارے مشترکہ حکمت عملی اختیار نہیں کرتے، ماحولیاتی مسائل پر قابو پانا ممکن نہیں ہوگا۔ انڈس یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے ڈین ڈاکٹر ظفر زیدی نے خبردار کیا کہ ناقص شہری منصوبہ بندی کے باعث کراچی میں ملیریا جیسی بیماریوں، دل کے امراض سے متعلق پیچیدگیوں اور سیوریج کے پانی سے پیدا ہونے والے صحت کے خطرات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آغا خان یونیورسٹی کے ڈاکٹر ظفر فاطمی نے انکشاف کیا کہ سندھ کی صحت پالیسی 2010 کے بعد طویل عرصے تک نظرثانی سے محروم رہی اور حال ہی میں اسے دوبارہ مرتب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحقیقی اداروں اور حکومت کے درمیان مؤثر تعاون نہ ہونے سے سائنسی تحقیق عملی پالیسیوں میں تبدیل نہیں ہو پا رہی۔ موسمیاتی صحت کے ماہر ڈاکٹر پال چارلٹن نے کہا کہ پاکستان کو موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے طبی اور معاشی نقصانات کا باقاعدہ جائزہ لینا چاہیے۔ انہوں نے طبی ماہرین کو حکومتی پالیسی سازی میں شامل کرنے اور بین الاقوامی سطح پر مستند اعداد و شمار پیش کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ماہرین نے خبردار کیا کہ کراچی میں پانی کی قلت، آلودگی، ناقص نکاسی آب اور شدید گرمی کے اثرات عام شہریوں، خصوصاً بچوں اور کمزور طبقات کے لیے بڑھتے ہوئے خطرات پیدا کر رہے ہیں۔ کانفرنس کے شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ شہری منصوبہ بندی، صحت اور ماحولیات کے شعبوں میں مربوط حکمت عملی اختیار کی جائے، اداروں کی جوابدہی یقینی بنائی جائے اور سائنسی شواہد کی بنیاد پر فیصلے کیے جائیں تاکہ کراچی کو مزید سنگین ماحولیاتی اور صحت عامہ کے بحران سے بچایا جا سکے۔

روسی ڈیزل درآمد کرنے پر ٹرمپ کو دونوں جماعتوں کی تنقید

ریپبلکن ارکان بھی روس پر پابندیاں نرم کرنے کے مخالف

واشنگٹن، 11 اکتوبر (یو این آئی) صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے روس سے ڈیزل درآمد کرکے اسے امریکہ اور عالمی منڈیوں میں سپلائی کرنے کے منصوبے پر ریپبلکن اور ڈیموکریٹک دونوں جماعتوں کے ارکان نے تنقید کی ہے۔ اس معاملے نے روس پر دباؤ کم کرنے کے حوالے سے ریپبلکن پارٹی کے اندر موجود اختلافات کو بھی نمایاں کر دیا ہے، جبکہ انتظامیہ ایران کے ساتھ جنگ کے باعث بڑھتی ایندھن کی قیمتوں سے نمٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ریپبلکن ارکان نے روس سے ایندھن درآمد کرنے کے فیصلے پر سوال اٹھائے ہیں، جبکہ بعض ارکان نے ٹرمپ کے اس مشورے کی بھی مخالفت کی ہے کہ یوکرین کو نیا صدر منتخب کرنا چاہیے۔ ڈیموکریٹس نے الزام لگایا ہے کہ ٹرمپ توانائی کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے اور ایران کے ساتھ تنازع کے اندرونِ ملک سیاسی اثرات کو محدود کرنے کی کوشش میں روس کی یوکرین کے خلاف جنگ کی مالی معاونت کر رہے ہیں۔ لوزیانا سے ریپبلکن سینیٹر جان کینیڈی نے ایندھن کی قیمتیں کم کرنے کی ٹرمپ کی کوششوں کی حمایت کی، تاہم روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ڈیزل حاصل کرنے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں پوتن سے ڈیزل درآمد کرنے کے فیصلے کی حمایت نہیں کرتا۔ ولادیمیر پوتن قصاب ہے، وہ اپنے ہی لوگوں کا بھی قصاب ہے اور یوکرین کے بے قصور لوگوں کا بھی۔※※ انہوں نے کہا کہ پوتن کبھی امریکہ کا دوست نہیں بن سکتا اور ایران میں جنگ ختم ہونے سے ڈیزل کی قیمتوں میں زیادہ کمی آئے گی۔ مشی گن سے ریپبلکن سابق رکنِ ایوان نمائندگان مائیک راجرز نے بھی روسی ایندھن درآمد کرنے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے فصلوں کی کٹائی کے موسم میں کسانوں کے اخراجات کم کرنے کے لیے ایندھن کی برآمدات پر عارضی پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ٹرمپ نے جمعہ کو ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے کہا تھا کہ روس فوری طور پر امریکہ اور عالمی منڈیوں کو 3 لاکھ ٹن سے زیادہ ڈیزل فراہم کرے گا، نومبر میں مزید 5 لاکھ ٹن اور اس کے بعد 10 لاکھ ٹن فراہم کیے جائیں گے۔ یہ اعلان ایسے وقت میں ہوا ہے جب ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائیوں اور روس-یوکرین جنگ کے باعث توانائی کی قیمتوں میں اضافے پر انتظامیہ کو دباؤ کا سامنا ہے۔ نومبر میں ہونے والے کانگریس کے انتخابات سے قبل بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زندگی کے اخراجات بھی ریپبلکن پارٹی کے لیے سیاسی تشویش کا باعث بن گئے ہیں۔ پنسلوانیا سے ریپبلکن رکنِ ایوان نمائندگان برائن فٹزپیٹرک نے ہفتہ کو دوطرفہ بل رونالڈ ریگن پیس تھرو اسٹرینتھ ایکٹ ※ پیش کیا، جس کے ذریعے ٹرمپ کو روس پر عائد پابندیاں ختم کرنے سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیبراسکا کے رکنِ ایوان نمائندگان ڈان بیکن نے بھی اس بل کی حمایت کی ہے۔ فٹزپیٹرک نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی کو امریکی کانگریس، امریکی عوام اور یوکرین کے عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ٹیکساس سے ریپبلکن رکنِ ایوان نمائندگان اور ایوان کی خارجہ امور کمیٹی کے سابق چیئرمین مائیکل میک کال نے خبردار کیا کہ روسی تیل پر پابندیاں نرم کرنے سے ماسکو کو جنگی کوششوں کے لیے مزید وسائل حاصل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی تیل پر پابندیاں ہٹانے سے کریملن کی جنگی مشین کو مالی وسائل ملیں گے اور مزید تشدد و تباہی کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پہلے ہی لنڈسے او گراہم سینکشننگ رشیا اینڈ ایران ایکٹ منظور کرچکی ہے، جس کے تحت صدر کو چین اور روس پر دباؤ ڈالنے اور پوتن کو یوکرین میں مذاکرات کے ذریعے حل کی جانب لانے کے لیے وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ ٹرمپ نے ستمبر میں اس قانون پر دستخط کیے تھے۔ اس میں روسی توانائی کے بڑے خریداروں یا ماسکو کو پابندیوں سے بچنے میں مدد دینے والے ممالک پر 100 فیصد تک محصولات عائد کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ الاسکا سے ریپبلکن سینیٹر لیزا مرکوسکی نے بھی ٹرمپ پر زور دیا کہ وہ روس کو توانائی سے آمدنی بڑھانے کی اجازت دینے کے بجائے اپنے حاصل اختیارات استعمال کریں۔ انہوں نے کہا کہ روس کو ڈیزل برآمد کرنے، آمدنی حاصل کرنے اور یوکرین میں جنگ جاری رکھنے کی اجازت دینے کے بجائے ان اختیارات کا استعمال کیا جانا چاہیے۔ ڈیموکریٹس نے اس معاہدے پر مزید سخت تنقید کی۔ نیویارک سے سینیٹ میں اقلیتی رہنما چک شومر نے اسے شیطان کے ساتھ معاہدہ قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ یہ ٹرمپ کی کمزور ہوتی سیاسی پوزیشن کو بچانے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ اسی پوتن کو فائدہ پہنچائے گا جو مشرق وسطیٰ میں امریکی فوجیوں کو نشانہ بنانے اور ہلاک کرنے کی کوشش کرنے والے ایرانیوں کی مدد کر رہا ہے اور جس نے امریکہ کے اتحادی یوکرین پر غیر قانونی حملہ کیا۔ ورجینیا سے ڈیموکریٹک رکنِ ایوان نمائندگان ڈان بائر نے اس اقدام کو انتہائی اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے روس کے حوالے سے انتظامیہ کی پالیسی پر پہلے سے موجود خدشات مزید مضبوط ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس کے معاملے میں ٹرمپ پر اعتماد کرنا درست نہیں تھا اور اب روسی فوسل ایندھن پر پابندیاں نرم کی جا رہی ہیں۔ کنیکٹیکٹ سے ڈیموکریٹک سینیٹر رچرڈ بلومینتھل نے ٹرمپ سے معاہدہ فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے خلاف امریکی جنگ کے نتیجے میں پیدا ہوئی صورتحال سے نمٹنے کی یہ کوشش چین اور روس کی معیشتوں کو فائدہ پہنچائے گی اور یوکرین میں مزید بے گناہوں کی ہلاکت کا سبب بنے گی۔ الینوائے سے ڈیموکریٹک سینیٹر ڈک ڈربن نے صدر پر روس کو یوکرینی شہریوں کے قتل کے لیے مالی وسائل فراہم کرنے پر غور کرنے کا الزام لگایا۔

خیبر پختونخوا میں دو برس کے دوران دہشت گردی کے واقعات میں 195 فیصد اضافہ

اسلام آباد۔ 11 را کتوبر۔ ایم این این۔ خیبر پختونخوا میں حالیہ دو برس کے دوران دہشت گردی کے واقعات میں 195 فیصد اضافے کا انکشاف ہوا ہے۔ وزیراعظم کی زیر صدارت اجلاس میں خیبر پختونخوا پولیس اور حساس اداروں کی دو اہم خصوصی سیکیورٹی رپورٹس پیش کی گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دو برس کے دوران خیبر پختونخوا میں دہشت گرد حملوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہوا، دہشت گردی میں مسلسل اضافہ صوبے کی سیکورٹی صورتحال کیلئے سنگین اور تشویشناک چیلنج بن گیا۔ حساس اداروں کی رپورٹ کے مطابق افغانستان میں موجود دہشت گرد عناصر اور مقامی سہولت کاروں کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت کی ناقص پالیسی اور دہشت گردوں کے لئے نرم گوشے نے خطرات میں اضافہ کیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ صوبائی سطح پر تیاری، توجہ اور مؤثر انسدادِ دہشت گردی اقدامات میں کمی سے دہشت گرد عناصر کو جگہ بنانے کا موقع ملا۔ یکم مارچ 2024 سے 23 ستمبر 2026 تک خیبر پختونخوا میں دہشت گردی کے واقعات میں 195 فیصد ہوشربا اضافہ ریکارڈ کیا گیا، دہشت گرد نیٹ ورکس، سہولت کاری اور غیر قانونی سرگرمیوں کے باہمی روابط بھی سکیورٹی کیلئے سنگین چیلنج قرار دیے گئے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سال 2026 میں ہونے والے دہشت گرد حملوں میں سے 73 فیصد کا نشانہ پولیس اور سکیورٹی ادارے بنے، خیبر پختونخوا میں دہشت گردوں کی جانب سے ڈرون کے استعمال میں تشویشناک اضافہ ہوا۔ 2024 میں پولیس اور سکیورٹی اداروں پر کوئی ڈرون حملہ رپورٹ نہیں ہوا جبکہ 2026 میں دہشت گردوں کے ڈرون حملوں کی تعداد 170 تک پہنچ گئی، ایک سال کے دوران دہشت گردوں کے ڈرون حملوں میں تقریباً 107 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ بارودی حملوں میں تشویشناک اضافہ دیکھا گیا، آئی ای ڈی حملوں کی تعداد 2025 میں بڑھ کر 181 ہوگئی، رواں سال ستمبر تک 159 حملے ریکارڈ کیے گئے۔

بنگلہ دیش کی معیشت جمود اور مہنگائی کے شکنجے میں

ماہرین کا بنیادی معاشی اصلاحات ناگزیر قرار دینے پر زور

ڈھاکہ۔ 11 را کتوبر۔ (ایجنسی) بنگلہ دیش کی معیشت کو مسلسل مہنگائی، سست اقتصادی ترقی، کمزور سرمایہ کاری اور روزگار کے محدود مواقع کے باعث سنگین چیلنجز کا سامنا ہے۔ اقتصادی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ملک "اسٹیگ فلیشن"، یعنی بیک وقت معاشی جمود اور بلند افراطِ زر کی خطرناک صورت حال میں پھنس چکا ہے، جس سے نکلنے کے لیے بنیادی معاشی اصلاحات ناگزیر ہیں۔ اقتصادی تجزیے کے مطابق اگست میں بنگلہ دیش میں مہنگائی کی شرح 8.26 فیصد رہی، جبکہ غیر غذائی اشیا کی مہنگائی 9.32 فیصد تک پہنچ گئی۔ دوسری جانب اجرتوں میں اضافے کی شرح تقریباً 8.05 فیصد رہی، جس کے باعث عام شہریوں کی حقیقی قوت خرید مسلسل متاثر ہو رہی ہے۔ عالمی بینک کے تخمینے کے مطابق مالی سال 2026 میں بنگلہ دیش کی اقتصادی ترقی 3.9 فیصد رہنے کا امکان ظاہر کیا گیا، جبکہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے مالی سال 2027 کے لیے ترقی کی شرح 5.3 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ رفتار بڑھتی ہوئی افرادی قوت کے لیے مناسب روزگار پیدا کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ بنگلہ دیش کے بینکاری شعبے کی صورت حال بھی تشویش ناک ہے۔ عالمی بینک کے اعداد و شمار کے مطابق مارچ 2026 تک بینکوں کے مجموعی قرضوں میں غیر فعال قرضوں کا تناسب 32.6 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ جنوبی ایشیا میں یہ اوسط صرف 7.9 فیصد تھی۔ بینکوں کی کمزور مالی حالت نے کاروباری اداروں کو قرضوں کی فراہمی اور نئی سرمایہ کاری کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ شرح سود میں کمی بھی اس بحران کا فوری حل نہیں، کیونکہ سرمایہ کاروں کو توانائی کی غیر یقینی فراہمی، درآمدی اخراجات، کرنسی کی قدر میں اتار چڑھاؤ، ٹیکس پالیسیوں اور سیاسی و انتظامی غیر یقینی صورت حال کا سامنا ہے۔ بنگلہ دیش کی معیشت درآمدی تیل، مائع قدرتی گیس، مشینری اور صنعتی خام مال پر انحصار کرتی ہے۔ عالمی توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور ٹکے کی قدر میں کمی نے پیداواری لاگت بڑھا دی ہے، جس کا بوجھ صارفین پر منتقل ہو رہا ہے۔ مشرق وسطیٰ کی جنگ نے بھی بنگلہ دیش کی معاشی مشکلات میں اضافہ کیا ہے، تاہم اقتصادی ماہرین کے مطابق موجودہ بحران کی بنیادی وجوہات جنگ سے پہلے ہی ملکی معیشت میں موجود تھیں۔

کیشو موریہ کی ہدایت، دیہی ترقیات کے ملازمین کی تربیت پرزور

قوانین، عدالتی مقدمات اور مالیاتی امور کی عملی تربیت

لکھنؤ: 11؍اکتوبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے دیہی ترقیات کے محکمے کے افسران اور ملازمین کی انتظامی اور قانونی مہارت کو مضبوط بنانے کے لیے انہیں باقاعدگی سے معیاری تربیت فراہم کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔انہوں نے محکمے کے اعلیٰ افسران کو ہدایات دی ہیں کہ افسران اور ملازمین کو محکمانہ قوانین، انتظامی امور، عدالتی مقدمات اور مالیاتی نظام سے متعلق مضامین پر وقت بوقت تربیت دلائی جائے، جس سے محکمانہ کاموں کی انجام دہی مزید مؤثر، شفاف اور مقررہ وقت پر یقینی بنائی جا سکے۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی ہدایات کی تعمیل میں دیہی ترقیات کے محکمے کے ہیڈ کوارٹر اور دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف رورل ڈیولپمنٹ (ریاستی دیہی ترقیاتی ادارہ)، لکھنؤ کے افسران اور ملازمین کی انتظامی و قانونی صلاحیتوں میں اضافے کے مقصد سے ہفتہ کے دن ایک روزہ ”اسٹیبلشمنٹ سے متعلق تربیتی ورکشاپ“ کا اہتمام کیا گیا۔ جواہر بھون میں واقع کمشنر، دیہی ترقیات کے دفتر کی دسویں منزل کے ہال (سبھا گار) میں منعقدہ اس ورکشاپ کا افتتاح مہمانوں کے ذریعہ شمع روشن کر کے کیا گیا۔تربیتی ورکشاپ کا مقصد افسران اور ملازمین کو ملازمت سے متعلق قوانین، ڈسپلنری کارروائی، عدالتی مقدمات کے نپٹارے، دستاویزات کی دیکھ بھال اور مالیاتی و سروس سے متعلق طریقہ کار کی عملی جانکاری فراہم کرنا تھا۔ اس قسم کے تربیتی پروگرام محکمانہ افسران اور ملازمین کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کے ساتھ ساتھ انتظامی کاموں میں معیار، شفافیت اور وقت کی پابندی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ورکشاپ کے افتتاحی سیشن میں ایڈیشنل کمشنر محترمہ نیہا بندھو (وی بی-جی رام جی)، جوائنٹ کمشنر ایڈمنسٹریشن جناب جنگ بہادر یادو، ڈپٹی کمشنر رورل ڈیولپمنٹ جناب راکیش رنجن اور دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف رورل ڈیولپمنٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب انوج شریواستو، سینئر ایڈوائزر جناب رمیش چندر شکلا اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر وسیشن ڈائریکٹر ڈاکٹر راج کشور سمیت ٹریننگ ٹیم کے اراکین اور محکمانہ افسران و ملازمین موجود رہے۔تربیتی سیشن میں موضوع کے ماہرین نے محکمانہ امور سے جڑے مختلف اہم موضوعات پر تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ پہلے سیشن میں ریٹائرڈ اسپیشل سکریٹری جناب ڈی۔ پی۔ سنگھ نے اتر پردیش گورنمنٹ سرونٹ کنڈکٹ رولز، 1956 (اتر پردیش سرکاری سیوک آچرن نیماولی) اور اتر پردیش گورنمنٹ سرونٹ (ڈسپلن اینڈ اپیل) رولز، 1999 کے اہم اہم ضوابط کی جانکاری دی۔ انہوں نے عدالتوں میں زیر التوا مقدمات سے متعلق سرکاری عمل پر روشنی ڈالتے ہوئے کاؤنٹر حلف نامہ (کاؤنٹر ایفی ڈیوٹ)، ریجائنڈر، اسٹے کی درخواست، کیویٹ، فوری سماعت کی درخواست اور تعمیل کا حلف نامہ تیار کرنے کے قانونی طریقہ کار اور ضروری احتیاطی تدابیر کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

اس کے بعد ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈائریکٹر جناب نریندر بھوشن نے مقدمات سے متعلق دستاویزات کی ترتیب وار دیکھ بھال اور مالیاتی نظام کے اہم پہلوؤں پر رہنمائی فراہم کی۔ آخری موضوعاتی سیشن میں ریٹائرڈ آڈٹ آفیسر جناب انیل کمار شریواستو نے رخصت کے قوانین، سفری الاؤنس کے قوانین (ٹی اے رولز) نیز تنخواہ اور پینشن کے تعین سے متعلق عمل کی تفصیلی پیشکش کی۔ ان سیشنز کے ذریعے شرکاء کو محکمانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی میں قوانین پر صحیح عمل درآمد اور مقدمات کی مؤثر منتارگی کی عملی معلومات حاصل ہوئیں۔ورکشاپ کے اختتامی سیشن میں تربیتی پروگراموں کا جائزہ (جائزہ قدر/ایویلوایشن) لیا گیا۔ شریک افسران اور ملازمین نے اس پہل کو انتہائی مفید بتاتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی تربیت سے محکمانہ قوانین کی بہتر سمجھ پیدا ہوتی ہے اور انتظامی و قانونی مقدمات کے نپٹارے میں تیزی اور کام کی صلاحیت آتی ہے۔ اختتامی موقع پر ایڈیشنل کمشنر محترمہ نیہا بندھو، جوائنٹ کمشنر ایڈمنسٹریشن جناب جنگ بہادر یادو، ڈپٹی کمشنر جناب راکیش رنجن، ڈپٹی ڈائریکٹر جناب انوج شریواستو، سینئر ایڈوائزر جناب رمیش چندر شکلا، ڈاکٹر راج کشور، ڈاکٹر شیو بچن یادو، جناب دھرمیندر کمار، ڈاکٹر الکا شرما، انجینئر موہت یادو سمیت دین دیال اپادھیائے اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف رورل ڈیولپمنٹ کے فیکلٹی ممبران، ٹریننگ ٹیم اور محکمانہ افسران و ملازمین موجود رہے۔ آخر میں ادارے کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب انوج شریواستو نے تمام مہمانوں، موضوع کے ماہرین اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

سڑکوں سے گرے ہوئے درخت فوری ہٹائے جائیں: یوگی

یوگی نے عوامی راستوں پر گرے ہوئے درختوں کو فوری طور پر ہٹانے اور ٹریفک میں رکاوٹ پیدا ہونے کی صورت میں جلد از جلد مسئلے کو حل کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ اس سے عام لوگوں کو آمد و رفت میں پریشانی نہیں ہوگی اور ٹریفک کی روانی برقرار رہے گی۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع مجسٹریٹوں اور ڈویژنل فارسٹ افسران (ڈی ایف او) کو مشترکہ طور پر موقع کا معائنہ کرنے اور پورے عمل کی نگرانی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ افسران کو یہ یقینی بنانا ہوگا کہ گرے ہوئے درختوں کو ہٹانے کے دوران کسانوں کو غیر ضروری طور پر پریشان نہ کیا جائے۔وزیر اعلیٰ نے درختوں کو ہٹانے اور ان کی لکڑی کے تصفیے کے عمل میں شفافیت اور جواب دہی برقرار رکھنے کی ہدایات دی ہیں۔تمام کام مقررہ جنگلاتی قوانین کے تحت کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بحران کی اس گھڑی میں حکومت کسانوں کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے مسائل کا فوری حل یقینی بنانے کے لیے پُرعزم ہے۔

یوپی کانگریس دفتر میں اجے رائے اور حامیوں کے درمیان ہنگامہ

آرادھنا مشرا مونا کی تقریبِ عہدہ برداری میں تنازعہ، جوتے چلے

ممبران پارلیمنٹ اور کارکن جمہوریت کی حفاظت کے لیے سڑکوں پر لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئین اور جمہوریت کے تحفظ تک یہ جنگ جاری رہے گی۔

لکھنؤ: 11 اکتوبر (پی این ایس) لکھنو میں کانگریس کے دفتر میں آرادھنا مشرا 'مونا' اور عمران مسعود کی کام کاج سنبھالنے کی تقریب کے دوران ایک تنازعہ کھڑا ہو گیا۔تقریب کے دوران کانگریس کی ایک خاتون لیڈر کے اجے رائے کے ساتھ مبینہ بدسلوکی نے ان کے حامیوں میں غم و غصے کو جنم دیا۔اجے رائے غصے میں کانگریس کے دفتر کے باہر بیٹھ گئے۔ اس دوران حامیوں کے درمیان ہنگامہ آرائی اور دھکا مکی کے ساتھ جوتے چلے۔ حالات پر قابو پانے کے لیے سینئر لیڈر پرمود تیواری نے اجے رائے کو منانے کی کوشش کی۔ افتتاح کے بعد ایک پریس کانفرنس شروع ہونے والی تھی، لیکن اجے رائے نے شرکت نہیں کی۔ اتر پردیش کانگریس کے دفتر میں پریس سے خطاب کرتے ہوئے، نومقرر کردہ ریاستی صدر آرادھنا مشرا مونا نے کہا کہ ملک کی جمہوریت اور آئین اس وقت خطرے میں ہے۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کے بنائے ہوئے آئین کی حفاظت کرنا ہر شہری اور کارکن کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت استقبالیہ تقریبات یا مبارکبادوں کا نہیں بلکہ جدوجہد کا ہے۔ کانگریس پارٹی کی تاریخ تحریک آزادی سے لے کر ملک کی تعمیر تک قربانیوں اور جدوجہد سے بھری پڑی ہے۔ اس روایت کو آگے بڑھانا پارٹی کے ہر کارکن کی ذمہ داری ہے۔ صدر مونا نے یقین دلایا کہ انہیں جو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں وہ پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ نبھائیں گی۔ راہل گاندھی، پرینکا گاندھی، اور 'انڈیا' اتحاد کے تمام

پلوی پٹیل کا ڈبل انجن حکومت پر حملہ، 60 نشستوں پر دعویٰ

مہنگائی، کسانوں اور نوجوانوں کے مسائل پر حکومت کو گھیرا

گونڈہ: 11 اکتوبر (پی این ایس) اپنا دل کمیونسٹ لیڈر پلوی پٹیل گونڈہ کے دورے پر ہیں۔ اپنی میڈیا بات چیت کے دوران، پلوی پٹیل نے مختلف مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا، بشمول اسمبلی انتخابات، ڈبل انجن والی حکومت، وزیر اعظم کی سالگرہ پر فضول خرچی، اور اپوزیشن لیڈر سینڈی نشاد اور اوم پرکاش راج بھر پر بات کی۔ اپنا دل کیمراوادی لیڈر پلوی پٹیل نے کہا کہ ملک اور ریاست میں ہٹلر اور غیر جمہوری حکومت چل رہی ہے۔ کسان، نوجوان اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے مزدور مشکلات کا شکار ہیں۔ مہنگائی نے نچلے اور متوسط طبقے کے گھریلو بجٹ کو تباہ کر دیا ہے۔ آئینی اداروں کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ ملک کا جمہوری نظام تباہ ہو رہا ہے۔ ملک کو فرقہ وارانہ، ذات پات اور طبقاتی خطوط پر تقسیم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ الیکشن کمشنر اور کمیشن محض پیادے بن کر رہ گئے ہیں۔ اس وقت جمہوریت صرف کاغذوں پر موجود ہے۔ قومی اور ریاستی حکومتوں کا رویہ تصادم اور مخالفت کے عالم میں صاف نظر آتا ہے۔ ہٹلر اور بی جے پی ایک ہی سکے کے دو رخ بن چکے ہیں۔ ملک میں جمہوریت ہوتی تو ملک سڑکوں پر نہ آتا۔ پارٹی کی انتخابی حکمت عملی کے بارے میں پلوی پٹیل نے کہا کہ ریاست کے 13 ڈویژنوں میں 60 سیٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اپنا دل نے گونڈا میں مہنون سیٹ پر دعویٰ کیا ہے اور الیکشن لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ اس سے پہلے پٹیل نے حامیوں اور پارٹی کارکنوں کے ساتھ میٹنگ کی اور انتخابی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ سیٹ اور اتحاد کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ہم خیال لوگ مل کر الیکشن لڑیں گے۔

اکھلیش یادو کا جے پی این آئی سی فروخت کرنے کا بی جے پی پر الزام

2027 میں تبدیلی اور بی جے پی کی شکست کا دعویٰ

لکھنؤ۔سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے لوک نائک جے پرکاش نارائن کی یومِ پیدائش کے موقع پر اتوار کو گومتی نگر واقع جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر پہنچ کر ان کے قدِ آدم مجسمے پر گل پوشی کی اور پھول نذر کر کے خراجِ عقیدت پیش کیا۔ مسٹر اکھلیش یادو کے ساتھ سابق کابینی وزیر مسٹر راجندر چودھری، سابق وزیر تیج نارائن پانڈے عرف پون پانڈے، سابق وزیر رام آسرے وشوکرما، سماجوادی پارٹی کے لکھنؤ شہر کے صدر فاخر صدیقی اور لکھنؤ ضلع کے صدر جے سنگھ جینت سمیت بڑی تعداد میں سماجوادی پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں نے جے پرکاش نارائن کے مجسمے پر پھول چڑھا کر خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ لوک نائک جے پرکاش نارائن نے جمہوری اقدار کے تحفظ اور معاشرے کی اصلاح کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ انہوں نے بابائے قوم مہاتما گاندھی کے ساتھ کام کیا اور تحریکِ آزادی کے دوران انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی۔ جب ملک میں مہنگائی اور بے روزگاری عروج پر تھی، تب جے پرکاش نارائن نے طلبہ اور نوجوانوں کی قیادت کی اور ملک میں تبدیلی لانے کا کام کیا۔ انہوں نے سماجوادی نظریہ پیش کیا۔ سماجوادی حکومت میں بھارت رتن جے پرکاش نارائن کے نام پر شاندار اور بڑی یادگار، جے پی این آئی سی، تعمیر کی گئی۔ آج ان کی یومِ پیدائش پر تمام سماجوادی لوگ جے پرکاش نارائن کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے اور ان کے مکمل انقلاب کے نظریے کو آگے بڑھانے کا عہد کرتے ہیں۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ جے پی این آئی سی کے میوزیم میں وہ مقام بھی بنایا گیا تھا، جہاں یہ دکھایا گیا تھا کہ تحریکِ آزادی کے دوران جے پی کس طرح جیل سے کود کر فرار ہو گئے تھے۔ بی جے پی حکومت نے جے پی این آئی سی کو برباد کر دیا۔ تمام چیزیں خراب ہو گئیں۔ بی جے پی نے بھارت رتن جے پی کے نام پر بنائے گئے جے پی این آئی سی کو فروخت کر دیا۔ بی جے پی ہر چیز فروخت کر دینا چاہتی ہے۔ وہ کسی بھی مجاہدِ آزادی یا سماجی مصلح رہنما کا احترام نہیں کرتی۔ بی جے پی کے لوگ جنگِ آزادی میں مجاہدینِ آزادی کے ساتھ نہیں تھے اور وہ آزادی کی جدوجہد کو نہیں جانتے۔ جے پی این آئی سی جے پرکاش نارائن کی جدوجہد اور نظریے کی جگہ ہے، بی جے پی نے اسے بھی فروخت کر دیا۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت اب تک سماجوادیوں کو جے پی این آئی سی آنے سے روکتی رہی، لیکن اب اتر پردیش میں تبدیلی کا آغاز ہو چکا ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی ہاری ہے اور 2027 کے اسمبلی انتخابات میں اس کا مکمل صفایا ہو جائے گا۔ عوام بی جے پی کو شکست دینے جا رہے ہیں۔ تبدیلی کی شروعات ہو چکی ہے۔ یہ جمہوری اقدار کی لڑائی ہے۔ جب مہنگائی، بے روزگاری اور انتظامی افراتفری عروج پر تھی، تب جے پی کی قیادت میں تبدیلی آئی تھی۔ آج بھی وہی حالات ہیں۔ بے ایمانی، بدعنوانی، لوٹ مار اور جھوٹ عروج پر ہیں۔ ملک میں عوام کی آواز دبائی جا رہی ہے۔ لوگوں کے حقوق چھینے جا رہے ہیں۔ اس بار بھی تبدیلی یقینی ہے۔ اتر پردیش میں 45 دن بعد تبدیلی نظر آنے لگے گی۔ سماجوادی حکومت آئے گی اور بی جے پی ہمیشہ کے لیے چلی جائے گی۔ لوگوں کو نئی آزادی کا احساس ہوگا۔ ایودھیا کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ”ہمارے پون کی ہوا میں متکبر حکومت کے لوگ اڑ جائیں گے۔“ سماجوادی پارٹی نے ایودھیا سے پون پانڈے کا ٹکٹ سب سے پہلے طے کر دیا ہے۔ وہاں بی جے پی ٹکٹ نہیں پائے گی۔ وزیر اعلیٰ کو انتخاب لڑنے کے لیے ٹکٹ مانگنا پڑتا ہے۔ ابھی تو ان کا ٹکٹ طے ہونا ہے، جن کا اپنا ٹکٹ طے نہیں ہے، وہ دوسروں کے ٹکٹ کی بات کر رہے ہیں۔ ٹکٹ حاصل کرنے کے لیے پارٹی کا رکن بننا پڑتا ہے۔ وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے کیا وہ بی جے پی کے رکن تھے؟ بی جے پی کے بہت سے لوگوں نے جدوجہد کی تھی۔ انہوں نے بی جے پی میں کیا کیا تھا؟ یہ سیاہ چشمہ لگا کر آئے اور وزیر اعلیٰ بن گئے۔ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت ناانصافی کر رہی ہے۔ حکومت خوف زدہ ہے۔ خوف زدہ اور کمزور حکومت ناانصافی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت طلبہ اور نوجوانوں کے ساتھ ناانصافی اور ظلم بند کرے اور گرفتار طلبہ کو رہا کرے۔ پورا ملک جانتا ہے کہ الیکشن کمیشن بی جے پی کے لیے کام کر رہا ہے۔ انتخابات میں بے ایمانی کی جا رہی ہے۔ ووٹوں کی چوری ہو رہی ہے۔ کمیشن جھوٹ بول رہا ہے۔ جب یہی سب کرنا ہے تو بی جے پی کو ملک بھر میں اتنے بڑے بڑے دفاتر بنانے کی کیا ضرورت ہے؟

ڈاکٹر مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ قرآنی تعلیمات وانسان کامل کا اعلیٰ نمونہ تھے: محمد شمیم ندوی

مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کا انتقال برصغیر اور عالم اسلام کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان: نظام حسن □ مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کا انتقال عالم اسلام خصوصاً دار العلوم ندوۃ العلماء کا ناقابل تلافی خسارہ: مولانا ظفر الدین ندوی

لکھنؤ۔عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت ڈاکٹر مولانا سعید الرحمن اعظمی ندویؒ (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء) کے سانحہ ارتحال پر مدرسہ ریاض الجنۃ، برولیا، ڈالی گنج میں دعائیہ نشست کا آغاز حافظ محمد انس کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، اور مولاناؒ کے لئے ایصال ثواب وبلندئ درجات کی دعا کی گئی۔ اس موقع پر مولانا محمد شمیم ندوی نے کہا کہ مولاناؒ کی شخصیت علمی تبحر، تقویٰ و پرہیزگاری، قرآنی و اسلامی تعلیمات کے جوہر سے آراستہ تھی، وہ علم وحلم کے پیکر، انسان کامل کا اعلیٰ نمونہ تھے، اپنے امتیازات وخصوصیات کو ایسا نافع بنایا کہ بے شمار دینی، تعلیمی، عصری ادارں کے روح رواں اور نسلوں کے استاذ ومعمار بن گئے، وہ زمانہ کے تقاضوں سے واقف اور حالات حاضرہ پر گہری نظر تھی، بچوں کی تعلیم وتربیت وقوم کی تعلیمی بدحالی کی فکر ہمیشہ دامن گیر رہی، منصب سے زیادہ ذمہ داری، اور شہرت سے زیادہ خدمت کو ترجیح دی، ان کی زندگی کے اوقات انتہائی منظم اور پوری زندگی نظم وضبط کی علامت تھی، اسلامی احکام ودینی تعلیمات پر عمل کر کے ہر خاص وعام کے علاوہ علماء، دانشوروں ورہبروں کو متاثر کیا، فضولیات واصراف سے بچنے، اور دینی تعلیمات کو عملی زندگی میں اپنانے کی تلقین کی، نیت کی درستگی واتباع سنت پر زور دیا، ان کے تمام نظریات نہ صرف انسانی ہمدردی پر مبنی تھے، بلکہ انھیں چراغ سے چراغ جلانے کا ملکہ حاصل تھا۔ احقر کو زمانہ طالب علمی ۱۹۸۶ء سے شاگرد خاص اور ۲۰۰۵ء یعنی ۲۱ سال سے مولاناؒ کی رہائش گاہ سے چند قدم پر تاحیات پڑوسی ہونے کا شرف، اور بعد نماز عصر متصلاً مولاناؒ کی قرآنی وعلم ادب کی محفل میں شرکت، اور اساتذہ واسٹاف، مہمان کرام، فرزند حافظ محمد انس، چھوٹے بڑے وہم سبھی کو قرآن پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی، اس میں روشن دل ودماغ، عالمانہ شان وشوکت، اور اسلامی فکر کے ساتھ مولاناؒ تشریف فرما ہوتے، نصیحتوں ودعاؤں سے نوازتے، روحانی سکون ملتا، ہم پڑوسیوں وہر ایک کے ساتھ مولاناؒ کا حسن اخلاق، بلند کردار، شفقت ومحبت کی جو یادیں ہیں، اور دینی، ملی، تصنیفی، سماجی جو خدمات ہیں اسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

توصیف کیا بیاں کریں ان کے کمال کی

ابوبکر صدیق ندوی، حافظ اطیع اللہ ندوی، سلمان ندوی، احمد میاں، ادیب الرحمن ندوی، حافظ محمد انس، حافظ حذیفہ، ابراہیم وطلباء نے مولاناؒ کے لئے بلندئ درجات کی دعا کی ہے۔

□ ایس پی نظام حسن نے دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کے انتقال پر گہرے دکھ اور رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ نیوکلیس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے مرکزی دفتر خان ولا، فرید کالونی، کرسی روڈ، لکھنؤ سے جاری تعزیتی بیان میں انہوں نے کہا کہ مولانا کا اچانک ہم سے جدا ہو جانا برصغیر ہند اور عالم اسلام کے لیے بالعموم، جب کہ تعلیمی اور ملی حلقوں کے لیے بالخصوص ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اس موقع پر نیوکلیس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے جنرل سکریٹری نثار احمد ندوی نے کہا کہ مولانا نے اپنی پوری زندگی علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت، عربی زبان و ادب کی ترویج اور نسلوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ ان کی علمی، دینی اور تعلیمی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا سے ان کے گہرے مراسم تھے اور وہ نیوکلیس ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے متعدد پروگراموں کی صدارت بھی فرما چکے تھے۔ ان کی وفات سے ذاتی طور پر بھی گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ اس موقع پر عتیق احمد انچارج زکوۃ فاؤنڈیشن آف انڈیا نے مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی کی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ دار العلوم ندوۃ العلماء کے لیے مولانا کی گراں قدر خدمات، ان کی انتظامی صلاحیتیں، حسنِ تدبیر اور طلبہ و اساتذہ کی سرپرستی میں ان کا کردار سنہرے حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے۔ انہوں نے اپنی علمی بصیرت، اخلاص اور قائدانہ صلاحیتوں سے ادارے کی ترقی اور تعلیمی و دینی ماحول کو مستحکم بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس غمزدہ ماحول میں اپنے بیان میں صحافی ضیاء اللہ صدیقی، رفیع احمد، ڈاکٹر احتشام احمد خان، ڈاکٹر ارشاد احمد خاں بیاروی، ڈاکٹر شجاع الحق، ڈاکٹر سید محمد صبیح ندوی نے بھی مولانا کے انتقال کو علمی و دینی دنیا کے لیے بڑا خسارہ قرار دیتے ہوئے ان کے اہلِ خانہ، متعلقین، شاگردوں اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے اساتذہ وطلبہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، ان کی دینی و علمی خدمات کو قبول فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور تمام پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

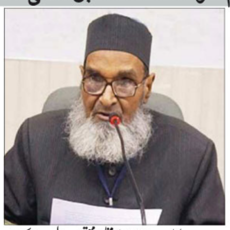

□ دار العلوم ندوۃ العلماء کے مخلص مہتمم اور عالمِ اسلام کی مایہ ناز علمی شخصیت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کے رحلتِ پرملال نے ہندوستان سمیت پوری اسلامی دنیا کو سوگوار کر دیا ہے۔ اس عظیم سانحے پر دار العلوم ندوۃ العلماء کے استاد مولانا ظفر الدین ندوی نے مسجد نبوی (مدینہ منورہ) سے ایک انتہائی پرتاثیر تعزیتی پیغام جاری کیا ہے، جس میں مرحوم کی ملی اور تعلیمی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس ارتحال کو عالمی علمی دنیا کا ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا ہے۔ مسجد نبوی کے پرسکون اور روحانی ماحول سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مولانا ظفر الدین ندوی نے کہا کہ ایسی آفاقی شخصیات صدیوں میں جنم لیتی ہیں۔ مرحوم کے ساتھ ریاض، طائف، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اسفار کی یادیں تازہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مولانا سعید الرحمٰن کو اکثر راتیں عبادت، ذکر اور مناجات میں گزارتے ہوئے پایا۔ وہ تواضع اور للّٰہیت کا عملی پیکر تھے؛ بڑوں کا ادب ان کا شیوہ تھا تو چھوٹوں پر شفقت اور حوصلہ افزائی ان کی فطرت تھی۔ ان کی حیاتِ مبارکہ کا ہر پہلو آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مولانا ظفر الدین ندوی نے مرحوم کے کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ان کا وجود کسی ایک ادارے تک محدود نہیں تھا، بلکہ عرب وعجم کے تعلیمی فلک پر ان کا مقام آفاقی تھا، انہوں نے ندوۃ العلماء کو اپنے خون کے جگر سے سینچا، ندوۃ العلماء اور یہاں کے طلبہ کو بوقتِ ضرورت فکری فتنوں اور بحرانوں سے بڑی بصیرت کے ساتھ محفوظ رکھنے کیساتھ بین الاقوامی سطح پر دینی اور سفارتی تعلقات کو استوار کرنے میں بھی تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے یاد دلایا کہ ایک دور ایسا بھی آیا تھا جب بعض عرب ممالک کے ساتھ روایتی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی تھی، ایسے نازک اور سنگین حالات میں مولانا نے خطوط اور مؤثر رابطوں کے ذریعے ان رشتوں کو از سرِ نو استوار کیا اور ندوہ کے معتدل مزاج کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ آج ان کے اس دارِ فانی سے کوچ کر جانے سے علم وعمل اور اخلاص کا ایک ایسا روشن باب بند ہو گیا ہے جس کا خلاء مدتوں پر نہیں ہو سکتا۔ اس المناک موقع پر دنیا بھر کے سرکردہ علمائے کرام اور دینی جامعات کے ذمہ داران کی جانب سے تعزیتی پیغامات کا تانتا بندھا ہوا ہے۔

مدرسہ رحمانیہ میں تعزیتی نشست کا انعقاد

لکھنؤ، 11 اکتوبر (پریس ریلیز): مدرسہ رحمانیہ، مکارم نگر، زیر انتظام ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں ہفتہ کے روز ممتاز عالم دین مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی کے سانحہ ارتحال پر ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی۔ نشست میں حضرت مولانا مرحوم کی حیات وخدمات، علمی مقام ومرتبے اور دینی ودعوتی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے ان کی گراں قدر علمی ودینی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے طلبہ و اساتذہ کو ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنے اور علمی ودینی میدان میں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دی۔ اس موقع پر حضرت مولانا مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے طلبہ اور اساتذہ نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور اجتماعی دعا کا اہتمام کیا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ وہ حضرت مولانا مرحوم کی دینی، علمی اور دعوتی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان، متعلقین اور محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

تاج محل احاطے میں بندر بن رہے پریشانی کا سبب

سیاحوں پر کر رہے ہیں حملہ، چھین رہے کھانے پینے کی اشیاء

آگرہ: 11 اکتوبر (پی این ایس) تاج محل اور آس پاس کے علاقوں میں بندروں کا خطرہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ شرارتی بندر سیاحوں پر حملہ کر رہے ہیں، ان کا سامان چھین رہے ہیں اور انہیں کاٹ بھی رہے ہیں۔ وہ سیاحوں کا پیچھا کر رہے ہیں، جس سے زخمی ہو رہے ہیں۔ اس سے سیاحوں میں تاج محل کی شبیہ متاثر ہو رہی ہے۔ یہ بندر گروہوں میں گھومتے ہیں اور سڑکوں پر کھانے پینے کی اشیاء لے جانے والے سیاحوں پر حملہ کرتے ہیں۔ وہ سیاحوں کو بھی کاٹتے ہیں۔ فرار ہونے کے لیے بھاگنے والے سیاح زخمی ہو جاتے ہیں۔ تاج محل اور آس پاس کے علاقوں میں بندر کے کاٹنے کے واقعات صبح و شام پیش آتے ہیں۔ بندروں کی لعنت اور سیاحوں کے کاٹنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کے بعد میونسپل کارپوریشن نے اب بندر پکڑنے کا آپریشن شروع کیا ہے۔ تاج محل کے آس پاس دسہرہ گھاٹ اور دیگر مقامات پر پنجرے لگائے گئے ہیں۔ اس سے بندر پکڑے جا رہے ہیں۔ ASI کے آگرہ سرکل کی سپرنٹنڈنٹ آثار قدیمہ کے ماہر اسمتھا ایس کمار نے بتایا کہ تاج محل میں بندر کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے منصوبہ بندی جاری ہے۔ سیاحوں کو بندروں سے بچانے کے لیے مختلف مقامات پر اسٹینڈز لگائے گئے ہیں۔ تاج محل کے دونوں داخلی دروازوں پر اسٹینڈز بھی لگائے گئے ہیں۔ بندروں کو پکڑنے کے لیے میونسپل کارپوریشن اور محکمہ جنگلات کو بھی خطوط بھیجے گئے ہیں۔ اے ایس آئی بندروں کو پکڑنے کا کام نہیں سنبھال سکتا۔ اس لیے دونوں محکمے متعلقہ محکموں سے خط و کتابت کرتے ہیں۔ میونسپل کمشنر سنتوش کمار ویشیا نے بتایا کہ تاج محل کے آس پاس کے تاج گنج علاقے میں بندروں کے کاٹنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے، جہاں میونسپل کارپوریشن نے پہلے بندروں پر قابو پانے کی مہم چلائی تھی۔ اس وقت بندر پکڑنے کی مہم جاری ہے۔

سابق آئی اے ایس افسر دیویا متل کی سیاست میں انٹری، مرزاپور پہنچنے پر زوردار استقبال

لکھنؤ: 11 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش کی سابق آئی اے ایس افسر دویا متل کا سیاست میں انٹری کا اعلان کرنے کے بعد اتوار کو مرزاپور کے دورے پر مداحوں اور مقامی لوگوں کی جانب سے شاندار استقبال کیا گیا۔ جیسے ہی ان کا قافلہ اس ضلع میں پہنچا جہاں وہ پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر خدمات انجام دے رہی تھیں، حامیوں نے اسے گلاب کے پھولوں کے ہار پہنائے اور پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ اس استقبال کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، جس میں نوجوان ”دیویا دیدی زندہ باد“ کے نعرے لگا رہے ہیں اور بہت سے لوگ آشیرواد لینے کے لیے ان کے پاؤں چھو رہے ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ سابق آئی اے ایس افسر دویا متل مرزاپور سے اپنا نیا سیاسی سفر شروع کر سکتی ہیں۔ عوام میں ان کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 2023 میں جب ان کا یہاں سے تبادلہ ہوا تو بھی مقامی شہریوں نے انہیں روتے ہوئے اور شاندار الوداع دیا تھا۔ وہ اپنے سیاسی داخلے کا اعلان کرنے کے بعد پہلی بار مرزاپور پہنچنے پر پیار کے اظہار سے مغلوب نظر آئیں۔ اپنے انتظامی دور میں، دیویا متل اپنی سخت کام کی اخلاقیات اور عوامی فلاح و بہبود کے منفرد اقدامات کے لیے مشہور تھیں۔ ان کے دور کا سب سے قابل ذکر لمحہ وہ تھا جب وہ آزادی کے 75 سالوں میں پہلی بار لہوریہ دہ گاؤں میں پینے کا پانی لے کر آئیں۔

پرویز کی جیل میں موت پر عدالتی نہیں، مجسٹریٹ سے جانچ کا مطالبہ: مسلم مجلس

علاج میں تاخیر کے الزام کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ندیم صدیقی ایڈووکیٹ

لکھنؤ، 11 اکتوبر (پریس ریلیز) آل انڈیا مسلم مجلس کے اتر پردیش صدر ندیم صدیقی ایڈووکیٹ نے مسلم مجلس کے سابق ریاستی نائب صدر پرویز کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی موت کے حالات کی مجسٹریٹ سے غیر جانب دارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپنے بیان میں ندیم صدیقی نے کہا کہ پرویز کو 2007ء کے گورکھپور فسادات کے سلسلے میں یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے پس منظر میں ایک جھوٹے مقدمے میں پھنسائے جانے اور عمر قید کی سزا کاٹنے کا الزام تھا۔ انہیں رات کے وقت جیل سے ضلع ہسپتال منتقل کیا گیا، جہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ اس خبر سے ان کے اہل خانہ، متعلقین اور انصاف پسند حلقوں میں غم و تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ندیم صدیقی ایڈووکیٹ نے بتایا کہ جیل سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے اہل خانہ کو بھیجے گئے خط میں ہسپتال میں علاج کے دوران موت ہونے کا ذکر کیا گیا ہے، جب کہ ان کے مطابق اسپتال کے ڈاکٹر نے بتایا کہ پرویز کی موت ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔ ان دونوں بیانات کے درمیان فرق کئی اہم سوالات پیدا کرتا ہے، جن کی وضاحت ضروری ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بروقت علاج نہ ملنے کے باعث پرویز کی موت ہوئی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پورے معاملے کی مجسٹریٹ کے ذریعے غیر جانب دارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ جیل سے ہسپتال منتقلی کے وقت، طبی حالت، علاج کی فراہمی اور موت کے اصل اسباب کی جانچ ہو، تاکہ حقیقت سامنے آسکے اور اگر کسی سطح پر غفلت یا کوتاہی ثابت ہو تو ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ ندیم صدیقی نے مرحوم کے انتقال کو افسوس ناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ موت کے حالات کی شفاف تحقیقات اور اہل خانہ کو حقائق سے آگاہ کرنا متعلقہ حکام کی ذمہ داری ہے۔

کولکاتا: احتجاج کے حق اور مزاحمت کی زندہ تاریخ

جواہر سرکار

کولکاتا میں 1960 کی دہائی عوامی غصے اور بے چینی کا دور تھی۔ نکسل وادی تشدد شہر تک پہنچ چکا تھا۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جب کئی کئی جلوس سڑکوں پر نہ نکلتے ہوں اور ٹریفک کا نظام درہم برہم نہ ہو جاتا ہو۔ مشین گنوں سے لیس مستعد جوانوں سے بھرے فوجی ٹرک آہستہ آہستہ گشت کرتے تھے۔ گلیوں سے وقتاً فوقتاً نعرے بلند ہوتے اور منتخب حکومتیں اپنا اقتدار برقرار رکھنے میں ناکام رہتی تھیں۔ یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ شہری بے چینی اس شہر کی سرشت میں شامل ہے۔ انیسویں صدی کا کولکاتا محض برطانوی ہندوستان کا دارالحکومت نہیں تھا، بلکہ ہندو قدامت پسندی اور مغربی تعلیم کے درمیان، نیز قدیم روایات اور آزادی، مساوات و اخوت جیسے نئے تصورات کے مابین کشمکش کا میدان بھی تھا۔ بڑی تعداد میں چھاپہ خانے قائم ہوئے، جہاں انگریزی، بنگالی، ہندی اور دوسری ہندوستانی زبانوں میں کتابیں، کتابچے اور نظریاتی پمفلٹ شائع کیے گئے۔ ان تحریروں نے نئے خیالات کو تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 1818 کے اوائل ہی میں راجہ رام موہن رائے جیسے ترقی پسند رہنماؤں نے اخبارات کے ذریعے مروجہ نظام کو چیلنج کرنا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے نوآبادیاتی اقتدار کے حامیوں اور طاقتور ہندو قدامت پسند حلقوں، دونوں کے خلاف جدوجہد کی۔ عیسائی مشنریوں نے ہندو مذہب کی فرسودہ رسومات پر سخت تنقید کی، جس سے معاشرے میں کشیدگی بڑھ گئی۔ اسی دوران درسی کتابوں کی کمیٹیاں، کتب خانے، ادبی انجمنیں، اصلاحی تنظیمیں اور سیاسی اجتماعات تیزی سے وجود میں آئے۔ تعلیم یافتہ بنگالی معاشرے نے درخواستوں، عوامی جلسوں اور صحافت کے ذریعے حکومتی پالیسیوں کو چیلنج کرنا سیکھ لیا۔

اس نئی سیاسی ثقافت کا نمایاں مظاہرہ 1905 میں ہوا، جب وائسرائے لارڈ کرزن نے تقسیمِ بنگال کا اعلان کیا۔ اس فیصلے کے خلاف بنگالی عوام سڑکوں پر اتر آئے۔ ان میں رابندر ناتھ ٹیگور بھی شامل تھے، جو اپنے ترغیبی گیتوں کے ذریعے لوگوں کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔ 7 اگست 1905 کو کولکاتا کے ٹاؤن ہال سے سودیشی تحریک کا باضابطہ آغاز ہوا۔ دوسری جانب بنارس میں انڈین نیشنل کانگریس نے برطانوی کپڑوں اور اشیا کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ چند ہی ہفتوں میں کولکاتا بائیکاٹ، دھرنوں، عوامی جلسوں اور جلوسوں سے گونج اٹھا۔ 16 اکتوبر کو، جو تقسیم بنگال کے نفاذ کی مجوزہ تاریخ تھی، یومِ سوگ منایا گیا۔ جلد ہی واضح ہو گیا کہ یہ ریلیاں محض انگریز مخالف مظاہرے نہیں تھیں، بلکہ سیاست، ثقافت، ادب، موسیقی، تعلیم، تجارت اور عوامی سطح پر منظم جدوجہد کو یکجا کر کے سماجی اتحاد پیدا کرنے کا ایک نیا طریقہ تھیں۔ یہی امتزاج بنگال کی سیاسی زندگی اور عوامی تحریکوں کی پہچان بن گیا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ سڑکوں کے تناسب کے لحاظ سے آج کولکاتا دنیا کے ان شہروں میں شمار ہوتا ہے جہاں سڑکوں کی گنجائش نسبتاً کم ہے۔ کئی دہائیوں کی بے ہنگم شہری ترقی نے آبادی کا دباؤ بڑھایا اور راستے تنگ ہوتے گئے۔ تاہم، اس صورت حال نے عوامی مظاہروں کی روایت کو کبھی نہیں روکا۔ چھوٹے چھوٹے جلوس شہر کے مختلف حصوں سے مرکزی علاقے کی طرف بڑھتے، راستے میں تقاریر سنتے اور نئے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرتے جاتے تھے۔ میدان میں شہید مینار کے آس پاس کا کھلا علاقہ اور قریب واقع وسیع بریگیڈ پریڈ گراؤنڈ بڑے عوامی مظاہروں کے قدرتی مراکز بن گئے۔ بے قابو ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے اکثر گھڑسوار پولیس تعینات کی جاتی تھی۔ آزادی کے بعد بھی احتجاج کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ جولائی 1953 میں ٹرام کے کرایے میں محض ایک پیسے کا اضافہ ہوا تو برطانوی ملکیت والی کولکاتا ٹرام ویز کمپنی کے خلاف لوگ سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ احتجاج پورا ایک ماہ جاری رہا۔ پولیس کارروائی کے جواب میں کئی ٹراموں کو آگ لگا دی گئی۔ جب ٹرام ملازمین بھی تحریک میں شامل ہوئے تو حکومت کرایوں میں اضافے پر نظرثانی کرنے کے لیے مجبور ہو گئی۔ آج بھی بینکوں اور ڈاک خانوں کے ملازمین، حتیٰ کہ اساتذہ بھی اکثر احتجاج کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ کئی دہائیوں تک بائیں بازو کی مزدور یونینیں باقاعدگی سے اپنے حامیوں کو دفاتر چھوڑ کر سڑکوں پر نکلنے اور 'مچھل' یعنی جلوس میں شامل ہونے کی اپیل کرتی رہیں۔ 1954 میں ثانوی اسکولوں کے اساتذہ نے دس روزہ ہڑتال کی۔ پولیس فائرنگ میں پانچ افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ بالآخر عوامی دباؤ کے آگے حکومت کو اساتذہ کے مطالبات تسلیم کرنا پڑے۔ 1959 میں کمیونسٹوں نے غذائی اجناس کی بڑھتی قیمتوں کے خلاف تحریک چلائی، جس میں اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ بھی شامل ہوئے۔ 31 اگست کو وسطی کولکاتا میں ایک بڑے مظاہرے پر گولیاں چلائی گئیں۔ اندازہ ہے کہ اس واقعے میں 50 سے 100 افراد ہلاک ہوئے۔ 1966 کی غذائی تحریک اس سے بھی زیادہ وسیع تھی، جب عوامی تقسیم کے نظام کی ناکامیوں کے خلاف احتجاج اضلاع اور دیہات تک پھیل گیا۔

1967 میں بائیں بازو کی جماعتیں اقتدار میں آئیں، لیکن 25 مئی کو سلی گوڑی کے قریب نکسل باڑی گاؤں میں کسانوں کے ایک اجتماع پر پولیس فائرنگ نے مارکس وادی تحریک میں پھوٹ ڈال دی۔ اس واقعے کے بعد ایک دھڑا الگ ہو گیا اور اس مسلح بغاوت نے جنم لیا جسے نکسل وادی تحریک کہا جاتا ہے۔ جہاں مرکزی دھارے کی سیاست پہلے ہی جلوسوں اور عوامی جلسوں سے جڑی ہوئی تھی، وہیں نکسل واد نے طبقاتی دشمنوں کے خاتمے پر زور دیا۔ تشدد اور ہلاکتیں معمول بن گئیں۔ نکسل وادی بائیں بازو کی جماعتوں اور کانگریس، دونوں سے لڑ رہے تھے۔ طلبہ سیاست نے غیر معمولی طاقت حاصل کی، جبکہ بائیں بازو کی جماعتوں نے اپنے 34 سالہ دورِ حکومت میں احتجاج کو مرکزی دھارے کی سیاست کا حصہ بنا کر اسے ادارہ جاتی شکل دے دی۔ 21 جولائی 1993 کو پولیس نے ممتا بنرجی کی قیادت میں یوتھ کانگریس کے کارکنوں کے احتجاجی مارچ پر فائرنگ کی، جس میں 13 کارکن ہلاک ہو گئے۔ کانگریس پر ضرورت سے زیادہ کمزور موقف اختیار کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ممتا بنرجی نے پارٹی چھوڑ دی اور ترنمول کانگریس قائم کی۔ اگلے 16 برس تک وہ سڑکوں پر جدوجہد کرنے والی ایک جارحانہ اور متحرک رہنما کے طور پر اپنی شناخت بناتی رہیں۔ جولائی 2006 میں ان کی پارٹی نے سنگور میں ٹاٹا کی مجوزہ کار فیکٹری کے لیے زمین کے حصول کے خلاف تحریک شروع کی۔

دسمبر 2006 میں ممتا بنرجی کی 26 روزہ بھوک ہڑتال نے قومی سطح پر توجہ حاصل کی۔ نندی گرام میں زمین کے حصول کے خلاف احتجاج کے دوران 14 مارچ 2007 کو پولیس فائرنگ میں 14 افراد ہلاک ہوئے۔ اسے وہ فیصلہ کن موڑ سمجھا جاتا ہے جس نے چار سال بعد ترنمول کانگریس کے اقتدار میں آنے کی راہ ہموار کی۔ سنگور اور نندی گرام کی تحریکوں میں دانش وروں، ادیبوں اور فن کاروں نے کسانوں، مزدوروں اور طلبہ کے شانہ بشانہ جدوجہد کی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنگال میں احتجاج کی ثقافت بائیں محاذ کے طویل دورِ اقتدار میں بھی زندہ رہی اور بالآخر اسی نے بائیں بازو کو اقتدار سے بے دخل کرنے میں کردار ادا کیا۔ 2014 میں مرکز میں بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد اس کی بنگال یونٹ، مرکزی حکومت کی فعال حمایت سے، ریاست کی سب سے جارحانہ اپوزیشن بن کر ابھری۔ مرکزی ایجنسیوں نے ممتا حکومت کے بدعنوان وزرا اور رہنماؤں کے خلاف کارروائی تیز کی، لیکن اگست 2024 میں آر جی کر میڈیکل کالج میں ایک نوجوان خاتون ڈاکٹر کی عصمت دری اور قتل کے واقعے نے حالات کا رخ بدلنے میں اہم کردار ادا کیا۔

پورا کولکاتا سڑکوں پر نکل آیا۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کے ساتھ اداکار، موسیقار، فٹ بال کے شائقین، رکشہ ڈرائیور اور گِگ ورکرز بھی احتجاج میں شریک ہوئے۔ اس عوامی غصے نے 2026 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی غیر متوقع کامیابی میں بھی ممکنہ طور پر کردار ادا کیا ہوگا۔ اس صورت حال کی ستم ظریفی دیکھیے کہ 9 ستمبر 2026 کو بی جے پی کے وزیر اعلیٰ نے خود زعفرانی جماعت کے کارکنوں کے اس احتجاج کی قیادت کی، جو فلسطین کی حمایت اور کشمیر کی 'آزادی' کا مطالبہ کرنے والے جادوپور یونیورسٹی کے طلبہ کے خلاف کیا گیا تھا۔ احتجاج اور سیاسی تشدد واقعی بنگال کی تاریخی اور سیاسی ثقافت میں گہرائی تک رچے بسے ہیں۔ تاہم، بنگالی عوام ایسے لوگ نہیں ہیں جو ہر وقت احتجاج ہی کرتے رہتے ہوں۔ بنگال نے سیاسی استحکام کے طویل ادوار بھی دیکھے ہیں، اور وہاں احتجاج کی ثقافت کا بڑا حصہ مسلح انقلابی جدوجہد کے بجائے انتخابی اور ادارہ جاتی راستوں سے وابستہ رہا ہے۔ اسی ماحول نے شاعروں، ادیبوں، سائنس دانوں، مفکروں، ماہرینِ معاشیات، فلمی شخصیات اور میڈیا کے نمایاں ناموں کو جنم دیا۔ عوامی مسائل سے دوری اختیار کرنے والوں کو بھی اس معاشرے نے مسترد کیا۔ لیکن ماضی کی طرح آج بھی بنگال میں سماجی بے اطمینانی کو منظم عوامی احتجاج میں تبدیل ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگتی۔

(مضمون نگار جواہر سرکار سابق بیوروکریٹ اور راجیہ سبھا کے سابق رکن ہیں)

بج چکا ہے بگل، اقتدار کا زوال قریب!

جنتر منتر کی نوجوانوں پر مشتمل تحریک نے مودی حکومت کی ساکھ کو چیلنج کیا ہے۔ اپوروانند کے مطابق عوامی مزاحمت، انتخابی بے ضابطگیوں کے انکشافات اور خوف سے آزادی نے اقتدار کے لیے نئی مشکلات پیدا کر دی ہیں

اپوروانند

کیا احتجاجی مظاہروں سے کوئی تبدیلی آ سکتی ہے؟ گزشتہ تین ماہ کے دوران یہ سوال بار بار میرے سامنے آیا ہے، خاص طور پر جولائی کے بعد سے، جب ملک کے کونے کونے سے ہزاروں نوجوان دہلی کے جنتر منتر پر جمع ہونے لگے اور حکومت کو مجبوراً وزیر تعلیم سے استعفیٰ لینا پڑا۔ یہ دعویٰ کہ اس حکومت میں استعفے نہیں ہوتے، اب مذاق بن کر رہ گیا ہے۔ حکومت اس قدر دباؤ میں آ گئی کہ بالآخر اسے دھرمیندر پردھان کی قربانی دینی پڑی۔ یہ اور بات ہے کہ حکومت نے اس استعفے کو نوجوانوں کی تحریک کے نتیجے میں پھیلنے والی مبینہ 'افراتفری' سے ملک کو بچانے کے وسیع تر مفاد میں اٹھایا گیا ایک 'اخلاقی قدم' قرار دینے کی کوشش کی۔ لیکن عوام نے حکومت کے گھٹنے ٹیکنے کو اسی طور پر دیکھا، جو حقیقت میں تھا، یعنی مضبوط مزاحمت کے سامنے اقتدار کا ہتھیار ڈال دینا۔ اپنے آپ میں یہ ایک بڑی تبدیلی تھی۔

یہ پہلا موقع نہیں تھا جب مودی حکومت کو اپنے موقف سے پیچھے ہٹنا پڑا ہو۔ پنجاب اور ہریانہ کے کسان جب دہلی کی سرحدوں پر پورا ایک سال ڈٹے رہے اور تینوں زرعی قوانین کی واپسی کے بعد ہی اپنے گھروں کو لوٹے، تو یہ ان کی غیر معمولی ثابت قدمی اور پختہ عزم کا ثبوت تھا۔ کئی اعتبار سے زرعی قوانین کی واپسی مودی کے لیے کہیں بڑی شکست تھی، کیونکہ اس میں حکومتی پالیسی کی سطح پر حقیقی تبدیلی شامل تھی۔ اس کے برعکس، دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ اگرچہ علامتی کامیابی تھا، لیکن اس سے نظام کی بنیادی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

کسان تحریک سے بھی پہلے مسلم خواتین کی قیادت میں شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے خلاف ایک بڑی تحریک اٹھی تھی۔ بلاشبہ، کووڈ کی وبا کے باعث اس تحریک کو روکنا پڑا، لیکن یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ہندوتوا کے حامی عناصر کی سرپرستی میں ہونے والی پُرتشدد کارروائیوں کے باوجود اس تحریک نے حکومت کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا۔

شہریت ترمیمی قانون کے تحت قواعد وضع کرنے میں تاخیر ہوئی اور شہریوں کی شناخت کر کے انہیں باہر کرنے کے خدشات سے وابستہ قومی شہری رجسٹر (این آر سی) کی مشق کو بھی سرد خانے میں ڈالنا پڑا۔ یہ مزاحمت کے تاریخی اور جرأت مندانہ مظاہرے تھے۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی جولائی کی جنتر منتر تحریک جیسی ہمہ گیر عوامی حمایت حاصل نہیں کر سکا۔ گزشتہ تحریکوں کو سماج کے بعض طبقات کی ناراضی اور مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا، جبکہ جنتر منتر کے مظاہروں کو عوام کے وسیع حلقے کی حمایت حاصل ہوئی۔ ان نوجوانوں کی شناخت کسی ایسے مخصوص سماجی یا مذہبی نشان سے وابستہ نہیں تھی، جو معاشرے کے کسی طبقے کو ان سے اجنبیت محسوس کراتا۔ یہی وجہ تھی کہ لوگ انہیں اپنا سمجھنے لگے۔ ممکن ہے کہ جنتر منتر کے مظاہروں میں وہ ہمہ گیر اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والی اپیل اسی لیے پیدا ہوئی، جو دوسری تحریکوں میں نسبتاً کم دکھائی دی تھی۔

جنتر منتر کی تحریک نے اس 'سپریم لیڈر' کی ساکھ کو ایسی گہری چوٹ پہنچائی، جسے ناقابلِ شکست اور خوف سے بالاتر سمجھا جاتا تھا، اور ماضی کی کسی تحریک میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس نے میڈیا کی تخلیق کردہ اس دھند کو بھی چھانٹ دیا، جس نے مودی کے اصل چہرے کو پردے میں چھپا رکھا تھا۔ یہ سب کیوں اور کیسے ہوا، اسے الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں۔ ہم صرف اس بات کا مشاہدہ اور اظہار کر سکتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، اور اس پر غور کر سکتے ہیں کہ تاریخ کا یہ لمحہ مستقبل کے لیے کون سے نئے امکانات کے دروازے کھول رہا ہے۔ جنتر منتر کی اس عوامی تحریک کے فوراً بعد الیکشن کمیشن آف انڈیا کے کام کاج سے متعلق 'دی انڈین ایکسپریس' کے سنسنی خیز انکشافات نے مودی حکومت کی قانونی و سیاسی ساکھ کو پوری طرح متزلزل کر دیا ہے۔ ان انکشافات نے موجودہ احتجاجی تحریکوں کے لیے کسی حد تک راستہ بھی آسان بنایا ہے۔ اب لوگ ان مظاہروں سے خود کو جڑا ہوا محسوس کرنے لگے ہیں اور انہیں کسی مخصوص سیاسی جماعت کے مفادات کی تکمیل کی کوشش کے طور پر نہیں دیکھتے۔

اب جب کہ حالات کی دھند چھٹ چکی ہے، لوگ راہل گاندھی جیسے رہنماؤں کو زیادہ وضاحت کے ساتھ دیکھ اور سن پا رہے ہیں۔ حکومت اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے خلاف آواز اٹھانے والے رہنماؤں کے بارے میں میڈیا نے جو منفی تصویر بنائی تھی، اس نے ہندوؤں کی ایک بڑی تعداد کو انہیں اپنی آواز تسلیم کرنے سے روک رکھا تھا۔ اب یہ تصویر دھندلا چکی ہے۔ راہل گاندھی اب ایک فطری سیاسی متبادل کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ گزشتہ تیرہ برسوں میں پہلی مرتبہ حکومت پوری طرح الگ تھلگ اور دفاعی پوزیشن میں دکھائی دے رہی ہے۔ اب وہ احتجاجی مظاہروں کے خلاف اکثریتی فرقہ وارانہ جذبات کو اس طرح بھڑکانے میں کامیاب نہیں ہو پا رہی، جیسا کہ ماضی میں اکثر ہوتا رہا ہے۔ سیاسی طور پر خود کو بے بس محسوس کرنے والے اس آمرانہ نظامِ اقتدار نے مظاہروں سے نمٹنے کے لیے سرکاری ایجنسیوں کو کھلی چھوٹ دے دی ہے۔ ایسی خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ دہلی پولیس خود احتجاجی مظاہروں کے خلاف سرگرمی سے گمراہ کن پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ یہ اس کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس طرح وہ اپنے دائرۂ اختیار سے تجاوز کر رہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالتیں بھی اقتدار کے ساتھ اسی لے میں اپنی آواز ملاتی رہیں گی یا تاریخ کے اس اہم موڑ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک آزاد اور خودمختار موقف اختیار کریں گی۔ عوام کے ذہنوں سے خوف اور جھجک ختم ہو چکی ہے۔ لوگ احتجاج کرنے کے اپنے بنیادی حق کو دوبارہ حاصل کر رہے ہیں اور آزادی کے ایک نئے احساس سے روشناس ہو رہے ہیں۔ وہ مظاہروں کے انعقاد کے لیے انتظامیہ سے اجازت لینے سے صاف انکار کر رہے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے لوگ ایک بار پھر خود کو مکمل انسان سمجھنے اور اپنی انسانی حیثیت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ یہ احتجاجی تحریکیں اب رکنے والی نہیں ہیں۔ بی جے پی نے میڈیا، کارپوریٹ دنیا اور عدلیہ کے فعال تعاون سے اقتدار کا جو عظیم الشان محل تعمیر کیا تھا، یہ تحریکیں اس پر مسلسل ضربیں لگاتی رہیں گی۔ وہ محل اب ڈھہ رہا ہے اور اس کا انہدام یقینی دکھائی دیتا ہے۔ اب میڈیا، سرکاری نظام اور عدلیہ کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اس گرفت سے آزاد ہو کر خودمختاری کے ساتھ سانس لینا چاہتے ہیں یا پھر اقتدار کے اس تاریخی زوال کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے لوگ ایک بار پھر خود کو مکمل انسان سمجھنے اور اپنی انسانی حیثیت کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ یہ احتجاجی تحریکیں اب رکنے والی نہیں ہیں۔ بی جے پی نے میڈیا، کارپوریٹ دنیا اور عدلیہ کے فعال تعاون سے اقتدار کا جو عظیم الشان محل تعمیر کیا تھا، یہ تحریکیں اس پر مسلسل ضربیں لگاتی رہیں گی۔ وہ محل اب ڈھہ رہا ہے اور اس کا انہدام یقینی دکھائی دیتا ہے۔ اب میڈیا، سرکاری نظام اور عدلیہ کو فیصلہ کرنا ہے کہ وہ اس گرفت سے آزاد ہو کر خودمختاری کے ساتھ سانس لینا چاہتے ہیں یا پھر اقتدار کے اس تاریخی زوال کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔

گیانیش کمار مسئلہ، استعفیٰ واحد حل

وکاس راج

آج کل سپریم کورٹ کے جسٹس اجل بھوئیان اور سابق جج فالی نریمن کے کافی چرچے ہیں۔ ملک بھر میں وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ فضا میں ''غداروں کو ہوگی سزاء، ووٹ چور گدی چھوڑ، دیش کے غداروں کو گولی مارو......'' جیسے نعرے گونج رہے ہیں۔ بہرحال ہم بات کر رہے تھے جسٹس اجل بھوئیان کی جنہوں نے حیدرآباد کی نلسار یونیورسٹی میں قانون کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے نہ صرف الیکشن کمیشن آف انڈیا کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا بلکہ واضح طور پر کہا کہ ایک مرتبہ کسی رائے دہندہ کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے کے بعد بغیر نوٹس اور سنوائی کے حذف نہیں کیا جا سکتا یا بالفاظ دیگر ووٹر لسٹ سے نام نہیں نکالا جا سکتا۔ ایک ہندوستانی شہری کی حیثیت سے اس کے حق رائے دہی کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ سپریم کورٹ کے ایک برسرخدمت جج کا یہ خیال ہے اور دوسری طرف الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ایس آئی آر کے بہانہ ایک کروڑ یا دو کروڑ نہیں بلکہ 13 کروڑ سے زائد رائے دہندوں کے نام فہرست رائے دہندگان یا ووٹر لسٹس سے حذف کر دیئے ہیں۔ جسٹس بھوئیان کے اس بیان کو سپریم کورٹ کے کسی برسرخدمت جج کی جانب سے ایس آئی آر کے عمل پر کی جانے والی اب تک کی سب سے سخت ترین تنقید کہا جا سکتا ہے۔ جسٹس بھوئیان نے صرف ایس آئی آر عمل پر الیکشن کمیشن کو تنقید کا نشانہ ہی نہیں بنایا بلکہ یہ بھی کہا کہ اگر کسی عمل (ایس آئی آر) کے باعث کروڑوں ہندوستانی اپنے حق رائے دہی سے محروم ہو جاتے ہیں اور وہ دوسرے درجہ کے شہری بن جاتے ہیں تو ایسا عمل شخصی اور من مانی ہے۔ (آپ سب جانتے ہیں کہ فی الوقت ملک میں کون من مانی کر رہا ہے) یہ دستور کی بنیاد پر کاری ضرب لگاتا ہے۔ بار اینڈ بنچ کے مطابق انہوں نے یہ بھی کہا کہ دوسرے معاملوں کا حوالہ دے کر مسئلہ سے توجہ ہٹانے کی لاکھ کوشش کی جائیں اسے کسی بھی طرح قانونی اور جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ دستوری نظام کو رد کرنے کے مترادف ہے۔ جسٹس بھوئیان کے مطابق حق رائے دہی سے محروم لوگوں کا ایک الگ طبقہ تیار کرنا غیر قانونی ہے اور ہمارا دستور شہریوں کے دو طبقات کا تصور یا نظریہ پیش نہیں کرتا۔ ایسا کرنا دستور کی دفعات 326 اور 14 کی سنگین خلاف ورزی ہے اور سب کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دستور سے بالاتر کوئی بھی نہیں ہے۔ کوئی بھی اتھاریٹی ایسا نہیں کر سکتی کوئی بھی عدالت اسے معاف نہیں کر سکتی یا اسے جائز نہیں ٹھہرا سکتی۔ دوسری طرف جسٹس فالی نریمن نے پرزور انداز میں کہا کہ حق رائے دہی ہمارے دستور اور ہماری جمہوریت کی دھڑکن بہت بڑے خطرہ میں ہے۔ دی وائر کے مطابق کروڑوں کی تعداد میں رائے دہندوں کے نام حذف کرنے کا عمل مرکزی سطح پر کیسے خود الیکشن کمیشن نے تیار کیا تھا اور ان میں سب سے بڑی تعداد میں ہندوستانی مسلم ووٹر متاثر ہوئے ہیں۔ سابق جج فالی نریمن کے مطابق ہم ایسے الیکشن کمیشن کو قبول نہیں کر سکتے جو اس طرح کام کرتا ہو کہ رائے دہندوں کے نام حذف کر دیئے جائیں اور آج حق رائے دہی کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ ان حالات میں سپریم کورٹ کو مداخلت کرنی چاہئے۔ خود جسٹس فالی نریمن کہتے ہیں کہ اسمبلی انتخابات سے قبل مغربی بنگال میں 90 لاکھ رائے دہندوں کے نام حذف کر دیئے گئے اور اس کے باوجود سپریم کورٹ نے مداخلت نہیں کی۔ اس طرح کے عمل سے غریبوں کا سب سے زیادہ نقصان ہوتا ہے کیونکہ مغربی بنگال میں جن 90 لاکھ رائے دہندوں کے نام ہٹا دیئے گئے ان میں سے 22 لاکھ رائے دہندوں نے اپیل کی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ماباقی لوگ غریب ہوں اور جن کے پاس عدالت سے رجوع ہونے کے ذرائع نہ ہوں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ مغربی بنگال میں جن 22 لاکھ لوگوں نے اپیل کی ان میں سے اب تک ایک لاکھ اپیلوں کے فیصلے آ چکے اور آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ایک لاکھ میں سے 93 فیصد فیصلے رائے دہندوں کے حق میں آئے (جس سے الیکشن کمیشن کی نیت و ارادوں کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے باضابطہ یہ کہہ دیا ہیکہ مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے درمیان سازباز ہے جس پر الیکشن کمیشن خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے)۔ جسٹس نریمن کے مطابق ہندوستان میں آج بہت پریشان کرنے والے واقعات ہو رہے ہیں۔ جسٹس نریمن نے چیف الیکشن کمشنر کے تقرر سے متعلق کہا کہ اس عہدہ کیلئے اہل اور آزاد شخصیت کا انتخاب کیا جانا چاہئے تاکہ رائے دہندوں کے ووٹ اسی نتیجہ میں تبدیل ہوں جس نتیجہ کیلئے ڈالے گئے تھے۔ آپ کو یاد دلا دیں کہ فی الوقت چیف الیکشن کمشنر کی تقرری کرنے والی کمیٹی پر اپوزیشن اعتراض کر رہی ہے جس میں وزیر اعظم، لوک سبھا میں قائد اپوزیشن اور وزیر اعظم کی جانب سے نامزد ایک مرکزی وزیر شامل ہے حالانکہ ماضی میں مرکزی وزیر کی جگہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس شامل ہوا کرتے تھے۔ ملک میں جمہوریت کیلئے یہ حوصلہ افزاء بات ہیکہ طلبہ و نوجوانوں سے لیکر سابق بیوروکریٹس نے بھی چیف الیکشن کمشنر مسٹر گیانیش کمار پر اپوزیشن نے جو الزامات عائد کئے ایک طرح سے ان کی تائید و حمایت کی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہیکہ سابق بیوروکریٹس نے گیانیش کمار سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اور ساتھ ہی مواخذہ کی کارروائی کا مکتوب بھی روانہ کیا۔ ان بیوروکریٹس کے مطابق گیانیش کمار حق رائے دہی کے بنیادی عالمی اصول کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ دستور کی دفعہ 325(4) کے تحت چیف الیکشن کمشنر کے خلاف مواخذے کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ☆

مودی کی 25 سالہ عوامی خدمات

چھوٹے اِشارے بڑے چیلنجز

شیکھر گپتا

نریندر مودی نے عوامی خدمات کے 25 سال مکمل کر لئے ہیں۔ انہوں نے یہ 25 سال کیسے مکمل کئے، اس پر غور کرنا ضروری ہے اور یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ یہ اس سے آگے کے دور کا جائزہ لینے کا موسم ہے۔ ان کے حامی جشن منا رہے ہیں، ان کی کابینہ نے ایک قرارداد منظور کر کے ان کی زبردست تعریف و ستائش کی، ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے، یقیناً ناقدین بھی عوامی زندگی میں ان کے تقریباً 25 سال (ربع صدی) پر محیط دور کا جائزہ لے رہے ہیں لیکن وہ اس کام کیلئے نشتر کی بجائے درانتی استعمال کر رہے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا بھی موسم ہے۔ خاص طور پر صحافیوں کا جو جس میں ''پہلی مرتبہ مودی سے ملاقات کی''، جیسی کہانیاں سنا رہے ہیں۔ راقم الحروف ان کہانیوں کو کسی اور دن کیلئے محفوظ رکھے گا۔ آیئے! آج کی سنجیدہ بحث کو ان کہانیوں سے آلودہ نہ کریں۔ دو ہفتے پہلے ہم نے لکھا تھا کہ ہندوستان میں کسی بھی برسر اقتدار لیڈر کیلئے تیسرا سال اور تیسری میعاد سب سے مشکل ہوتی ہے۔ اس دوران چیلنجس بڑھنے لگتے ہیں۔ ایک قسم کی تھکن محسوس ہونے لگتی ہے اور اقتدار کے دعویدار اپنے ہتھیار تیز کرنے لگتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کا اطلاق مودی پر نہیں ہوتا۔ ان کی پارٹی میں کوئی شخص ایسا لفظ یعنی جانشینی اور اقتدار کی منتقلی سرگوشی میں بھی کہنے کی بھی ہمت نہیں کرے گا لیکن مودی کی تیسری میعاد دوسرے تمام چیلنجوں سے گھری ہوئی ہے۔ ان کی تھکی ہوئی اور نامکمل کابینہ یا مجلس وزراء مشکلات کا سامنا کر رہی ہے۔ ان کے یعنی بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ میں یوگی آدتیہ ناتھ، دیویندر فڈنویس اور ہیمنتا بسوا سرما کو چھوڑ کر ماباقی کئی قائدین متعدد چیلنجس سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں دکھا پا رہے ہیں۔ ادارتی صحافت میں ایک لفظ کو ممنوع قرار دینے کا پرانا اختیار استعمال کرنے اور اس کے تحت گھسے پٹے لفظ ''بیانیہ'' کو شامل کرنے کے بعد اب میں اس لفظ کا استعمال نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ عوامی رائے کے اس بازار میں مختلف اور ایک دوسرے سے متضاد خیالات کی بھرمار ہے۔ مودی اور بی جے پی کی کہانی اب بھی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، لیکن اب اس کی بالادستی پہلے جیسی نہیں رہی۔ مختلف سمتوں سے اُٹھنے والی ہوائیں اس ہنگامہ آرائی میں اضافہ کر رہی ہیں جس کا سامنا مودی کو اپنی عوامی زندگی کے 26 ویں سال میں داخل ہوتے ہوئے کرنا پڑ رہا ہے۔ اس صورتحال نے مودی کے اس روایتی اور اب تک ہر محاذ پر کامیاب رہنے والی تین نکاتی فارمولہ کو 2014ء کے بعد سے اب تک کے سب سے بڑے دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ ہم نے جن تین نکات کا حوالہ دیا، وہ ذیل میں دے رہے ہیں۔ (1) سخت گیر ہندوتوا قوم پرستی (2) فلاحی و بہبودی اسکیموں میں توسیع (3) نمایاں بنیادی ڈھانچہ (انفراسٹرکچر) کی تعمیر۔ جہاں تک فلاحی اور بہبودی اسکیموں کی توسیع کا سوال ہے، فلاحی سہولتوں کو موثر طریقہ سے لوگوں تک پہنچانا اہم ہے جس میں کم سے کم کٹوتی اور بدعنوانی ہو یعنی کرپشن نہ ہو۔ جہاں تک نمایاں انفراسٹرکچر کی تعمیر کا سوال ہے، سڑکوں اور دیگر بنیادی ڈھانچوں کی واضح اور نظر آنے والی تعمیر جس کے ساتھ بدعنوانی کے بڑے الزامات نہ ہوں، اہم ہے۔ مودی کا یہ فارمولہ اب بھی قائم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اب کئی دوسرے عوامل بھی سامنے آ چکے ہیں اور ہم صرف ایک ایسی نسل یعنی Gen-Z کی بغاوت کی بات نہیں کر رہے ہیں جو ناقابل اصلاح مذہبی تعصب کا شکار تعلیم یافتہ اور بڑی حد تک غربت سے باہر ہے۔ مودی کے دورِ وزارتِ عظمیٰ میں یہ بحران غیر معمولی کیوں ہے؟ اس کی وجہ ان تمام عوامل کا ایک ساتھ جمع ہو جانا ہے جیسا کہ شیکسپیئر نے کہا تھا ''جب مصیبتیں آتی ہیں تو تنہا نہیں آتیں بلکہ لشکروں کی صورت میں آتی ہیں۔'' اگر علیحدہ طور پر دیکھا جائے تو ان میں سے ہر عنصر معمولی دکھائی دے سکتا ہے لیکن جب ان سب کو ایک ساتھ دیکھا جائے تو یہ انتہائی طاقتور بن جاتے ہیں۔ عظیم مینجمنٹ گروسی کے پرہلاد کا کہنا تھا کہ کمزور اشارہ مل کر ایک بڑی تبدیلی لاتے ہیں۔

چھوٹے اشارے بڑے خدشات: اگر ہم مودی کی عوامی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں تو اسے پرہلاد کے بیان کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ پرہلاد نے اپنے 1995ء کے مشہور مقالے ''کمزور اشارے بمقابلہ مضبوط نمونے'' میں اس کی وضاحت کی تھی۔ انہوں نے اس کا خلاصہ یوں بیان کیا ''اگر ان اشاروں کو ایک ایک کر کے دیکھا جائے تو شاید ان کی اہمیت زیادہ محسوس نہ ہو لیکن جب ان سب کو یکجا کیا جائے تو یہ کسی ملک یا صنعت میں آنے والی بڑی تبدیلی کی تصویر پیش کرتی ہیں۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج مودی کو بھی اسی صورتحال کا سامنا ہے؟ اس کیلئے چند حقائق کا جائزہ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ساکھ اس کی شبیہ کو شدید نقصان پہنچا ہے جس کے نتیجہ میں انتخابی عمل کی شفافیت اور دیانت داری کے بارے میں بڑھتے ہوئے شکوک وشبہات کو جنم دے رہا ہے۔ دوسری اہم بات عدلیہ کے بارے میں بڑھتا ہوا تاثر ہے۔ یہ تاثر مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ عدلیہ یا تو انتظامیہ کے اقدامات پر نظر ڈالنے کی ہمت نہیں کرتی یا پھر حکومت کو خوش کرنے والے احکامات جاری کرتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ عدلیہ کے بارے میں یہ تاثر دونوں جانب پایا جاتا ہے یعنی حکومت کے حامی اور مخالفین دونوں اس خیال کا اظہار کرتے ہیں۔ تیسری اہم بات جی ڈی پی کے اعداد و شمار پر سوالات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ریٹائرڈ سیول سرونٹ سبھاش چندر گرگ نے قومی مجموعی پیداوار کے اعداد وشمار کی ساکھ پر ملک گیر بحث چھیڑ دی ہے۔ اس کے علاوہ مہنگائی میں اضافہ، چیف الیکشن کمشنر پر دو سابق الیکشن کمشنران کی تنقید، حزب اختلاف یا اپوزیشن کے خلاف معاندانہ رویہ اور میڈیا تک اپوزیشن کی محدود رسائی نے بھی مودی کیلئے چیلنجس پیدا کئے ہیں۔ اب حال یہ ہو گیا ہے کہ نوجوان، وزیر اعظم نریندر مودی کا مذاق اُڑا رہے ہیں جبکہ چیف جسٹس آف انڈیا جیسی شخصیتوں کے خلاف بھی راتوں رات بحث چھڑ گئی ہے۔ اب تو بی جے پی کی چھوٹی اتحادی جماعتوں نے بھی اس کے خلاف مزاحمت شروع کر دی ہیں۔ فیصلہ سازی میں غیر یقینی اور تاخیر بھی مودی کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ مودی کابینہ میں ردوبدل کرنے سے بھی گریز کر رہے ہیں جس سے ان کی گرفت کمزور ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ اس طرح اسٹاک مارکٹ میں مسلسل گراوٹ اور سرمایہ کاروں کے بھروسہ میں کمی نے بھی مودی کیلئے ایک بہت بڑا چیلنج پیدا کر دیا ہے۔ عالمی سطح پر بھی ہندوستان کیلئے حالات موافق نہیں ہے۔ ☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی اہمیت

کمپیوٹر سائنس ایک مختلف علمی شعبوں پر مبنی مضمون ہے، اس کی بنیادیں پختہ طور پر انجینئرنگ اور ریاضی کے علموں میں مضبوطی سے پیوستہ ہیں اور ساتھ ہی اس کا تعلق لسانیات، نفسیات اور دوسرے مضامین یا علوم سے ہے

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

اکیسویں صدی کی زندگی میں کمپیوٹر کو ایک لازمی حیثیت حاصل ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی اور آرٹیفیشیل انٹیلی جنس بہت تیزی سے ترقی کرنے والا اور ہمارے لئے یہ بہت ہی دلچسپ اور عقل وفہم کو للکارنے والے حل طلب مسئلہ جات پیش کرنے والا علم ہے۔ موجودہ دور میں نہایت پیچیدہ اور طاقتور کمپیوٹر سسٹم لگانے کے لئے ایک تجربہ کار کمپیوٹر انجینئر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ آرٹیفیشیل انٹیلی جنس یعنی عقل وفہم سے پُر کرنے والا علم، موجودہ دور میں کمپیوٹر سسٹم میں روز بروز زیادہ رجوع کیا جا رہا ہے۔ اب مختلف یا پھیلے ہوئے سسٹم (Distributed Systems)، کمپیوٹروں کا باہمی رابطہ (Networks) اور بین الاقوامی کمپیوٹری مربوط نظام (Internet) وغیرہ آجکل کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی تعلیم میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں اور ہمارے لئے یہ ٹیکنیکل اور سوشل چیلنج ہیں۔

ہمارے لئے چند اہم سوالات یہ ہیں کہ ہم کسی پرابلم کو کس طرح سمجھتے ہیں، کس طرح دلیل پیش کرتے ہیں، کس طرح منصوبہ بندی کرتے ہیں، کسطرح تعاون کرتے ہیں، کس طرح بات چیت یا رابطہ کرتے ہیں، پڑھتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ زبانی یا تحریری اظہار کرتے ہیں؟ اور یہ کہ زبان اور منطق کا کیا کردار ہے؟ دماغ کی ساخت کس طرح کی ہے، کسطرح عمل بینائی ظہور پذیر ہوتی ہے؟ یہ تمام سوالات اتنے ہی اہم اور بنیادی ہیں جس طرح کہ مادہ کی ایٹم سے بھی چھوٹے ذرّوں کی ساخت۔ یہ وہ سوالات ہیں جن کو سمجھنے کے لئے کمپیوٹنگ سائنس ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ ایک کمپیوٹر سائنٹسٹ کا سابقہ ایسے مسئلہ جات سے بھی پڑسکتا ہے جو نہایت پیچیدہ، مشکل ہوتے ہیں اور وہ ان کو کامیابی سے حل کرنے کے لئے دوسرے سائنسدانوں، انجینئروں اور دوسرے علوم کے ماہرین کی مدد حاصل کرتا ہے۔ آپ یہ تاثر نہ لیں کہ کمپیوٹنگ صرف بڑے بڑے سوالات حل کرنے کے لئے ہے۔ یہ انجینئرنگ میں بھی اہم رول ادا کرتی ہے اور چیزوں کے صحیح طریقہ سے کام کرنے میں رہنمائی بھی کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کمپیوٹنگ یا کمپیوٹر ٹیکنالوجی ایک بیمثال، نادر علم ہے جو کہ آپ کے سائنس کے چیلنج اور انجینئرنگ کی تشنگی کو دور کرتی ہے۔

کمپیوٹر سائنس ایک مختلف علمی شعبوں پر مبنی مضمون ہے۔ اس کی بنیادیں پختہ طور پر انجینئرنگ اور ریاضی کے علموں میں مضبوطی سے پیوستہ ہیں اور ساتھ ہی اس کا تعلق لسانیات، نفسیات اور دوسرے مضامین یا علوم سے ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا ہارڈ وئیر اور سافٹ وئیر سسٹم، ڈیجیٹل الیکٹرانکس، کمپائلر ڈیزائن، پروگرامنگ لینگویجز، آپریشن سسٹمس، نیٹورکس اور گرافک سے بہت قریبی تعلق ہے۔ تھیورٹیکل کمپیوٹر سائنس بنیادی موضوعات کو توجہ دیتی ہے یعنی قابل تبدل قدر کی رفتار (Motion of Computable Function) ہارڈ وئیر اور سافٹ کی درستی اور باہمی رابطوں کے سسٹمس کی تھیوری۔

کمپیوٹر سائنس ایک بنیادی سائنسی مضمون ہے جس کے دائرہ کار میں میڈیسن انجینئرنگ، علم حیاتیات، تجارت اور آرٹس یعنی زبانیں، ادب، تاریخ بھی آتے ہیں۔ پچھلے پچیس سالوں میں اس علم نے بالکل ابتدائی مرحلہ سے شروع ہو کر دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ ترقی یافتہ اربوں ڈالر کی صنعت کی جگہ لے لی ہے۔

کمپیوٹر سائنس نہ صرف کمپیوٹرز کی تعلیم تک محدود ہے بلکہ اس کے علاوہ اس کا تعلق معلومات کا مناسب انتظام اور ان کا صحیح طریقہ استعمال ہے۔ اس مضمون یا علم کا ایک مختصر سا حصہ کمپیوٹر کے وسیع اعداد پر مبنی تخمینہ یا حساب کے لئے وقف ہوتا ہے اس کا سب سے زیادہ حصہ ان عام کمپیوٹنگ ٹیکنیکس سے متعلق ہے جو کہ بیحد کارآمد اور مفید ہوتی ہیں۔ خواہ یہ اعدادی (Numerical) یا غیر اعدادی (Numerical-Non) بنیادی معلومات (Data) پر مبنی ہوں۔

کمپیوٹر انجینئرز کو ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر (Software Hardware) پہلوؤں پر کام کرنا پڑتا ہے جن کو تعلق ڈیزائن اور ڈیویلپمنٹ (Development Design) سے ہوتا ہے۔ یہ انجینئرز عموماً انجینئرنگ اور ریاضی کے حقائق (Theories) اور اصول (Principles) کا استعمال کر کے ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر، نیٹ ورکس، اور طریق عمل یعنی پروسیس ڈیزائن کرتے ہیں اور ڈیویلپمنٹ کرتے ہیں اور ان کی مدد سے فنی مسئلہ جات (Technical Problems) حل کرتے ہیں۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر انجینئرز کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ کمپیوٹر کا ہارڈ ویئر یعنی چپس (Chips) یا کمپیوٹر کے آلات کو کنٹرول کرنے والے آلات ڈیزائن کرتے ہیں، ان کی تیاری کی نگرانی کرتے ہیں اور ان کو ٹیسٹ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس سافٹ ویئر انجینئرز ایسے سافٹ ویئر سسٹم بناتے ہیں جو صنعت وتجارت اور انتظامیہ جیسے میدانوں میں کنٹرول اور آٹومیشن سسٹمز بناتے ہیں۔ موجودہ دور میں جدید مصنوعات اور عوامی اور شہری ضروریات پوری کرنے والے نظام بھی کمپیوٹر ہارڈ ویئر، کمپیوٹر سافٹ ویئر انجینئرز ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وڈیو کھیلوں سے لے کر جدید ہوائی جہاز کو فاصلہ سے کنٹرول کرنے اور جدید آلات وسسٹمز کنٹرول کرنے، اس کو تیار کرنے اور ٹیسٹ کرنے میں بھی یہ انجینئرز کلیدی رول ادا کرتے ہیں۔

کافی عرصہ پیشتر غیر ملکی یونیورسٹیوں نے کمپیوٹر سائنس وانجینئرنگ کی اہمیت کو جان کر خود مختار ادارے قائم کئے۔ اہم ضرورت تعلیمی نصاب کی ضروریات اور تعلیمی ڈگریوں کی قبولیت کا طریقہ کار تھا۔ یہ ذمہ داری دی ایسوسی ایشن فار کمپیوٹنگ مشینری (Association for Computing Machinery) یعنی ACM نے لے لی۔ یہ ادارہ 1948 میں قائم کیا گیا اور ایک سائنسی اور پیشہ ورانہ ادارے کے طور پر اس کا کام کمپیوٹنگ کے تمام پہلوؤں کی ترقی اور اس علم کے پھیلاؤ کی ذمہ داری ہے۔ ACM نے قیام کے بعد تعلیمی نصاب کی سفارش شروع کر دی جو کہ تعلیمی ادارے کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن سسٹمز کے لئے نافذ کریں۔

بعد میں تین اور پیشہ ورانہ ادارے قائم کئے گئے۔ (۱) AIS یعنی دی ایسوسی ایشن فار انفارمیشن سسٹمز 1994 میں قائم کی گئی۔ یہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے اور اس میدان میں ان تعلیمی اداروں کو مدد دے رہا ہے جو کہ اس میں ماہرانہ تعلیم دیتے ہیں۔ AIS کے زیادہ تر اساتذہ، سکولوں، کالجوں اور انتظامی اداروں سے منسلک ہیں۔ AIS نے ACH اور AITP کے ساتھ مل کر 1997 سے IS یعنی انفارمیشن ٹیکنالوجی سسٹمز کے تعلیمی نصاب کے لئے سفارشات پیش کی ہیں۔

(۲) ATP یعنی دی ایسوسی ایشن فار انفامیشن ٹیکنالوجی پروفیشنلز کا قیام 1951 میں بطور دی نیشنل مشین اکاؤنٹنس ایسوسی ایشن آیا۔ 1962 میں اس کا نام ڈیٹا پروسیسنگ مینجمنٹ ایسوسی ایشن (DPMA) رکھ دیا گیا۔ موجودہ نام 1996 میں اختیار کر دیا گیا۔ AITP زیادہ تر توجہ کمپیوٹنگ کے پیشہ ورانہ پہلو پر دیتی ہے اور ان پیشہ ور انجینئروں کی خدمت کرتی ہے جو کمپیوٹنگ ٹیکنالوجی کو تجارتی اور دوسرے اداروں کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس ادارہ نے 1985 میں پہلی مرتبہ IS یعنی انفارمیشن سسٹمز کے نصاب کے لئے سفارشات پیش کی تھیں۔

(۳) دی کمپیوٹر سوسائٹی آف دی انسٹی ٹیوٹ فار الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانک انجینئرز (جو کہ عموماً IEEE-CS یا کمپیوٹر سوسائٹی بھی کہلاتی ہے) اس کا قیام 1946 میں وجود میں آیا تھا۔ یہ IEEE کے اندر ایک ٹیکنیکل سوسائٹی ہے اور اس کی تمام توجہ انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے کمپیوٹنگ پر ہے۔ 1990 کے عشرہ سے پہلے ہر سوسائٹی تعلیمی نصاب سے متعلق اپنی سفارشات پیش کرتی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ باہمی کارکردگی کے ثمرات نظر آنے لگے۔ اب یہ ادارے مل کر تعلیمی نصاب سے متعلق سفارشات تیار کرتے ہیں اور ایک ہی پیغام کمپیوٹنگ برادری کو ارسال کرتے ہیں۔ اس علم کے میدان میں خاصی ریسرچ ہوئی، معلومات مہیا کی گئیں اور ایجادات کی گئیں جن کا پھیلاؤ تھیوری سے پریکٹس تک تھا اور ابتدائی شکوک وشبہات آہستہ آہستہ ختم ہو گئے۔ یہی نہیں بلکہ 1990 کے عشرہ میں صنعتی اور تجارتی اداروں میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے ماہرین کی ضرورت فارغ التحصیل انجینئروں سے بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی پڑھنے والے طلباء کی تعداد میں بے حد اضافہ ہو گیا۔

سافٹ وئیر انجینئرنگ۔ کمپیوٹر سائنس میں سافٹ ویئر انجینئرنگ ایک ایسا علم بن کر ابھرا ہے جو کہ سخت اور مشکل طریقہ کار استعمال کر کے ایسی چیزیں تیار کرتا ہے جو کہ وہ تمام کام خوش اصلوبی سے انجام دیتے ہیں جن کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔ اپنی کمپیوٹر سائنس کی اچھی بنیاد کے ساتھ سافٹ وئیر انجینئرنگ انسانی اعمال سے بھی لازمی وابستگی رکھتی ہے جن کی اپنی فطری خصوصیات کی وجہ سے بہت مشکل سے ضابطہ سازی (Formalize) کی جاسکتی ہے بہ نسبت کمپیوٹر سائنس کے منطقی یا قابل فہم خلاصہ یا اختصار (Logical Abstractions) کے انفارمیشن سسٹمز۔ اس نظام یا طریق عمل کو کئی بڑھتے ہوئے چیلنجز یا مشکل مسئلہ جات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس میں اکاؤنٹنگ سسٹمز، پے رول سسٹمز، انونٹری سسٹمز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ 1990 کے اواخر میں باہم روابط والے پرسنل کمپیوٹرز (Networked Personal Computers) روز مرہ کی ضروریات بن گئے تھے اور یہ کسی بھی ادارہ میں ہر سطح پر کام کرنے والے اسٹاف کے لئے ایک لازمی جز بن گیا ہے۔ اب اداروں کے پاس پہلے سے بہت زیادہ معلومات کا ذخیرہ ہوتا ہے اور کمپیوٹرز کی مدد سے ان کا استعمال تیزی سے اور آسانی سے انجام پا جاتا ہے۔ معلومات کا جلد اور صحیح استعمال یقینا بہت پیچیدہ ہوتا ہے اور ادارہ کی صحیح کارکردگی اور کامیابی میں ان اطلاعات کا صحیح استعمال ایک کلیدی رول ادا کرتا ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ یہ علم 1990 میں ظہور پذیر ہونا شروع ہوا۔ اس وقت نیٹورکس پرسنل کمپیوٹر سسٹمز اور کمپیوٹرز ہر ادارے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت اختیار کر گئے تھے۔ اس سے ایک طرف تو کارکردگی میں بہت بہتری آئی مگر ساتھ میں اداروں میں ان پر بہت انحصار بڑھ گیا اور مشکلات پیش آئیں کیونکہ کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر نے اسٹاف کے کام کرنے کی صلاحیت کو محدود کر دیا۔ صنعتی اور تجارتی اداروں کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے محکموں نے یہ یقینی بنایا کہ ان اداروں میں کمپیوٹنگ انفراسٹرکچر صحیح، مناسب اور قابل استعمال وقابل بھروسہ تھا اور کام کرنے والے اپنے مسائل کو ان کی مدد سے حل کر سکتے تھے۔

☆☆☆

فیس بک میں بڑی تبدیلیوں کا اعلان!

فیس بک کے بانی مارک زکر برگ نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ابھی صارفین کے اعتماد کو بحال کرنے کے لیے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے

فیس بک کے بانی مارک زکر برگ نے کہا ہے کہ وہ انسٹا گرام اور واٹس ایپ سمیت فرم کے پورٹ فولیو میں شامل سوشل پلیٹ فارمز میں متعدد تبدیلیاں لا رہے ہیں۔ ایپس کے نئے ڈیزائن اور خصوصیات کمپنی پر صارفین کے ڈیٹا کی حفاظت کے سلسلے میں بڑے پیمانے پر کی جانے والی تنقید کا نتیجہ ہیں۔ زکر برگ کہتے ہیں کہ ان کی کمپنی صارفین کی پرائیویسی کو اولین ترجیح دے گی۔ انھوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ابھی صارفین کے اعتماد کو بحال کرنے کے لیے بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈیویلپرز سے تقریر کے دوران مارک زکر برگ نے کہا کہ کمپنی کی پرائیویسی پر توجہ مرکوز ہونا کمپنی چلانے کے طریقے میں بڑی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔

تبدیلیاں درج ذیل ہیں:

میسنجر پر بھیجے جانے والے پیغامات اب پہلے سے اینڈ ٹو اینڈ انکرپٹڈ ہوں گے مطلب فیس بک اب دو لوگوں یا گروپس کے درمیان ہونے والی بات چیت کو دیکھ نہیں سکے گی اور پلیٹ فارم واٹس ایپ کے ساتھ مکمل طور پر ضم ہو گا۔ انسٹا گرام نے تجرباتی طور پر ایک نیا فیچر متعارف کروایا گیا ہے جس میں کسی بھی تصویر پر لائیکس کی تعداد دیگر افراد تو نہیں دیکھ سکیں گے مگر اکاؤنٹ کا مالک اسے دیکھ سکے گا۔ اب پیغامات میں مواد شیئر کرنے کے لیے زیادہ عارضی طریقے ہوں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ پیغامات مستقل بنیادوں پر ریکارڈ کا حصہ نہیں بنیں گے۔ انڈیا میں واٹس ایپ پر ادائیگی کے محفوظ سسٹم کو رواں سال دنیا کے دیگر ملکوں میں بھی متعارف کروایا جائے گا۔ فیس بک کمیونٹی گروپس کو نیوز فیڈ میں مرکزیت دینے کے لیے اپنے نیلے رنگ کو ترک کر کے اب ایک نئے ڈیزائین کے ساتھ سامنے آئے گی لیکن پہلے برانڈنگ صرف امریکہ میں کی جائے گی۔ انسٹا گرام پر نئے 'کریئیٹ' فیچر کی بدولت اب پوسٹس میں فوٹو یا ویڈیو ڈالنا ضروری نہیں ہے۔ صارفین اب صرف ٹیکسٹ یا سٹیکرز شیئر کر سکیں گے۔ حالیہ پرائیویسی سکینڈلز سے متعلق زکر برگ نے کہا کہ وہ جانتے ہیں اس حوالے سے کمپنی کی پوزیشن مضبوط نہیں ہے۔ تاہم انھوں نے کہا کہ فیس بک پوری کمپنی کے انفراسٹرکچر میں پرائیویسی کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن یہ راتوں رات نہیں ہو سکتا اور واضح رہے کہ ابھی ان کے پاس تمام سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ اس سے قبل انھوں نے کہا تھا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ لوگ مستقبل میں نجی سطح پر چھوٹے گروپس میں بات چیت کرنا چاہیں گے۔ تاہم کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ پہلے مارک زوکر برگ کو عوام کو قائل کرنا ہو گا کہ فیس بک ہی وہ پلیٹ فارم ہے جہاں لوگ ایسا کر سکیں گے۔ ایک سوشل میڈیا کنسلٹنٹ میٹ نوارا کہتے ہیں کہ ایک بڑا سوال یہ ہے کہ فیس بک سنہ 2019 اور اس سے آگے سوشل میڈیا پر عائد کیے گئے قوانین کی پاسداری کس انداز میں کرے گا۔ شمالی امریکہ میں بی بی سی کے نامہ نگار ڈیو لی کے مطابق مارک زکر برگ نے فیس بک کے مستقبل کے بارے میں پہلے بھی کہا تھا 'پرائیویٹ، پرائیویٹ، پرائیویٹ' لیکن اب زکر برگ نے بہت سی تفصیلات بھی پیش کی ہیں۔ گذشتہ پانچ سالوں میں ڈیزائن کے حوالے سے یہ سب سے بڑی تبدیلی ہے۔ یہ تبدیلیاں گروپس، نجی بات چیت اور انکرپٹڈ پیغامات پر زور دے رہی ہے جس کی رسائی خود فیس بک کو بھی نہیں حاصل ہو گی۔ بڑی خبر یہ ہے کہ فیس بک اب نیلا نہیں رہے گا اور زکر برگ فیس بک کو آئی میسیجز جیسا بنانے کا سوچ رہے ہیں۔

سیکرٹ کرش:

فیس بک میں 'سیکرٹ کرش' کے نام سے ایک نیا فیچر متعارف ہوا ہے جو کہ فیس بک ڈیٹنگ کا حصہ ہے اور اس فیچر کی بدولت کچھ ممالک میں موجود صارفین کو اپنے نو دوستوں کو، جنھیں وہ پسند کرتے ہوں، ٹیگ کر سکتے ہیں۔ اگر کرش فیچر استعمال کرنے والے دو صارفین ایک دوسرے کو ٹیگ کریں گے تو دونوں صارفین کو 'ایک دوسرے کے ساتھ میچ' ہونے کا پیغام موصول ہو گا۔ فیس بک کا ڈیٹنگ آپشن جلد 14 ممالک میں شروع ہو گا جن میں فلپائن، ویتنام اور سنگاپور شامل ہیں جبکہ فی الوقت یہ فیچر یورپ اور امریکہ میں بھی موجود نہیں ہے۔ کمپنی نے اپنے نئے وائرلیس ورچوئل ریئلیٹی ہیڈسیٹ 'اوکیولس کویسٹ' کو 21 مئی کو ریلیز کرنے کا اعلان کیا۔ اس ہیڈسیٹ کو بغیر پی سی، سمارٹ فون یا گیم کنسول کے استعمال کیا جا سکے گا۔ اس موقع پر مارک زکر برگ نے اعلان کیا کہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے ہر شخص کو یہ ہیڈسیٹ مفت دیا جائے گا۔ ☆☆

موبائل: فوائد اور نقصانات

موبائل فون مغربی دنیا کی ایجاد ہے جو بے بہا فائدے کے ساتھ ساتھ تباہی وبربادی کا آلہ کار بھی ہے جو کہ بنی نوع انسان کے لیے عذاب کی شکل اختیا کر گیا ہے

محمد صادق جمیل تیمی

دور حاضر میں موبائل کی اہمیت سے ہر فرد بشر واقف ہے اس کی روز افزوں ترقی نے انسان کو اپنی جانب مائل کر دیا ہے۔ یہ اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے "اِن تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا" (سورۃ ابراھیم: ۳۴) کے پیش نظر موبائل کو نعمت الٰہی شمار کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیوں کہ ہم اس چھوٹی سی چیز سے گھر بیٹھے پوری دنیا کی خبریں چشم زدن ہی میں حاصل کر لیتے ہیں۔ قریبی رشتہ دار، دوست واحباب کی خیر خیریت معلوم کر کے حقوق انسانی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں، نیز اصلاح معاشرہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضے کو بذریعہ گفت شنید (SMS) کے انجام دے کر {کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر} (سورۃ آل عمران: ۱۱۰) کی فہرست میں اپنا نام اندراج کرا سکتے ہیں۔ اصلاح بین الناس جس کا آج معاشرے میں فقدان ہے، اسے صحیح عملی جامہ پہنا کر لوگوں کے اندر دوبارہ ایک اسلامی روح پھونک سکتے ہیں اور ایک صاف ستھرا وشائستہ معاشرہ کی تشکیل کر سکتے ہیں، نیز "فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون" (سورۃ النحل: ۴۳) کا بھی حق ادا کر سکتے ہیں الغرض موبائل اس اعتبار سے انسانی زندگی کے لیے ڈھیر سارے فوائد کا حامل ہے۔ بلکہ حیات انسانی کا اب یہ ایک اٹوٹ حصہ بن چکا ہے۔ بڑے افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ موبائل اتنی اہم اور فائدہ مند چیز ہونے کے باوجود ضرورت سے زیادہ تفریح نفس کا ذریعہ بن گیا ہے غیرت کا فقدان اور اسلام سے دوری ہی کہیے کہ ہمارے معاشرے میں کوئی خاطر خواہ اقدام کے بجائے اس میں اختراع جدید کے ذریعہ فحش پروگراموں کی پذیرائی ہو رہی ہے جس کے ذریعہ بے حساب بگاڑ معاشرے میں جنم لے رہے ہیں۔ جن میں چند ذیل کی سطور میں رقم کئے جا رہے ہیں، ملاحظہ ہوں:

(1) تضیع اوقات کا سبب: وقت اللہ کی ایک بیش بہا اور گراں مایہ نعمت ہے جو سونے و چاندی سے بھی قیمتی ہے جسے مانند تلوار کہا گیا ہے۔ جس کے بارے میں آئندہ قیامت کے دن محاسبہ بھی ہوگا نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا یزول قدما ابن آدم حتی سئل عن خمس۔۔۔۔۔ وفیہ عمرہ ماذا عمل فیہ؟" اور سیدنا علی کا قول: "الوقت کالسیف ان لم تقطعہ یقطعک" اور عرب کا قول: "الوقت اثمن من الذھب" لیکن اس موبائل نے ایسی لاثانی چیز کو بے وقعت بنا کر رکھ دیا ہے۔ آج ہماری نئی نسل میں وقت کی قدر نہیں، اس کے صحیح استعمال کے طریقے نہیں معلوم، لایعنی وعبث اشیا میں اسے صرف کرتے ہیں جس کا انجام بعد میں ناکامی کی شکل میں زندگی میں مرتب ہوتا ہے پھر اس کا ٹھیکرا اساتذہ ووالدین پر پھوڑتے ہیں اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(2) تعلیم میں رکاوٹ: علم جو کہ ترقی کا راز ہے، زندگی کا ساز ہے علم صاحب علم کو بے تاج بادشاہ بنا دیتا ہے جس کی مثال سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں، علم کتنی عظیم شی ہے ایک عربی شاعر کہتا ہے: "العلم یرفع بیتا لا عماد لہ، والجھل یھدم بیت العز والشرف" لیکن یہ موبائل ملت کے نونہالوں کو مستقبل کے بارے میں بالکل لاپرواہ کر دیا ہے اور کل وقت اسی میں صرف کرتے ہیں۔ تعلیم گاہوں وخانقاہوں اور عبادت گاہوں میں عبادت میں توجہ دینے کے بجائے موبائل کے اسکرین میں دوسرے کو جواب دینے اور مسیجیز لکھنے میں صرف کرتے ہیں جو قابل افسوس اور امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ افسوس تو اس وقت ہوتا ہے جب بعض مساجد میں یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ ائمہ مساجد نماز سے قبل اور اس کے بعد موبائل ہی اپنے اوقات کو لگاتے ہیں!!!!

(3) اخلاق حسنہ کا بگاڑ: اخلاقی پاکیزگی ایسا جامع وصف ہے جس کی بدولت آج امت میں اسلام پھیلتا ہوا ہم تک بڑی آسانی سے پہنچا ہے۔ جس کی گواہی خود اللہ نے دی ہے: {وانک لعلی خلق عظیم} اور خود نبی ﷺ نے بہتر انسان ہونے کی سرٹیفیکیٹ دیتے ہوئے فرمایا: "وان من خیارکم احسنکم اخلاقا" لیکن موبائل نے جوانوں کے بیچ میں اپنا پنجہ جمایا تو اسے عظیم وصف سے کوسوں دور کر دیا اور اخلاقی پاکیزگی کی جگہ بے حیائی کو تحفہ میں دیا، بلکہ اس کے ذریعہ سے انسانیت سوز حرکتیں کی جاتی ہیں جس سے خود شیطان شرمسار ہے۔

(4) فحش کی ترویج: ٹی وی انٹرنیٹ کے بعد فحش اشیا کی ترویج میں جس چیز کا سب سے بڑا ہاتھ ہے وہ موبائل ہے چوں کہ اس سے غلط (SMS) اور کیمرے کا استعمال بھی فحاشیت کی ترویج میں ہو رہا ہے موبائل پرنیٹ کے ذریعہ مغربی قوموں کی عریانی تصویریں دکھائی جاتی ہیں اور بے غیرت نوجوان غیروں کی شرم گاہ کو اجتماعی شکل میں بڑا مزا لے کر دیکھتے ہیں اور اپنی جوانی کو بے دریغ برباد کرتے ہیں جس کے بارے میں رب دو جہاں فرمایا: {اِن الذین یحبون اَن تشیع الفاحشۃ فی الذین امنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والآخرۃ} (سورۃ النور: ۱۹)

(5) زنا کا بڑھتا ہوا رجحان: ظاہر سی بات ہے کہ جب موبائل کی اسکرین پر جنسی ہیجان برانگیختہ کرنے والی عریاں تصویریں نیم عریاں لباس میں ملبوس عورتوں کی جسمانی نمائش اور جذبات کو بھڑکانے والے فحشی پروگراموں سے نظروں کی آبیاری ہوتی ہو تو پھر کیا عالم ہوگا۔ اس پر بھی مستزاد یہ ہے کہ موبائل فرینڈ شیپ ایک عام سی بات ہو گئی ہے بلا ضرورت مسڈ کال اناب شناب (SMS) بھیج کر اجنبی لڑکی سے دوستی کر لی جاتی ہے اور میٹھی میٹھی اور پیاری پیاری بات کر کے عشق لڑایا جاتا ہے اس کے بعد وہ سارا کا انجام دے بیٹھتا ہے جو صرف ایک مرد کو اپنی بیوی سے ہی مجاز ہوتا ہے۔ اس ناجائز حرکت پر بندش لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فلا تخضعن بالقول فیطمع الذین فی قلبہ مرض" (احزاب: ۳۲) یعنی اگر تمہیں غیر مردوں سے گفتگو کرنے کی ضرورت پڑے تو اس نرم انداز میں گفتگو نہ کرو کیوں کہ بیمار دل انسان لالچ کرنے لگے گا اور عورتوں کے لچک دار گفتگو اور نرم انداز، ہنس مکھ چہرہ دائمی مرض کا سبب بن جاتا ہے۔

(6) اعضاء انسانی کا متاثر ہونا: ہنگری کے سائنس دانوں کے 2004ء کے سروے کے مطابق پینٹ کے پیچھے جیبوں میں موبائل رکھنے والوں کے مقدار منویہ میں 30% کی کمی آتی ہے۔ اور سیل فون کمپنی کے اعلیٰ انتظامی افسر اوردے گے کا کہنا ہے کہ ہم سالوں سے اس موضوع پر لاکھوں ڈالر خرچ کر کے کام کیا ہے جانوروں، چوزوں، اور چوہوں پر تجربہ کیا ہے کہ ہمارے نتائج 53% تک درست ثابت ہوئے ہیں کہ موبائل کے استعمال سے حافظہ کمزور ہو سکتا ہے اسی طرح TATA میموریل اسپتال (ممبئی) کے ماہر ڈاک راکیش جلالی کا بیان ہے کہ موبائل کے زیادہ استعمال سے قوت سماعت متاثر ہوتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ موبائل فون مغربی دنیا کی ایجاد ہے۔ جو بے بہا فائدے کے ساتھ ساتھ تباہی وبربادی کا آلہ کار بھی ہے جو کہ بنی نوع انسان کے لیے عذاب کی شکل اختیا کر گیا ہے آج خصوصاً مسلم برادری کا کوئی بھی فرد ایسا نہیں جس کے ہاتھ میں یہ آلہ نہ ہو اس کا استعمال بڑے سے بڑے تاجر سے لیکر بھنگی تک کر رہا ہے لوگوں کی اکثریت اس سے وہ سارا کام جو سینما ہالوں، کلبوں رقص گاہوں تک محدود تھے، گھر بیٹھے انجام دے رہے ہیں اور اپنی قیمتی زندگی کو برباد کر رہے ہیں۔ اللہ ہمیں اس کے غلط استعمال سے بچائے۔

ملک میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ ہے: کھڑگے

ہم جمہوریت اور عوام کے آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی لڑائی جاری رکھیں گے، کانگریس صدر نے مرکز کی مودی حکومت پر جم کر حملہ بولا

بنگلورو (ایجنسی) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے بنگلورو میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے مرکز کی مودی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ہم اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔ کل ہم چیف جسٹس آف انڈیا سے بھی ملاقات کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے ایک خط لکھا ہے اور راہل گاندھی نے بھی خط لکھا ہے۔ ہماری ملاقات شام 4 سے 5 بجے کے درمیان طے ہوئی ہے، جس کے دوران ہم انہیں صورتحال سے آگاہ کریں گے۔ ہم ان سے کوئی مطالبہ نہیں کر سکتے، لیکن ہم ہاتھ جوڑ کر ان کے سامنے اپنے خدشات رکھیں گے اور ان سے مداخلت کی درخواست کریں گے۔“ ملکارجن کھڑگے نے مزید کہا کہ ”وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے پورے ملک میں افراتفری پیدا کر دی ہے۔ ملک میں غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ ہے اور ہم اس کے خلاف اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔ کل تقریباً 32000 پولیس اہلکاروں اور 7500 سی آر پی ایف اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ یہ خود ظاہر کرتا ہے کہ نوجوانوں کی تحریک سے حکومت کتنی خوف زدہ ہے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، سڑکیں بند کر دی گئی تھیں، مواصلاتی ذرائع میں خلل ڈالا گیا، ہوائی اڈے تک رسائی محدود کر دی گئی اور موبائل نیٹورک بند کر دیے گئے۔ یہ تمام باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ حکومت نہیں چاہتی کہ ہندوستان میں جمہوریت پرامن طریقے سے کام کرے۔“ کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ ”ہم جمہوریت اور عوام کے آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔“

میڈیا سے بات کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے یہ بھی کہا کہ ”الیکشن کمیشن ایک آئینی ادارہ ہے۔ یہ ایک آزاد ادارہ ہے اور اسے آزادانہ طور پر فیصلے کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن اسے آزادانہ طور پر فیصلے کرنے نہیں دیے جا رہے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے 2 ارکان نے کھل کر انکشاف کیا ہے کہ کمیشن کس طرح کام کر رہا ہے، اس میں کس قسم کی بے ضابطگیاں ہو رہی ہیں اور کمیشن کے ارکان خود اس صورتحال کے بارے میں کیا محسوس کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ یہ سب اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ ووٹ چوری کا سلسلہ جاری رہے۔ اب تک جتنی بھی ووٹ چوری کی گئی ہے، اسی کی بنیاد پر مرکز اور ریاستوں میں حکومتیں بنائی گئی ہیں۔“ ملکارجن کھڑگے کے مطابق ایسا ماحول تیار کرنے کے لیے وزیر اعظم مودی نے 2023 میں ایک قانون بنایا، جس کے ذریعے چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنرز کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا۔ انہیں ایسی چھوٹ دی گئی، جو ہندوستان کے صدر یا ملک کے چیف جسٹس کو بھی حاصل نہیں ہے۔ لیکن ایک الیکشن کمشنر کو یہ خصوصی تحفظ کیوں دیا گیا؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”یہ تحفظ دینے کے بعد ووٹ چوری، ای وی ایم اور انتخابی دھاندلی کا یہ پورا سلسلہ شروع کیا گیا۔ سی ای سی خواہ کتنی بھی غلطیاں کریں، انہیں زندگی بھر ان غلطیوں کے لیے جوابدہی سے چھوٹ دے دی گئی ہے۔ اس کا سیدھا مطلب یہ ہے کہ یہ عوام کے ووٹ چھیننے اور جمہوریت کے ساتھ دھوکہ دہی کرنے کی ایک سازش ہے۔ یہی سب کیا جا رہا ہے اور ہم اس کے خلاف اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔“

ملک میں حالات سنگین، حکومت خود دہلی میں دہشت مچا رکھی ہے: اشوک گہلوت

جے پور (ایجنسی) سپریم کورٹ کی جانب سے اتوار (11 اکتوبر) کو دہلی میں میٹرو اور ریلوے خدمات معمول کے مطابق چلانے اور انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی بحال کرنے سے متعلق دی گئی ہدایت پر کانگریس کے سینئر لیڈر اور راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اشوک گہلوت نے ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں حالات بہت سنگین ہیں۔ راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس لیڈر اشوک گہلوت نے کہا کہ ”ملک میں حالات انتہائی سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ آج اتوار کو سپریم کورٹ کھل رہا ہے، تو آپ اندازہ لگا لیجیے۔ تاریخ میں پہلی بار اس طرح کے معاملے پر سپریم کورٹ کو سماعت کرنی پڑ رہی ہے کہ میٹرو کیوں بند کی جا رہی ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ جن وکلاء کو گرفتار کیا گیا تھا، اس معاملے پر بھی سماعت ہو۔ حکومت جس طرح خود افراتفری پھیلا رہی ہے، سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ چاہتی کیا ہے؟ صورتحال ایسی ہو گئی ہے جیسے کوئی کریک ڈاؤن ہو رہا ہو۔ حکومت خود پوری دہلی میں دہشت مچا رکھی ہے۔“ اشوک گہلوت نے مزید کہا کہ ”دہلی میں جگہ جگہ بیریکیڈنگ کی گئی ہے اور ملک بھر سے آنے والے لوگوں کو پابندیوں اور بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ سب اسی ملک کے شہری ہیں، باہر کے نہیں۔ جس طرح لیڈروں کو حراست میں لیا گیا ہے، ان میں سے کچھ کو چھوڑ دیا گیا ہے، جبکہ کچھ اب بھی حراست میں ہیں۔ یہ انتہائی تشویش کی بات ہے۔ حکومت کو اپوزیشن سے بات چیت کرنی چاہیے اور انتخابی بے ضابطگیوں سے متعلق ظاہر کیے جانے والے خدشات کو دور کرنا چاہیے۔“ اشوک گہلوت کا یہ بھی کہنا ہے کہ کپل سبل جیسے بڑے وکیل کہہ رہے ہیں کہ وکلاء کی بات نہیں سنی جا رہی ہے۔ ملک میں پہلی بار لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے کے ساتھ نامناسب سلوک کیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن کو جو احترام ملنا چاہیے، وہ نہیں مل رہا ہے۔ ملک میں جمہوریت کے تقاضوں کو صحیح طریقے سے پورا نہیں کیا جا رہا ہے۔

’جدوجہد جاری رہے گی‘

یہ حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ہے‘ مہاتما گاندھی کے پرپوتے تشار گاندھی کا بیان

ممبئی (ایجنسی) مہاتما گاندھی کے پرپوتے تشار گاندھی نے حراست سے رہائی کے بعد حکومت پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اور دیگر منتظمین کو حراست میں لیے جانے کے باوجود ممبئی میں لوگ خود ہی اگست کرانتی میدان پہنچتے رہے۔ تشار گاندھی نے نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے کہا کہ ”ہفتے کی شام 6 بجے مجھے بتایا گیا کہ مجھے جانے دیا جائے گا، لیکن میرا فون ابھی تک واپس نہیں کیا گیا تھا۔ میرے ساتھ موجود کانسٹیبل کے پاس میرا فون تھا، لیکن اسے واپس نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد 4 افسران نے مجھے اسی گاڑی میں بٹھایا اور گھر چھوڑ دیا۔“ انہوں نے کہا کہ میرے حراست میں رہنے اور دیگر منتظمین کو پکڑے جانے کے باوجود ممبئی کے لوگ جوش و خروش کے ساتھ اگست کرانتی میدان پہنچتے رہے اور پولیس کے لیے پریشانی کا سبب بنتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ عام لوگ اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں اور باہر نکل رہے ہیں۔ ایک طرح سے یہ عوام کی جانب سے حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک ہے۔

تشار گاندھی نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ جب تک گیانیش کمار اور موجودہ مودی حکومت کو ہٹا نہیں دیا جاتا، تب تک وہ ہر ہفتے پورے ہندوستان میں اسی طرح کی تحریکیں چلانے کا عہد کرتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت دھاندلی پر اتر آئی ہے، اس ملک اور یہاں کے شہریوں نے جمہوریت کے تحفظ کے معاملے میں کبھی کمزوری نہیں دکھائی ہے۔ تشار گاندھی نے کہا کہ یہ تحریک پولیس کی آزادی کے لیے بھی لڑی جا رہی ہے۔ سونم وانگچک کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ”میں سونم وانگچک سے یہی کہوں گا کہ بیان بازی نہ کریں، سڑکوں پر اتریں۔ جب تک ہمارے مطالبات پورے نہیں ہوں گے، ہماری تحریک جاری رہے گی۔“ انہوں نے کہا کہ ہفتے کے روز جنتر منتر اور ممبئی میں جو کچھ ہوا، اس سے واضح ہوتا ہے کہ عام شہری اپنی مرضی سے حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے باہر نکل رہے ہیں۔

جنتر منتر احتجاج میں جا رہی خاتون کو ٹرین سے حراست میں لیے جانے پر مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کا حکومت کو نوٹس

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے ایک انتہائی اہم معاملے میں ریاستی حکومت کو سخت ہدایات جاری کر دی ہیں۔ عدالت نے حکومت سے کہا ہے کہ دہلی جا رہی خاتون کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے، جسے مبینہ طور پر راستے میں ہی حراست میں لیا گیا تھا۔ ان کے ساتھ ہی عدالت نے منگل تک خاتون کو بحفاظت اس کے اہل خانہ تک پہنچانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ معاملہ کاکروچ جنتا پارٹی کے احتجاجی مظاہرے سے متعلق ہے۔ پریتی لونڈھے نام کی خاتون چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف دہلی میں ہونے والے احتجاجی مظاہرے میں شرکت کے لیے گوا ایکسپریس سے سفر کر رہی تھیں۔ الزام ہے کہ اسی دوران نرمداپورم ضلع کے اٹارسی اسٹیشن پر ریلوے پروٹیکشن فورس کے اہلکاروں نے انہیں ٹرین سے اتار لیا اور بعد میں ریاستی پولیس کے حوالے کر دیا۔

خاتون کی بہن وشاکھا پرشانت لونڈھے نے اس پورے معاملے کے حوالے سے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں ’ہیبیس کارپس پٹیشن‘ دائر کی تھی۔ اس درخواست پر سماعت کرتے ہوئے چیف جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس وویک جین کی بنچ نے جمعہ کے روز ریاستی حکومت اور متعلقہ فریقین کو نوٹس جاری کیا۔ عدالت نے واضح الفاظ میں ہدایت دی کہ پریتی لونڈھے کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ منگل کے روز ہونے والی سماعت سے قبل بھی خاتون کو عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ حکومت کی جانب سے دوسرے فریق کو اس کی پیشگی اطلاع دی جائے۔ اس کے علاوہ بنچ نے ریاستی حکومت کو یہ اجازت بھی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خاتون کو بغیر کسی پریشانی کے براہ راست اس کے اہل خانہ تک بحفاظت پہنچانے کا انتظام کر سکتی ہے۔ اب اس معاملے میں منگل کے روز ہونے والی اگلی سماعت پر سب کی نظریں لگی ہیں۔

دہلی سے چنئی جا رہی انڈیگو کی پرواز میں پاور بینک میں لگی آگ، حیدرآباد میں ہنگامی لینڈنگ

نئی دہلی: دہلی سے چنئی جا رہی انڈیگو کی ایک پرواز میں دورانِ پرواز مسافر کے پاور بینک میں آگ لگنے کے بعد طیارے کو حیدرآباد کی جانب موڑنا پڑا۔ طیارے نے حیدرآباد کے راجیو گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر محفوظ طریقے سے ہنگامی لینڈنگ کی۔ اس واقعے میں تمام مسافر اور عملے کے ارکان محفوظ رہے۔ اطلاعات کے مطابق، انڈیگو کی پرواز 6E-6115 اتوار کو دہلی سے چنئی کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ سفر کے دوران ایک مسافر کے ذاتی الیکٹرانک آلے، یعنی پاور بینک سے دھواں نکلنے لگا، جس کے بعد طیارے میں تشویش کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ کیبن کریو نے فوری کارروائی کرتے ہوئے طیارے میں موجود آگ بجھانے کے آلات کی مدد سے آگ پر قابو پا لیا۔ انڈیگو نے اپنے بیان میں کہا کہ 11 اکتوبر 2026 کو چلنے والی پرواز 6E-6115 کو ایک مسافر کے ذاتی الیکٹرانک آلے سے دھواں نکلنے کی اطلاع ملنے کے بعد حیدرآباد کی جانب موڑ دیا گیا۔ ایئرلائن کے مطابق، طیارے کے پائلٹوں نے مقررہ حفاظتی طریقۂ کار پر عمل کرتے ہوئے حیدرآباد میں لینڈنگ کا فیصلہ کیا۔ طیارہ راجیو گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر بحفاظت اتر گیا اور تمام مسافروں کو محفوظ طریقے سے باہر نکال لیا گیا۔ انڈیگو نے بتایا کہ مسافروں کو ان کی منزل چنئی تک پہنچانے کے لیے متبادل طیارے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ایئرلائن نے کہا کہ مسافروں کی حفاظت اس کی اولین ترجیح ہے اور ایسے واقعات سے نمٹنے کے لیے مقررہ حفاظتی ضابطوں پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی سامنے آئی ہے، جسے طیارے میں موجود ایک مسافر نے اپنے موبائل فون سے ریکارڈ کیا تھا۔ ویڈیو میں مسافروں کو اپنے بیگ کی مدد سے آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

دہلی میں مظاہرین پر حملے کے الزام میں ہندو رکشا دل کے 4 ارکان گرفتار

نئی دہلی، 11 اکتوبر (یو این آئی) قومی راجدھانی دہلی میں مظاہرین پر حملے کے الزام میں ہندو رکشا دل کے 4 ارکان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ویڈیو میں زعفرانی لباس پہنے افراد ہفتے کے روز چیف الیکشن کمشنر کے خلاف احتجاج کے دوران مظاہرین کو دھمکاتے اور ان پر حملہ کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ تنظیم کے سربراہ پنکی چودھری نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ کے ذریعے حملے کی ذمہ داری قبول کی، ملزمان کو اپنی تنظیم کے کارکنان قرار دیا اور ان لوگوں کو خبردار کیا جنہوں نے مبینہ طور پر سناتن دھرم کو نشانہ بنایا تھا۔ ویڈیو میں مختلف مقامات پر مظاہرین کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے مردوں کے گروہ دکھائی دیے۔ بعض واقعات بظاہر پولیس اہلکاروں کی موجودگی میں پیش آئے۔ دہلی پولیس نے بتایا کہ ہفتے کے روز دین دیال اپادھیائے مارگ پر ہوئے حملے کے سلسلے میں 4 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ کملا مارکیٹ پولیس تھانے کے دائرۂ اختیار میں پیش آیا۔ پولیس نے ملزمان کی شناخت رمن سینی (50)، وویکانند (32)، کپل کمار (27) اور رویندر سنگھ کے طور پر کی ہے۔ یہ سب دہلی اور قومی راجدھانی خطے کے رہنے والے ہیں اور چودھری کے ہندو رکشا دل سے وابستہ ایک گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پولیس کے مطابق، ان گرفتاریوں سے پہلے انٹرنیٹ پر پھیلائی جا رہی ویڈیوز کی جانچ کی گئی اور مبینہ طور پر واقعے میں شامل افراد کی شناخت اور ان کے ٹھکانے کا پتا لگانے کے لیے پوچھ گچھ کی گئی۔ پولیس کے ایک ترجمان نے کہا کہ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو کا از خود نوٹس لیتے ہوئے، جس میں مبینہ طور پر 4 افراد ایک مرد مظاہرین پر حملہ کرتے دکھائی دے رہے ہیں، دہلی پولیس کے کملا مارکیٹ تھانے نے فوری کارروائی کرتے ہوئے قانونی کارروائی شروع کر دی۔ اس دوران چودھری نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں ان افراد کو اپنی تنظیم کا رکن قرار دیا۔ انہوں نے لکھا کہ یہ ہندو رکشا دل کے میرے کارکن ہیں، ایک ایسی تنظیم جو اپنے وعدے پورے کرتی ہے۔ انہوں نے مظاہرین کے لیے توہین آمیز زبان استعمال کی اور کہا کہ ان کی تنظیم اپنی کارروائیاں جاری رکھے گی۔

ایک اور پوسٹ میں انہوں نے ان افراد کو سناتن دھرم کے جنگجو قرار دیا اور خبردار کیا کہ جو کوئی بھی اس مذہب کو نشانہ بنائے گا، اسے جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی تنظیم کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے، لیکن وہ ان لوگوں کو جواب دے گی جو اس کی مذہبی شناخت پر حملہ کر رہے ہیں۔ یہ پوسٹیں چودھری کی اس اپیل کے بعد سامنے آئیں، جس میں انہوں نے اپنے حامیوں سے لاٹھیاں لے کر جنتر منتر پہنچنے کی اپیل کی تھی۔ یہ اپیل کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) اور طلبہ تنظیموں کی جانب سے انتخابی کمیشن کے کام کاج میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے پر مسٹر کمار کے استعفے کا مطالبہ کرتے ہوئے بلائے گئے احتجاج سے پہلے کی گئی تھی۔ سی جے پی کے ایک ترجمان نے کہا کہ پُرامن مظاہرین پر حملہ جمہوری حقوق پر حملہ ہے اور پولیس کو اس میں شامل تمام افراد کی جواب دہی یقینی بنانی چاہیے۔ اطلاعات کے مطابق، چودھری کو غازی آباد میں ان کے گھر سے حراست میں لیا گیا تھا۔ تاہم، انٹرنیٹ پر شیئر کی گئی ویڈیوز میں خود کو دائیں بازو کی نظریاتی تنظیموں سے وابستہ بتانے والے گروہ وسطی دہلی سے گزرتے ہوئے مظاہرین کا سامنا کرتے اور پولیس و انتظامیہ کی حمایت میں نعرے لگاتے دکھائی دیے۔ ایک ویڈیو میں لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ دہلی پولیس، تم لاٹھیاں چلاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

بچوں کو قانون شکنی کی سزا کے نام پر زندگی تباہ کرنے کا ذریعہ نہ بنے قانون: جسٹس ناگارتھنا

سپریم کورٹ میں اطفال انصاف پر قومی اجلاس، بچوں کی نگہداشت، تحفظ اور بحالی پر تبادلۂ خیال

نئی دہلی: آج سپریم کورٹ آف انڈیا کی کمیٹی برائے اطفال انصاف نے یونیسف انڈیا کے اشتراک سے بچوں کے حقوق، نگہداشت اور تحفظ سے متعلق قانون، 2015 کے دس سال مکمل ہونے پر ”کم سنوں کا انصاف (بچوں کی نگہداشت اور تحفظ) قانون، 2015 کے دس سال: پیش رفت، چیلنجز اور آئندہ دہائی کی ترجیحات“ کے موضوع پر قومی سالانہ مشاورتی اجلاس کا آغاز افتتاحی نشست سے کیا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا کی معزز جج اور کمیٹی برائے بچوں کا نظام عدل کی چیئرپرسن، جسٹس بی۔ وی۔ ناگارتھنا نے افتتاحی کلمات پیش کیے۔ انہوں نے بچوں کے حقوق کے حوالے سے آئینی تصور اور نئے فوجداری قوانین نیز بھارتیہ ساکشیہ ادھینیم (قانونِ شہادت) کے تحت عدالتی طریقۂ کار کو نئے سرے سے بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ محض اس وجہ سے کہ کسی بچے نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے، قانون کو اس بچے کی زندگی تباہ کرنے کا ذریعہ نہیں بننا چاہیے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نظام کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ ایسے اقدامات کیے جائیں جو بچوں کی زندگیوں میں حقیقی اور مثبت تبدیلی لائیں۔

جسٹس بی۔ وی۔ ناگارتھنا نے مزید کہا: ”ہمیں بہتر اعداد و شمار، مضبوط اداروں، زیادہ جواب دہی، مؤثر حفاظتی خدمات اور ایسے عدالتی نظام کی ضرورت ہے جو بروقت انصاف فراہم کرنے کے ساتھ بچوں کی ضروریات اور حساسیت کو بھی ملحوظ رکھے۔“ یونیسف انڈیا کی نمائندہ، محترمہ سنتھیا میک کیفری نے اپنے تعارفی کلمات میں بچوں کے تحفظ اور ان کی بحالی کے لیے مضبوط اداروں کی تعمیر میں بھارتی عدلیہ اور حکومت کے ساتھ یونیسف کی شراکت داری کے عزم کا اعادہ کیا۔

افتتاحی اجلاس کی ایک اہم خصوصیت سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے کم سنوں کا انصاف سے متعلق اہم اور تاریخی فیصلوں پر مشتمل ای کمپینڈیم (فیصلوں کا برقی مجموعہ)، 2015 تا 2026 کا اجرا تھا۔ یہ مجموعہ چیف جسٹس آف انڈیا، جسٹس سوریا کانت نے جاری کیا۔ اس میں شامل فیصلے بچوں کے حقوق کے تحفظ، بروقت بحالی اور خاندان پر مبنی نگہداشت کو یقینی بنانے کے لیے عدلیہ کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ بچوں کا نظام عدل قانون، 2015 کی ایک دہائی کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا: ”گزشتہ دس برسوں میں ہم نے کم سنوں کا انصاف کی پیش رفت کو قوانین، اداروں اور مقدمات کے پیمانے پر جانچا ہے۔ آئندہ دہائی کی شناخت ان زندگیوں میں آنے والی تبدیلی سے ہونی چاہیے جنہیں ہم بہتر بنا سکیں؛ ایسے بچے جو دوبارہ تعلیم سے وابستہ ہوں، اپنی صلاحیتوں کے مطابق بامعنی مواقع حاصل کریں، معاشرے میں دوبارہ اپنا مقام بنائیں اور ایسی زندگی تعمیر کریں جو بدنامی اور سماجی داغ سے پاک ہو۔“

اپنے خطاب میں چیف جسٹس نے اس عزم کو واضح کیا کہ بچوں کے تحفظ کا نظام محض قانونی ضمانتوں کی پاسداری تک محدود نہ رہے، بلکہ ہر بچے کی بحالی، معاشرے میں دوبارہ شمولیت اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کے مواقع بھی فراہم کرے۔ افتتاحی اجلاس نے دو روزہ مشاورتی پروگرام کے لیے راہ ہموار کی، جس میں جج صاحبان، بچوں کی بہبود کی کمیٹیوں، جووینائل جسٹس بورڈز، غیر سرکاری تنظیموں اور ریاستی نمائندوں نے شرکت کی۔ اس مشاورت کا مقصد کم سنوں کا انصاف (جووینائل جسٹس) کے شعبے میں اختیار کیے گئے بہترین طریقۂ کار کو مستحکم کرنا اور ہندوستان میں اطفال انصاف کے مستقبل کے لیے لائحۂ عمل تیار کرنا ہے۔

سوانح نگار شاہ عمران حسن دلی اردو اکادمی انعام سے سرفراز

نئی دہلی، (یو این آئی) اردو اکادمی، دہلی کے سال 2024ء کے کتابی انعامات میں معروف مصنف، سوانح نگار اور کتابی سلسلہ آپ بیتی کے مدیر اعلیٰ شاہ عمران حسن کی کتاب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: شخصیت اور تحریک کا علمی و تاریخی مطالعہ کو دوسرا انعام دیا گیا۔ 9 اکتوبر 2026ء کو منعقدہ اکادمی کے سالانہ جلسہ تقسیمِ انعامات میں انہیں یہ اعزاز پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف علمی و ادبی موضوعات پر نمایاں تصانیف پیش کرنے والے اہلِ قلم کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) کے ڈائریکٹر اور ممتاز دانشور ڈاکٹر شمس اقبال نے کی۔ انہوں نے اپنے صدارتی خطاب میں اردو ادب کے فروغ کے لیے اردو اکادمی کی خدمات کو سراہتے ہوئے انعام یافتہ مصنفین کو مبارک باد پیش کی۔ انعامات ڈاکٹر شمس اقبال کے دستِ مبارک سے تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر دہلی سرکار کے ایجوکیشن سکریٹری لیکھ راج سمیت متعدد اعلیٰ حکام، شعبہ تعلیم سے وابستہ سابق افسران، اساتذہ، ادبا، شعرا، صحافی اور اردو دوست شخصیات موجود تھیں۔ تقریب کے آغاز سے قبل غزل سرائی کی محفل منعقد ہوئی، جس میں معروف غزل گائیک استاد دھنن جے نے غالب، فیض احمد فیض، احمد فراز اور ابنِ انشا کا کلام پیش کیا۔ پروگرام کے اختتام پر شرکا کے لیے ہائی ٹی کا اہتمام بھی کیا گیا۔ شاہ عمران حسن گزشتہ 25 برس سے اردو زبان و ادب کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے سوانح نگاری، تصنیف و تالیف، صحافت اور ادارت کے میدانوں میں نمایاں شناخت قائم کی ہے۔ ان کی متعدد کتابیں مثلاً حیاتِ رحمانی، حیات ولی، اوراقِ حیات، تجرباتِ سفر، ادھورے خواب، مولانا وحیدالدین خاں: اہلِ قلم کی تحریروں کے آئینے میں، وغیرہ شائع ہو چکی ہیں، جن میں علمی، ادبی، سوانحی اور فکری موضوعات پر مبنی تصانیف شامل ہیں۔ ان کی کتاب حیاتِ رحمانی پر بہار اردو اکادمی کی جانب سے بھی انہیں اعزاز سے نوازا جا چکا ہے۔ وہ سہ ماہی کتابی سلسلے آپ بیتی کے مدیرِ اعلیٰ بھی ہیں۔ یہ خالص سوانحی ادب (غیر افسانوی) کا ترجمان ہے جو سنہ 2023ء کے نصف اول سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ انعام یافتہ کتاب مولانا سید ابوالحسن علی ندوی: شخصیت اور تحریک کا علمی و تاریخی مطالعہ میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی شخصیت، علمی و فکری خدمات اور تحریک سے وابستگی کا تحقیقی و تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

این ٹی اے کے کام کاج پر پارلیمانی نگرانی محدود، قانونی حیثیت اور جواب دہی پر اٹھے سوالات

جے رام رمیش نے کہا ’امید ہے کہ مودی حکومت سنجیدگی سے لے گی‘، وزارت تعلیم نے کمیٹی کے سامنے سراسر جھوٹا اور ڈھٹائی بھرا دعویٰ

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے اتوار کے روز کہا کہ پارلیمنٹ کی ایک مستقل کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) اور وزارت تعلیم کی انتہائی نااہلی اور بے ضابطگیوں کی تفصیلات پیش کی ہیں۔ ایسے میں امید ہے کہ مودی حکومت اپنے باقی ماندہ مختصر دورِ اقتدار میں تکبر چھوڑے گی اور اس رپورٹ کو سنجیدگی سے لے گی۔ کانگریس نے یہ بھی کہا کہ ’این ٹی اے میں اصلاحات اور اسے مضبوط بنانا‘ کے عنوان سے تعلیم سے متعلق پارلیمانی مستقل کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بالکل جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2017 میں این ٹی اے کے قیام سے لے کر 2025 تک اس کے ذریعے منعقد کیے گئے کسی بھی امتحان کا سوالیہ پرچہ لیک نہیں ہوا۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے ایک بیان میں کہا کہ راجیہ سبھا کے رکن مکل واسنک کی صدارت والی تعلیم سے متعلق پارلیمانی مستقل کمیٹی کی رپورٹ این ٹی اے اور وزارت تعلیم کی انتہائی نااہلی اور بے ضابطگیوں کی تفصیلی معلومات فراہم کرتی ہے۔ انہوں نے ’ایکس‘ پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ فی الحال خبروں میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش چھائے ہوئے ہیں، لیکن 3 ماہ پہلے این ٹی اے ہی کی وجہ سے نوجوانوں کی تحریک شروع ہوئی تھی۔ ہمارا یہ بیان تعلیم سے متعلق پارلیمنٹ کی مستقل کمیٹی کی رپورٹ پر مبنی ہے۔ یہ رپورٹ ابھی ابھی راجیہ سبھا کے چیئرمین کو سونپی گئی ہے۔

رپورٹ کی 6 اہم باتوں کا ذکر کرتے ہوئے جے رام رمیش نے کہا کہ وزارت تعلیم نے پارلیمانی کمیٹی کے سامنے سراسر جھوٹا اور انتہائی ڈھٹائی بھرا دعویٰ کیا کہ 2017 میں این ٹی اے کے قیام سے لے کر 2025 تک اس کے ذریعے منعقد کیے گئے کسی بھی امتحان کا سوالیہ پرچہ لیک نہیں ہوا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق این ٹی اے کے ذریعے منعقد کیے گئے امتحانات میں سوالیہ پرچے لیک ہونے اور بے ضابطگیوں کے 9 معاملے سامنے آ چکے ہیں۔ جب وزارت تعلیم گڑبڑیوں کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر رہی ہے، تو آخر منصفانہ جانچ یا جواب دہی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ جے رام رمیش نے کہا کہ این ٹی اے، سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ، 1860 کے تحت ایک سوسائٹی کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ یہ پارلیمنٹ کے منظور کردہ کسی قانون کے تحت قائم کی گئی قانونی حیثیت رکھنے والی تنظیم نہیں ہے۔

اس وجہ سے این ٹی اے کے کام کاج پر پارلیمنٹ کی نگرانی محدود رہتی ہے اور اپنے کام کاج کے لیے این ٹی اے کی جواب دہی بھی کم ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ کمیٹی کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ این ٹی اے کو ایک کھوکھلی تنظیم کے طور پر تیار کیا گیا ہے، جو اپنی تمام اہم ذمہ داریاں نجی ٹھیکیداروں کے حوالے کر دیتی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ این ٹی اے میں صرف 39 منظور شدہ عہدے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ اسے امتحانات منعقد کرنے کے لیے نجی ٹھیکیداروں پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جے رام رمیش نے رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ این ٹی اے میں منظور شدہ 39 عہدوں میں سے فی الحال صرف 23 عہدوں پر افسران کام کر رہے ہیں۔ یعنی 41 فیصد عہدے خالی ہیں۔ یہ صورتحال اس وقت ہے، جب کے رادھا کرشنن کمیٹی نے این ٹی اے میں ملازمین کی تعداد بڑھانے پر خصوصی زور دیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ این ٹی اے کا ڈھانچہ اور طریقۂ کار شفاف نہیں ہے اور اس سے سوالیہ پرچوں کے لیک ہونے والے مافیا کو فروغ ملتا ہے۔ تعلیم سے متعلق پارلیمانی مستقل کمیٹی کی بار بار کی گئی سفارشات کے باوجود ملک بھر میں ایسی کمپنیوں کو ’بلیک لسٹ‘ کرنے کا کوئی نظام موجود نہیں ہے، جن کا سوالیہ پرچے تیار کرنے، لاجسٹکس، پرنٹنگ اور امتحانات کے انعقاد جیسی خدمات میں خراب کارکردگی کا ریکارڈ رہا ہے۔ کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ ایک ریاست میں بلیک لسٹ کی گئی کمپنی کو دوسری ریاستوں میں باقاعدگی سے سرکاری ٹھیکے مل جاتے ہیں۔

ریلوے میں این ٹی پی سی گریجویٹ کے 3,548 عہدوں پر بھرتی، درخواستیں طلب

نئی دہلی، (یو این آئی) ریلوے نے نان ٹیکنیکل پاپولر کیٹیگریز (این ٹی پی سی۔ گریجویٹ) کے تحت گریجویشن کی سطح کے 3,548 عہدوں پر بھرتی کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ریلوے ریکروٹمنٹ بورڈ (آر آر بی) نے مرکزی روزگار نوٹیفکیشن (سی ای این) نمبر 06/2026 جاری کیا ہے۔ اس کے ذریعے اہل گریجویٹ امیدواروں کو ہندوستانی ریلوے میں اپنا کیریئر بنانے اور ملک کے سب سے بڑے عوامی خدمات فراہم کرنے والے اداروں میں سے ایک کے کام کاج میں حصہ لینے کا موقع ملے گا۔

ریلوے کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے مطابق، اس بھرتی میں چار زمروں کے عہدے شامل ہیں۔ ان میں چیف کمرشل کم ٹکٹ سپروائزر، گڈز ٹرین منیجر، جونیئر اکاؤنٹس اسسٹنٹ کم ٹائپسٹ اور سینئر کلرک کم ٹائپسٹ شامل ہیں۔ ان عہدوں کے ذریعے کمرشل خدمات، ٹرین آپریشن، اکاؤنٹس اور انتظامی شعبوں میں کیریئر بنانے کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

بلرام پور میں سی ایم یوگی: لڑکیوں کو میڈل دے کر اعزاز سے نوازا

پٹیشوری دیوی مندر میں کی پوجا

بلرام پور:11 اکتوبر (پی این ایس) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کی صبح بلرام پور کے تلسی پور علاقے میں تاریخی ماں پٹیشوری دیوی مندر کا دورہ کیا اور پوجا کی۔ بچیوں کی اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ جہاں خواتین کی پوجا کی جاتی ہے، وہاں دیوتا اور دیوی خود بخود رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ جہاں خواتین کی بے عزتی اور عزت لوٹی جاتی ہے وہ اپنے آپ میں جہنم ہے۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اگر خواتین کو عزت، تحفظ اور خود انحصاری دی جائے تو کوئی طاقت رام راجیہ کے قیام کو نہیں روک سکتی۔ دیوی بھگوتی کی پوجا کرنے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ معاشرہ ہر عورت کی عزت اور حفاظت کا پابند ہو۔ 2017 سے پہلے، ریاست میں پانچ میں سے ایک لڑکی نے داخلہ لینے کے بعد اسکول چھوڑ دیا تھا۔ اسکولوں میں بیت الخلا اور پینے کے پانی جیسی سہولیات کا فقدان تھا۔ آج، ریاست میں 16 ملین بچوں کو ہر سال دو یونیفارم، بیگ، کتابیں، سویٹر، اور جوتے اور موزے فراہم کیے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم اور خواتین کی خود انحصاری حکومت کی ترجیحات ہیں۔ وزیر اعلی یوگی اتوار کو دیوی پٹن مندر کے احاطے میں شاردیہ نوراتری اور بچیوں کے عالمی دن کے موقع پر منعقدہ "تعلیم کی اڑان" پہل کے تحت مطالعاتی میزیں اور آشیرواد خطوط تقسیم کرنے کے پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس نے نو درگا کی نمائندگی کرنے والی نو لڑکیوں کو تلک لگایا، انہیں چونری سے ڈھانپ دیا، اور انہیں چاکلیٹ پیش کیں۔ بیٹیوں کی عزت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت میں خواتین کی طاقت کی پوجا کرنے کی روایت ہے۔ نوراتری اس عزم کو مضبوط کرنے کا ایک موقع ہے۔ انہوں نے ریاست کے لوگوں کو مبارک نوراتری کی مبارکباد دی اور وجے دشمی پر بھگوان رام کی فتح کا شاندار جشن منانے کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعلی یوگی نے کہا کہ 2017 میں حکومت بنانے کے بعد انہوں نے بڑی تعداد میں لڑکیوں کے اسکول چھوڑنے کی وجہ دریافت کی۔ ابتدائی طور پر اسکولوں کے درمیان فاصلے کو وجہ بتایا گیا تھا۔ تحقیقات کے لیے ٹیم تشکیل دی گئی تو انکشاف ہوا کہ اسکولوں میں بیت الخلا اور پینے کے پانی کی کمی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ بیت الخلاء کی تعمیر، پینے کے پانی کی فراہمی اور دوپہر کے کھانے کے معیار کو بہتر بنانے کی ہدایت کی۔ اس وقت 60 سے 70 فیصد لڑکیاں ننگے پاؤں سکول جاتی تھیں۔ بہت سے بچوں کے پاس سردیوں میں سویٹر تک نہیں تھے۔ حکومت نے بچوں کو یونیفارم، جوتے، موزے اور دیگر سہولیات فراہم کرنے کا نظام شروع کیا۔

وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ آپریشن کیا کلپ سرکاری اسکولوں کا چہرہ بدل رہا ہے۔ بہتر فرش اور فرنیچر کے ساتھ اسکولوں میں اسمارٹ کلاسز اور ڈیجیٹل لائبریریاں تیار کی جا رہی ہیں۔ وہ بچے جن کی کمپیوٹر تک رسائی کبھی نہیں تھی اب وہ جدید تعلیم میں شامل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے خواہش مند اضلاع میں مطالعاتی میزیں تقسیم کرنے پر ڈویژنل کمشنر اور ضلعی انتظامیہ کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب تب ہی پورا ہوگا جب تعلیم، صحت، روزگار، زراعت اور خود انحصاری کے فوائد سماج کے ہر طبقے تک بلا تفریق پہنچیں گے۔ وزیر اعلی یوگی نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر اعلی ہاؤسنگ اسکیموں کے تحت فنڈز گھر کی خاتون سربراہ کو منتقل کیے جائیں گے، جن کے مالکانہ حقوق بھی ہوں گے۔ اجولا یوجنا کے تحت خواتین کو گیس کنکشن دیے جا رہے ہیں۔ خواتین ارکان کو ایک کروڑ سے زیادہ خاندانوں کو جاری کردہ گرِھونی (گھر کے دستاویزات) میں مالکانہ حقوق مل چکے ہیں۔ تین کروڑ سے زیادہ گھروں میں بیت الخلاء کی تعمیر بھی خواتین کی عزت کے تحفظ کی مہم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت 11 ملین خاندان بوڑھے، بے سہارا خواتین اور معذور پنشن کے تحت سالانہ 12,000 روپے وصول کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے کہا کہ ماں کوشلیا، جانکی، شبری، دیوکی، یشودا، دروپدی، میتری اور گارگی ہندوستانی خواتین کی طاقت کی علامت ہیں۔ لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر نے کاشی وشوناتھ، سومناتھ اور کیدارناتھ سمیت متعدد مندروں کی تزئین و آرائش کی۔ رانی لکشمی بائی نے 25 سال کی عمر میں انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی اور 26 سال کی عمر میں اپنی جان قربان کر دی۔ اونتی بائی لودھی، اُدا دیوی پاسی، اور جھلکاری بائی نے بھی ملک کے لیے جنگ لڑی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین کی تشکیل کے ساتھ ہی خواتین کو مردوں کے برابر ووٹنگ کے حقوق حاصل ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے ربن کاٹ کر مختلف محکموں کی نمائشوں کا افتتاح کیا۔ انہوں نے زراعت، باغبانی، ریشم کی ترقی، پیراگ دودھ اور کرشی وگیان کیندر کے اسٹالوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے ویرات کسان میلہ میں کسٹم ہائرنگ سنٹر کے تحت کسانوں کو چابیاں حوالے کیں اور کیڑے مار دوا کے سپریرز تقسیم کیے۔ انہوں نے کہا کہ قومی سریو کینال پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ اس کی شاخوں کی توسیع سے زرعی ترقی میں تیزی آئے گی۔ زرعی میلہ کسانوں کو نئی ٹیکنالوجی اور اختراعات کے بارے میں جاننے کا موقع فراہم کرے گا۔

چیف منسٹر یوگی نے بیسک اور کستور با گاندھی اسکولوں کے بچوں کو اسٹڈی ٹیبل فراہم کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ہیرالال، ارچنا، کاجل، پربھو جیسوال، نیصفا، گنیش، چاندنی، شالو، بے بی، رودرانی، ثانیہ اور سودھا کو مبارک خطوط اور اسٹیشنری کٹس دی گئیں۔ قومی مقابلوں میں حصہ لینے والے بہترین طلباء ※ میں ٹریک سوٹ تقسیم کئے گئے۔ بچوں نے وزیر اعلیٰ یوگی کو اپنی نظموں کی ایک شائع شدہ کتاب بھی پیش کی۔ تلسی پور کے ایم ایل اے کیلاش ناتھ شکلا نے کہا کہ دیوی پٹن مندر کے احاطے میں نوراتری پر لڑکیوں کی پوجا کرنا اور ہونہار بچوں کا اعزاز دینا سناتن روایت کی ایک مثال ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی ہے اور ان کا حوصلہ بڑھایا ہے۔ انہوں نے علاقے اور ضلع کی جانب سے وزیر اعلی یوگی کا شکریہ ادا کیا۔

امروہہ کی نواب منزل میں ادب اور تہذیب کا جشن

'کاروانِ خلوص کا 70 واں یوم تاسیس اور 'عکس کاروان کے باوقار اجرا میں جمع ہوئی اُردو کی نامور شخصیات

امروہہ: علم وادب کی تاریخی سرزمین امروہہ نے ایک بار پھر اپنی تہذیبی روایت کا شاندار پرچم بلند کیا ہے۔ یہاں کے معروف اور تاریخی ادبی مرکز نواب منزل میں ثقافتی ادارے کاروانِ خلوص کا 70 واں یوم تاسیس انتہائی پروقار، شاندار اور ادبی ماحول میں منایا گیا۔ اس حسین اور یادگار موقع پر ادارے سے وابستہ نامور اسلاف اور شعرا کی یاد کو وقف ایک دلکش کتاب عکسِ کارواں کا باقاعدہ اجرا کیا گیا، جس نے اس محفل کے وقار میں چار چاند لگا دیے ہیں۔ بانی کاروان خُلوص نواب سید انتقام علی خاں کی یوم ولادت پر منعقد اس باوقار تقریب کی صدارت سید محبوب حسین زیدی نے کی، جب کہ نظامت کے فرائض پروفیسر ناشر نقوی نے اپنے مخصوص اور دلنشین انداز میں بہت خوبصورتی سے انجام دیے۔ اس محفلِ سخن میں تشریف لائے نامور اردو شعرا، ادبا، دانشوروں اور تہذیب پسند شخصیات نے شرکت کر کے امروہہ کی ادبی تاریخ کو ایک بار پھر تازہ کیا۔ پروگرام میں شرکت کرنے والی نمایاں شخصیات میں پروفیسر الف ناظم مشہور شاعر اظہر عنایتی عالمی شہرت یافتہ ناظم محفل منصور عثمانی ڈاکٹر جاوید نسیمی نجم خان حسن پوری اور شکیل غوس رام پوری خصوصی طور پر شامل رہے۔ تقریب کے دوران ڈاکٹر منصور عثمانی نے امروہہ کے اسلاف کی روایتوں اور اس کے روشن تاریخی پس منظر پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ نواب منزل ہمیشہ سے علم و ادب کا گہوارہ رہی ہے، جہاں صدیوں سے اردو کے عظیم شعرا اور اہلِ علم کا جمود و اجتماع رہا ہے۔ پروفیسر ناشر نقوی نے کاروانِ خلوص سے وابستہ ماضی کے درخشاں ستاروں بالخصوص جون ایلیا، کیف بھوپالی، کنور مہندر سنگھ بیدی، علی سردار جعفری اور کمال امروہی سے جڑی ہوئی سنہری اور یادگار باتیں شرکائے محفل سے سانجھیں کیں۔ مہمان مقرر پروفیسر الف ناظم نے امروہہ کو تہذیب کا مرکز قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں کی آب و ہوا میں گنگا جمنی تہذیب اور اردو زبان کی خوشبو آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ ہے۔ اس کے علاوہ، مصنف و محقق سراج مہدی اور ڈاکٹر مہتاب امروہوی نے کاروانِ خلوص کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے ایک ایسا تہذیبی ادارہ قرار دیا جو امروہہ کی شناخت کو ملک بھر میں روشن کر رہا ہے۔ منفرد لہجہ اور معیاری کلام کے ساتھ نامور شاعر اظہر عنایتی نے سامعین کو مسحور کر دیا اس شام کا سب سے حسین اور جادوئی لمحہ معروف شاعر اظہر عنایتی کی مخملی آواز اور ان کی دلکش شاعری بنی۔ ان کے ایک سے بڑھ کر ایک بہترین اشعار اور غزلوں نے سامعین کے دل و دماغ پر ایسا جادو جگایا کہ پورا ہال داد و تحسین کی گونج سے گونج اٹھا۔ سامعین کے پرزور اصرار پر انہوں نے ایک کے بعد ایک کئی خوبصورت کلام پیش کر کے محفل کا رنگ جما دیا اور فضا میں اردو ادب کا رس گھول دیا۔ پروگرام کے آخر میں مراد علی خان نے تمام مہمانوں، شعرا اور امروہہ کے عزیز عوام کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کامیاب اور یادگار تقریب میں مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش، ڈاکٹر جاوید نسیمی، نجم خان حسن پوری، حافظ احمد حسین، ببلو خان رام پوری، پرویز نقوی (امریکہ)، رضا کمال نقوی، اعجاز حیدر نقوی، ڈاکٹر مصباح احمد صدیقی، پنڈت بھون شرما، اسلم عثمانی، کوثر علی عباسی، اویس مصطفیٰ رضوی، حبیب احمد صدیقی، سرتاج عالم منصوری، انجینئر سہیل مرتضیٰ، حاجی خورشید انور، منصور احمد، شمیم احمد ایڈوکیٹ، تنویر نقوی سمیت بڑی تعداد میں شہر کے معززین اور ادب دوست احباب موجود رہے۔ یہ شاندار تقریب اردو زبان، تہذیب اور ادب کی تاریخ میں ایک نیا اور تابناک باب رقم کر گئی ہے، جسے امروہہ کے ادبی ذوق رکھنے والے لوگ ایک طویل عرصے تک یاد رکھیں گے۔

سائبر ٹھگوں کو بینک کھاتے فروخت کرنے والے دو ملزم گرفتار، دو کروڑ کی ٹھگی کا انکشاف

بلند شہر سائبر کرائم پولیس کو ملی کامیابی، ملزمین سے دو موبائل فون برآمد کیے گئے

بلند شہر 11 اکتوبر۔ سائبر کرائم پولیس کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ پولیس نے مَیول اکاؤنٹس کے ذریعے تقریباً دو کروڑ روپے کی سائبر ٹھگی کے معاملے میں دو شاطر ملزمین کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار ملزمین کی شناخت سکھ پال ولد شیر سنگھ ساکن موضع مولا باد گیسو پور تھانہ سکندر آباد ضلع بلند شہر اور انل کمار ولد ویر پال سنگھ ساکن موضع مائی پور دھکتورا تھانہ اسمولی ضلع سنبھل کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق سکھ پال کا بینک آف انڈیا کی سکندر آباد شاخ میں کھاتہ ہے۔ اس کھاتے کے سلسلے میں سات ریاستوں سے سائبر ٹھگی کی سات شکایات سامنے آئی ہیں، جبکہ کھاتے کے ذریعے تقریباً دو کروڑ روپے کے لین دین کا معاملہ بھی سامنے آیا ہے۔ تحقیقات کے دوران انکشاف ہوا کہ سکھ پال گنگا ایکسپریس وے پر مزدوری کے دوران انل کمار کے رابطے میں آیا تھا۔ الزام ہے کہ انل کمار کے کہنے پر سکھ پال نے 95 ہزار روپے کے عوض اپنا بینک کھاتہ سائبر ٹھگوں کو فروخت کر دیا تھا۔ کمیشن کے لالچ میں کھاتے سے متعلق دستاویزات فراہم کیے گئے تھے، جن کا استعمال سائبر جرائم میں کیا گیا۔ پولیس نے دونوں ملزمین کے قبضے سے دو موبائل فون برآمد کیے ہیں۔ گرفتاری کے بعد دونوں کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ ایس پی کرائم نریش کمار کے مطابق اس معاملے میں مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھرا پردیش میں نیشنل سائبر کرائم رپورٹنگ پورٹل (این سی آر پی) پر سات شکایات درج ہوئی تھیں۔ بینک کھاتوں کو سائبر ٹھگوں کو فروخت کر کے فائدہ کمانے کے معاملے کا انکشاف کرتے ہوئے پولیس نے کارروائی کی ہے۔

ایم جے پی روہیل کھنڈ یونیورسٹی کے وی سی پروفیسر انل کمار رائے کی سی ایم یوگی سے ملاقات، تعلیم اور تحقیق پر تبادلہ خیال

بریلی: 11 اکتوبر (پی این ایس) مہاتما جیوتبا پھولے روہیل کھنڈ یونیورسٹی، بریلی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) انل کمار رائے نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس دوران قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 کے مؤثر نفاذ، ہندوستانی علمی روایت اور اعلیٰ تعلیم کی ترقی جیسے اہم موضوعات پر بامقصد گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر رائے نے وزیر اعلیٰ کو بھگوان شری رام کی ایک خوبصورت مورتی پیش کی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اپنی تحریر کردہ چند خصوصی کتابیں بھی وزیر اعلیٰ کو پیش کیں، جن کا انہوں نے گہرائی سے مطالعہ کیا۔

ملاقات کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) انل کمار رائے کی علمی تحریروں اور فکری وابستگی کی بھرپور ستائش کی۔ گفتگو میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یونیورسٹیوں کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں، تاکہ طلبہ میں تحقیق اور جدت طرازی (ریسرچ اینڈ انوویشن) کے رجحان کو فروغ ملے۔ وائس چانسلر پروفیسر انل کمار رائے نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ اعلیٰ تعلیم کا مقصد صرف نوجوانوں کو ڈگریاں دینا نہیں، بلکہ ان میں درست علم، مہارت، اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا بھی ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر انل کمار رائے نے کہا کہ روہیل کھنڈ یونیورسٹی ریاستی حکومت کی ترجیحات کے مطابق تعلیم اور ہنرمندی کی ترقی کے نئے امکانات پیدا کرنے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہے۔ یونیورسٹی کی کوشش ہے کہ طلبہ عالمی سطح کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے قابل بنیں اور اس کے ساتھ اپنی ثقافتی جڑوں اور زندگی کی بنیادی اقدار سے بھی وابستہ رہیں۔ اس اعلیٰ سطحی ملاقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والے وقت میں اتر پردیش میں اعلیٰ تعلیم کے معیار کو مزید مؤثر، روزگار پر مبنی اور ہندوستانی ثقافت سے ہم آہنگ بنانے کے لیے تیزی سے اقدامات کیے جائیں گے۔

دھیانو بھگت مندر، شری تری پور بالا سندری دیوی مندر یا دیگر مندروں کی کوئی جائیداد نہیں

دیوبند، 11/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) آل انڈیا جن جاگرتی سینا کے ذریعہ شری تری پور بالا سندری مندر کے قریب واقع دھیانو بھگت کے باغ اور سمادھی سائٹ سے تعلق رکھنے والی زمین کو فروخت کئے جانے کی کوشش کے الزامات کے بعد پنڈت دیوی شرن شرما نے میڈیا کے سامنے آکر مذکورہ زمین کو اپنی ملکیت بتایا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ریونیو ریکارڈ بتاتا ہے کہ مندر کی کوئی زمین نہیں ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے پنڈت دیوی شرن شرما نے بتایا کہ کھیوٹ نمبر 516 پر 84 بیگھہ اراضی درج ہے۔ جس میں 8 بیگھہ پر محیط ایک باغ اور 17 بیگھہ پر محیط دیوی کنڈ شامل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریونیو ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ دھیانو بھگت مندر، شری تری پور بالا سندری دیوی مندر، یا دیگر مندروں کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کھیوٹ دار ہی زمین کے واحد مالک ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کھیوٹ میں پانچ خاندانوں کے کل 27 افراد شیئر ہولڈر ہیں جن میں سے 50 فیصد کے وہ واحد مالک ہیں جبکہ باقی 50 فیصد میں دیگر حصہ دار شامل ہیں۔ مذکورہ اراضی پر واقع آٹھ بیگھے کے باغ کو فروخت کرنے کی کوشش کے سوال پر دیوی شرن شرما نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ جس طرح کوئی بھی شخص اپنے نام پر رجسٹرڈ اراضی کو فروخت کر سکتا ہے، اسی طرح انہیں بھی اپنے نام پر رجسٹرڈ زمین کو فروخت کرنے کا پورا حق ہے۔ چونکہ وہ 50 فیصد حصہ کے مالک ہیں، اس لیے باغ کی 4 بیگھہ زمین ان کی ہے اور وہ اسے کسی کو بھی فروخت کر سکتے ہیں۔ پریس کانفرنس کے دوران پنڈت لوکیش شرما، چودھری جسبیر، رام کمار بھٹناگر موجود تھے۔ غور طلب ہے کہ اس زمین کے تعلق سے آل انڈیا جن جاگرتی سینا نے گزشتہ روز ایس ڈی ایم دیوبند کو ایک میمورنڈم پیش کیا تھا، جس میں مبینہ طور پر فرضی دستاویزات کی بنیاد پر مذکورہ زمین کو فروخت کرنے کی کوشش کا الزام لگایا گیا تھا اور اس پورے معاملے کی جانچ کر قانونی کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

امروہہ میں شاندار طبی کیمپ کا کامیاب انعقاد

امروہہ: ہیلپنگ ہینڈس سینٹر، امروہا میں ایل ڈی پی ایل ڈائیگنوسٹکس کے باہمی تعاون سے ڈاکٹر عدنان انور کی قیادت میں ایک عظیم الشان طبی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس فلاحی کیمپ کے دوران 100 سے زائد مریضوں کا مفت طبی معائنہ کیا گیا اور انہیں ضروری طبی مشورے فراہم کیے گئے۔ اس عوامی فلاحی اقدام کا بنیادی مقصد ضرورت مند افراد تک بہتر صحت کی سہولیات پہنچانا اور عوام میں صحت کے تئیں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس موقع پر مختلف سماجی تنظیموں کے عہدیداران، سماجی کارکن اور معزز شخصیات نے اپنی موجودگی درج کرائی، جن میں محمد احمد زیدی، فیض الدین صدیقی، احمد راجہ، افضل خان، قمر نقوی، محمد حسن، کاشف خان اور رائن انور وغیرہ شامل ہیں۔ اس کامیاب تقریب کے انعقاد میں تمام منتظمین کا تعاون انتہائی قابلِ ستائش رہا۔ ڈاکٹر عدنان انور اور ہیلپنگ ہینڈس سینٹر اور ایل ڈی پی ایل ڈائیگنوسٹکس کی پوری ٹیم کا فیض حاصل کرنے والے مریضوں نے دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ اس دوران سماجی کارکن عدنان مسرور نے کہا کہ معاشرے کی خدمت ہی سب سے بڑی نیکی ہے، اور ایسے اقدامات سماج میں انسانیت، بھائی چارے اور سماجی ذمے داری کے جذبے کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عدنان انور نے کہا کہ شہر امروہہ کی عوام کی خدمت کے لیے وہ ہمیشہ اور ہر وقت تیار ہے۔ اس دوران منتظمین کی جانب سے ماہر ہڈی روز ڈاکٹر عدنان کو اعزاز سے بھی سرفراز کیا گیا۔

مولانا سعید الرحمان اعظمی رحسنِ اخلاق، نتظامی صلاحیتوں میں بے مثال تھے

مدرسہ معین الاسلام دریاباد میں منعقدہ تعزیتی جلسہ سے مقررین کا خطاب

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): بین الاقوامی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمان اعظمی ندوی کے سانحہ ارتحال پر مدرسہ معین الاسلام دریاباد کے ماجدی ہال میں ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر مدرسہ کے مہتمم قاری شکیل احمد فرقانی نے اپنے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کا انتقال ہم سب کے لیے اور خاص طور پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لیے ایک بڑا حادثہ ہے اور ملت کا ایک عظیم خسارہ ہے جسکا پر ہونا ناممکن ہے۔

مدرسہ کے نائب مہتمم مولانا شکیل احمد ندوی نے کہا کہ مولانا علم و عمل، فضل و کمال کے جامع تھے انکی شخصیت میں علمی وقار، روحانی کیفیت، محنت و جفا کشی، اوقات کی پابندی اور ندوۃ العلماء سے غیر معمولی وابستگی نمایاں تھی۔ مدرسہ کے سینئر استاذ مولانا محفوظ الرحمن ندوی نے کہا کہ مولانا بڑے اوصاف و کمالات کے حامل تھے، حسنِ اخلاق، انتظامی صلاحیت میں اپنی مثال آپ تھے انھوں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں درس و تدریس، تصنیف و تالیف کے ساتھ امامت و خطابت کی ذمہ داری پوری زندگی بحسنِ خوبی نبھائی۔ مولانا محمد فیضان ندوی امام عیدگاہ دریاباد نے کہا کہ مولانا اپنے ساتھ ایک عہد لے کر چلے گئے مولانا کے چھوڑے ہوئے علمی کام ہمیشہ زندہ و جاوید رہیں گے اور تشنگانِ علوم نبوت کو فائدہ پہچاتے رہیں گے۔ محمود احمد جنرل سکریٹری مولانا عبدالماجد ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے کہا کہ مولانا نے پوری زندگی علمِ دین کے لیے وقف کردی۔ مولانا ایک ماہر معلم، باکمال صحافی، جید عالم دین اور عمدہ خطیب تھے انکا انتقال علمی دنیا کا ایک عظیم خسارہ ہے۔ آخیر میں مولانا کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ جلسہ میں مولانا سعید ندوی، حکیم محمد رضوان، حافظ محمد عالم، ماسٹر شہنواز، محمد سفیان ندوی، حافظ حارث، محمد سرتاج ندوی سمیت قصبہ کے معززین و مدرسہ کے اساتذہ و طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی۔

اتر پردیش گرام روزگار سیوک سنگھ کی میٹنگ میں روزگار سیوکوں کو درپیش مسائل پر غور و خوض کیا گیا

دیوبند، 11/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) بلاک ڈیولپمنٹ آفس دیوبند کے آڈیٹوریم میں منعقدہ اتر پردیش گرام روزگار سیوک سنگھ کی میٹنگ میں تنظیم کے ضلع صدر گھنشیام سنگھ رانا نے کہا کہ گرام روزگار سیوک سنگھ اپنے اراکین کے حقوق اور مفادات کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تنظیم کی مضبوطی اس کے اتحاد میں مضمر ہے۔ ریاستی سکریٹری جتیندر چودھری نے کہا کہ کسی بھی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے اس کے اراکین کا فعال تعاون ضروری ہے۔ سنگھ مناسب فورم پر روزگار سیوکوں کی آواز کو بلند کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ سڈھولی قدیم بلاک کے صدر چودھری یوگیش نے کہا کہ تنظیم کو بلاک سطح پر مضبوط کرنے کے لیے تمام روزگار سیوکوں کو ساتھ لانے کی کوشش کی جائے گی۔ خواتین محاذ کی ضلع صدر سنگیتا اور دیگر عہدیداروں نے بھی تنظیم کے اندر اتحاد اور فعالیت کی ضرورت پر زور دیا۔ دیوبند بلاک کے چیف نمائندہ وجے تیاگی نے بھی میٹنگ میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس دوران تنظیم کے ضلع نائب صدر ستیش کمار، رویندر رانا، گورو رانا، رئیس عالم، فیروز احمد، رشپال، سنجیو رانا، افضل، ارشد، درشن لال، اور دیگر موجود تھے۔

رام پور میں تاجر کے قتل سے خوف و ہراس پھیلا، بدمعاشوں نے دکان میں گھس کر 4 گولیاں ماریں، موقع پر ہوئی موت

رام پور: 11 اکتوبر (پی این ایس) رام پور ضلع میں ہفتہ کی شام اپنی دکان پر بیٹھے ایک تاجر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ دودھ خانم تھانہ علاقے کے تحت کماریا کالا گاؤں میں، ایک کار میں دو مجرموں نے واشنگ ہب کی دکان میں گھس کر 30 سالہ نوجوت سنگھ پر چار گولیاں چلائیں۔ نوجوت سنگھ کو تشویشناک حالت میں اسپتال لے جانے کے بعد ڈاکٹروں نے مردہ قرار دے دیا۔ ملزمان واردات کے بعد فرار ہو گئے۔ پولیس قتل کے پیچھے محرکات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ واقعہ (رام پور قتل) شام 5 بجے کے قریب پیش آیا۔ ہفتہ کی شام کو نوجوت سنگھ اپنی دکان پر بیٹھے تھے کہ دو حملہ آور ایک کار میں آئے اور ان پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور اہل خانہ زخمی تاجر کو اسپتال لے گئے جہاں وہ دم توڑ گیا۔ پولیس نے فرار ہونے والے حملہ آوروں کا تعاقب کیا تاہم وہ گرفتار نہ ہو سکے۔ نوجوت سنگھ تہ کلا گاؤں کا رہنے والا تھا اور کماریا کلا میں واشنگ مشین چلاتا تھا۔ وہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کے والد ایک کسان ہیں، جبکہ اس کی بہن کینیڈا میں کام کرتی ہے۔ قتل سے اہل خانہ سوگ میں ڈوب گئے۔ تفتیش کے دوران پولیس کو معلوم ہوا کہ نوجوت نے تقریباً ایک سال قبل 40 سالہ خاتون سے محبت کی شادی کی تھی۔ خاتون کے پہلے شوہر کی تقریباً تین سال قبل موت ہوگئی تھی اور اس کے دو بیٹے نیوزی لینڈ میں کام کرتے ہیں۔ پولیس اس معلومات سمیت تمام ممکنہ پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ تاہم ابھی تک قتل کے محرک کے طور پر شادی یا محبت کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ قتل (رام پور قتل) کا مقصد ابھی تک واضح نہیں ہے، اور پولیس مفرور حملہ آوروں کی تلاش کر رہی ہے۔

لاپتہ معمر شخص کی لاش لال والا گاؤں کے تالاب میں پڑی ہوئی ملی

دیوبند، 11/اکتوبر (ڈاکٹر فیروز خان) چھ روز سے لاپتہ معمر شخص کی لاش لال والا گاؤں کے تالاب میں پڑی ہوئی ملنے سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ متوفی کے اہل خانہ نے قتل کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے پولیس سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے ضلع ہسپتال بھیج کر تفتیش شروع کر دی ہے۔ واضح ہو کہ دیوبند کی ششی نگر کالونی کا رہنے والا 60 سالہ ہنس راج گزشتہ 5 اکتوبر کو یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ وہ مچھلی پکڑنے جا رہا ہے۔ تاہم شام تک وہ واپس نہیں آیا تھا۔ شام دیر گئے پریشان کنبہ کے افراد نے پولیس کو اطلاع دی اور اس کی تلاش کی لیکن اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ چھ دن بعد شام کے وقت لال والا گاؤں کے تالاب میں ایک شخص کی لاش پڑی ہونے کی اطلاع ملی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاش کو نکال لیا، جس کی شناخت ہنس راج کے طور پر ہوئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی اہل خانہ بھی روتے ہوئے جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ اس کے بعد پولیس نے لاش کو قبضہ میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے مورچری بھیج دیا۔ متوفی کے بیٹے سدھیر کا الزام ہے کہ ہنس راج کا قتل کر کے اس کی لاش کو پانی میں پھینک دیا گیا ہے۔ متوفی کی لاش پانی سے برہنہ حالت میں برآمد ہوئی جبکہ اس کے کپڑے قریب ہی جھاڑیوں میں پڑے پائے گئے۔ اس دوران پولیس سرکل افسر (سی او) امیت کمار نے بتایا کہ متوفی کی گمشدگی کی رپورٹ 5 ستمبر کو درج کی گئی تھی۔ پانی میں پڑی ہونے کی وجہ سے لاش کی حالت کافی خراب ہو گئی ہے، لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

بلند شہر میں مشن شکتی 6.0 کا آغاز، خواتین کی حفاظت پر زور

خواتین سے متعلق شکایات پر فوری اور غیر جانبدارانہ کارروائی کی جائے: ایس ایس پی

بلند شہر 11 اکتوبر۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے ریزرو پولیس لائن میں ہری جھنڈی دکھا کر مشن شکتی 0.6 مہم کا آغاز کیا۔ اس موقع پر خواتین کی حفاظت، عزت، خود انحصاری اور بااختیار بنانے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ ایس ایس پی نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ خواتین سے متعلق شکایات پر فوری اور غیر جانبدارانہ کارروائی کی جائے۔ مہم کے تحت دیہات، قصبات، بازاروں اور تعلیمی اداروں میں بیداری پروگرام منعقد کر کے خواتین اور طالبات کو ان کے قانونی حقوق اور ہیلپ لائن نمبروں 1090، 112، 1076 اور سائبر ہیلپ لائن 1930 کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ اس موقع پر ایس پی دیہات انترکش جین، اے ایس پی سٹی ابھیشیک پرتاپ سنگھ، اے ایس پی کرائم نریش کمار، سی او سٹی انل کمار شاہی، سی او سکندر آباد پرکھر پانڈے سمیت دیگر پولیس افسران اور اہلکار موجود رہے۔

خواتین کا احترام، تحفظ اور خود انحصاری اولین ترجیح

وزیر اعلیٰ ضلع بلرام پور میں 'تعلیم کی پرواز' پہل کے تحت اسٹڈی ٹیبل اور شکریہ خط تقسیم پروگرام میں شرکت کی

لکھنؤ: 11 اکتوبر۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ خواتین کی طاقت کا احترام اور اعزاز ہندوستان کی لازوال روایت میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔"یاترا ناریستو پوجیانتے رمانت تتر دیوتاہ'ہندوستانی ثقافت کا لازوال نعرہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ جہاں خواتین کی پوجا اور احترام کیا جاتا ہے، وہاں دیوتا بستے ہیں۔اس کے برعکس جہاں خواتین کی توہین اور بے عزتی کی جائے وہ نرک بن جاتی ہے۔ جو معاشرہ خواتین کی طاقت کا احترام اور جشن نہیں منا سکتا وہ کبھی ترقی کی بلندیوں پر نہیں پہنچ سکتا۔خواتین کی حفاظت، احترام اور خود انحصاری رام راجیہ کے وژن کو پورا کرتی ہے۔اسی مقصد کے ساتھ اتر پردیش میں مشن شکتی مہم چلائی جا رہی ہے۔وزیر اعلیٰ آج شاردیہ نوراتری کے پہلے دن ضلع بلرام پور کے دیوی پاٹن مندر کے احاطے میں 'شکشا کی اڑان' پہل کے تحت اسٹڈی ٹیبل اور شکریہ نامہ تقسیم پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کرشی میلے کا افتتاح کیا اور کسانوں کو فائدہ پہنچانے والوں میں زرعی آلات تقسیم کئے۔ انہوں نے لڑکیوں کو چونری پیش کی اور انہیں اسٹڈی ٹیبل، چاکلیٹ اور پرساد تحفے میں دیے۔ انہوں نے طلباء میں مبارک خطوط اور اسٹیشنری کٹس تقسیم کیں اور قومی مقابلوں میں حصہ لینے والی نمایاں لڑکیوں میں ٹریک سوٹ کٹس تقسیم کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی۔اس سے پہلے وزیر اعلیٰ نے دیوی پاٹن مندر میں بھی جا کر پوجا کی۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج دیوی بھگوتی کی پہلی شکل ماں شیل پوتری کی پوجا کا دن ہے۔ یہ ایک حیرت انگیز اتفاق ہے کہ آج بچیوں کا عالمی دن منایا جا رہا ہے۔سال میں دو بار، بہار اور خزاں کی نوراتریوں کے ذریعے، سماج ماں بھگوتی، کائنات کی ماں کی پوجا کر کے مادر طاقت کے لیے اپنی عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2014 میں وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں "بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ" مہم شروع کی گئی تھی۔ اس کا بنیادی پیغام بیٹیوں کی حفاظت کرنا، بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان امتیاز سے گریز کرنا اور انہیں بہتر تعلیمی مواقع فراہم کرنا ہے۔خواتین کے احترام، حقوق اور خود انحصاری کو فروغ دینے کے لیے ملک میں متعدد پروگرام شروع کیے گئے ہیں۔"ناری شکتی وندن ایکٹ" کے ذریعے پارلیمنٹ اور قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کے لیے ایک تہائی ریزرویشن کو یقینی بنانے کی جانب ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے بیٹی کی پیدائش سے لے کر اس کی تعلیم اور شادی تک مدد فراہم کرنے کا انتظام کیا ہے۔"چیف منسٹر کنیا سمنگلا یوجنا" کے تحت، بیٹی کی تعلیم کے مختلف مراحل، پیدائش سے لے کر رجسٹریشن، ویکسینیشن، پہلی جماعت، چھٹی جماعت، نویں جماعت اور اس سے آگے تک 25000 کی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔اسکیم کے تحت ان بیٹیوں کو بھی مدد فراہم کی جاتی ہے جو ہائی اسکول کے بعد ڈپلومہ یا دیگر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خواہشمند ہیں۔اس طرح حکومت بیٹیوں کی پیدائش سے لے کر تعلیم تک کے سفر میں مدد کرتی ہے۔وزیر اعلیٰ کی اجتماعی شادی اسکیم کے تحت غریب خاندانوں کی بیٹیوں کی شادی کی عمر کو پہنچنے کے بعد ان کی شادی کے لیے 1 لاکھ روپے کی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت اب تک 500000 سے زیادہ شادیاں کی جا چکی ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت خواتین کو معاشی اور سماجی طور پر بااختیار بنانے کے لیے کئی سکیمیں چلا رہی ہے۔دیہی علاقوں میں آباد زمین پر مالکانہ حقوق فراہم کرنے کے لیے گڑھونی کا نظام نافذ کیا گیا ہے۔قبل ازیں آباد زمینوں پر ملکیت کا واضح ریکارڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس پر طاقتور لوگ قابض ہو جاتے تھے اور غریب اور کمزور خاندانوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔اب گڑھونی کے ذریعے جس زمین پر ان کا گھر ہے اس پر خاندان کے مالکانہ حقوق کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔خاندانوں کی خواتین ارکان کے نام پر ایک کروڑ سے زیادہ گڑھونیاں بھی دستیاب کرائی گئی ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بے سہارا خواتین کی پنشن، بڑھاپا پنشن اور معذوری پنشن کے ذریعے ریاست میں 11 ملین سے زیادہ مستفید ہونے والوں کو ماہانہ 1000 روپے کی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وزیر اعظم یا وزیر اعلیٰ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت ہاؤسنگ فنڈز خاندان کی خاتون رکن کے نام پر فراہم کیے جائیں، تاکہ وہ گھر کی مالک بن سکے۔اجولا یوجنا کے تحت خواتین کے نام پر کھانا پکانے کے گیس کے کنکشن بھی فراہم کیے جا رہے ہیں۔اسی طرح 30 ملین سے زائد خاندانوں میں بیت الخلاء کی تعمیر نہ صرف صفائی مہم ہے بلکہ خواتین کی عزت و آبرو کے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستانی تاریخ میں کبھی ایسا دور نہیں آیا جس میں خواتین کی طاقت نے اپنی قابلیت، بہادری اور شراکت کے ذریعے معاشرے کو نئی سمت نہ دی ہو۔ہمارے پاس رامائن کے دور سے ماں کوشلیا، ماں جانکی، اور ماں شبری کی مثالیں موجود ہیں۔بھگوان شری رام نے ماں اہالیہ کی عزت افزائی کر کے ان کے وقار کو بحال کرنے کا پیغام دیا۔مہابھارت کے دور میں، بھگوان کرشن کی پیدائش ماں دیوکی کے بطن سے ہوئی تھی، لیکن ان کی پرورش یشودا مایا نے کی تھی۔آج بھی سناتن دھرم کا ہر پیروکار یشودا مایا کو عقیدت اور احترام کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ دروپدی کو ہندوستانی معاشرے میں ایک مثالی عورت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔متری اور گارگی کے نام خاص طور پر پڑھے لکھے خواتین کے بارے میں بات کرتے ہوئے آتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستانی خواتین نے غیر ملکی حملہ آوروں کے دور میں بھی اپنی طاقت اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔لوک ماتا اہلیہ بائی ہولکر نے لازوال روایت اور ثقافتی ورثے کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے غیر ملکی حملہ آوروں کے ہاتھوں تباہ شدہ مندروں کی بحالی، مذہبی مقامات کی ترقی، گھاٹوں کی تعمیر، اور عقیدت مندوں کے لیے سہولیات فراہم کرنے کے لیے بے شمار کام کیے ہیں۔کاشی وشوناتھ، سومناتھ اور کیدارناتھ سمیت کئی مذہبی مقامات کے احیاء میں ان کا تعاون یادگار ہے۔لوک ماتا اہلیا بائی ہولکر ہندوستانی ثقافت، اچھی حکمرانی اور عوامی خدمت کی علامت ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رانی لکشمی بائی، ویرانگنا اونتی بائی لودھی، ویرانگنا اودا دیوی پاسی، اور ویرانگنا جھلکاری بائی جیسی عظیم خواتین نے اپنی ہمت اور قربانی سے ہندوستانی سماج کو ایک نئی سمت دی۔ 1857 کی پہلی جنگ آزادی میں رانی لکشمی بائی نے انگریزوں کے خلاف ناقابل تسخیر حوصلے کے ساتھ جنگ لڑی۔ان بہادر خواتین کی زندگیاں آج بھی ملک کی بیٹیوں کے لیے جرات، عزت نفس اور قومی خدمت کی ترغیب دیتی ہیں۔آزاد ہندوستان میں بھی خواتین نے اپنی محنت اور ہنر کے ذریعے معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہندوستان کی جمہوری روایت بھی خواتین کے احترام کا ثبوت ہے۔ آئین بنانے والوں نے اس کی تخلیق کے وقت خواتین کو مردوں کے مساوی ووٹنگ کا حق دیا تھا، جب کہ دنیا بھر کی بہت سی جدید جمہوریتوں میں خواتین کو یہ حق بہت بعد میں ملا۔یہ ہندوستان کی اقدار اور ترقی پسند سماجی شعور کی عکاسی کرتا ہے۔ ہمارے تہوار اور تقریبات نسل در نسل ان اقدار کو منتقل کرنے کا ذریعہ ہیں۔اگر ہم دیوی ماں سے سچی عقیدت رکھتے ہیں، تو یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ہر عورت کا احترام کریں، اس کی حفاظت کے لیے پرعزم رہیں، اور خود انحصاری کی طرف اس کی ترقی کی حمایت کریں۔

تہواروں پر صفائی، روشنی اور بجلی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت

اے کے شرما نے افسران کو تیاریوں میں تیزی لانے کا حکم دیا

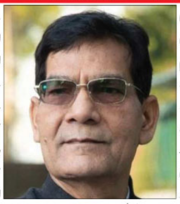

لکھنؤ: 11 ؍اکتوبر۔آنے والے دہرہ اور دیوالی سمیت دیگر تہواروں کے دوران ریاست کے باشندوں کو صاف ستھری، محفوظ اور بہتر شہری سہولیات فراہم کرنے نیز بلا تعطل بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے مقصد سے نگر ترقی اور توانائی کے وزیر جناب اے۔ کے۔شرما نے کل دیر رات ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے نگر ترقی اور توانائی محکمے کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ میٹنگ میں انہوں نے ریاست کے تمام شہری بلدیاتی اداروں کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ تہواروں کے پیش نظر تمام ضروری تیاریاں وقت پر مکمل کریں اور انتظامات پر مسلسل نظر رکھیں۔محکمہ شہری ترقیات کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر جناب اے۔ کے۔شرما نے شہری علاقوں میں بڑے پیمانے پر صفائی ستھرائی، سڑکوں کو گڑھوں سے پاک کرنے، نکاسی آب، کچرے کے نپٹارے، فوگنگ، اینٹی لاروا کا اسپرے اور روشنی کے انتظامات کو ترجیح دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ دہرہ اور دیوالی روشنی، خوشی اور مسرت کے تہوار ہیں۔اس لیے تمام شہری اداروں میں صفائی اور روشنی کے پختہ انتظامات کو یقینی بنایا جائے تاکہ شہریوں کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔وزیر جناب شرما نے بالخصوص مندروں، پوجا پنڈالوں اور مورتی وسرجن کے راستوں پر گڑھوں کی مرمت کی مہم چلانے اور بڑے پیمانے پر صفائی کرانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے تمام میونسپل کمشنروں سے ان کے علاقوں میں تہواروں کی تیاریوں کی تفصیلی جانکاری حاصل کی اور ضروری احکامات صادر کیے۔ انہوں نے کہا کہ تہواروں کے دوران عقیدت مندوں اور عام شہریوں کی آمد و رفت آسان اور محفوظ ہونی چاہیے۔اس کے لیے سڑکوں کی مرمت، کوڑے کچرے کا باقاعدہ اٹھاؤ، پانی جمع ہونے کے مسئلے کا حل اور مناسب اسٹریٹ لائٹس کا انتظام وقت پر یقینی بنایا جائے۔لکھنؤ کے فیض اللہ گنج کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر جناب شرما نے نگر نگم کے افسران کو نکاسی آب کے کاموں کو جنگی پیمانے پر مکمل کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں پانی کی نکاسی کے بعد بڑے پیمانے پر فوگنگ کروائی جائے اور اینٹی لاروا کا اسپرے یقینی بنایا جائے تاکہ مچھروں سے پھیلنے والی بیماریوں کے امکانات کو کم کیا جا سکے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ متاثرہ علاقوں میں صفائی اور عوامی سہولیات سے متعلق کاموں میں کسی بھی قسم کی کوتاہی یا سستی نہ برتی جائے۔محکمہ توانائی کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر جناب اے۔کے۔شرما نے آنے والے تہواروں میں بجلی کے حادثات کی روک تھام اور بلا تعطل بجلی کی فراہمی پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ تمام ضروری حفاظتی اقدامات وقت پر پورے کر لیے جائیں۔پوجا پنڈالوں کا معائنہ کر کے بجلی کی حفاظت سے متعلق انتظامات کی جانچ کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کہیں بھی کسی بھی حادثے کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔انہوں نے جلوسوں اور شوبھا یاتراؤں کے طے شدہ راستوں کا سروے کرانے اور وہاں سے گزرنے والی بجلی کی تاروں کی حالت کا جائزہ لینے کی ہدایت دی۔انہوں نے کہا کہ جلوس کے راستوں پر بجلی کے تار ڈھیلے یا نیچے لٹکے ہوئے نہیں ہونے چاہئیں۔ جہاں کہیں بھی ایسی صورتحال نظر آئے، اسے فوری طور پر درست کیا جائے۔

مغربی یوپی میں موسلا دھار بارش، تیز آندھی سے درخت اکھڑے

میرٹھ، مظفر نگر، شاملی اور سہارنپور میں موسم سرد

لکھنؤ: 11 اکتوبر (پی این ایس) مغربی اتر پردیش میں موسم نے اچانک کروٹ لی ہے۔ دوپہر کے وقت میرٹھ، مظفر نگر اور شاملی اضلاع کو گھنے بادلوں نے ڈھانپ لیا، جس سے دن کے وقت علاقے میں اندھیرا چھا گیا۔ میرٹھ میں تیز ہواؤں کے ساتھ موسلا دھار بارش سے گرمی سے راحت ملی۔ مظفر نگر اور شاملی میں موسلا دھار بارش سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ بجنور اور سہارنپور میں بھی بارش ہوئی، تیز آندھی کے ساتھ کئی مقامات پر درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ مظفر نگر ضلع میں اتوار کی دوپہر تقریباً ڈھائی بجے موسم میں بڑی تبدیلی دیکھی گئی۔ گہرے بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا جس سے دن کے وقت علاقے میں اندھیرا چھا گیا۔ تیز ہواؤں کے ساتھ بارش سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اس اچانک تبدیلی نے مقامی لوگوں کو حیران کر دیا۔ دوپہر کے گھنے بادلوں نے روشنی کو مدھم کر دیا، اور تیز ہواؤں کے ساتھ بارش نے موسم کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا۔ اس تبدیلی سے درجہ حرارت میں کمی کا بھی خدشہ ہے۔ شاملی ضلع میں اتوار کی دوپہر ڈھائی بجے کے قریب اچانک آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے۔ تیز ہواؤں کے ساتھ بارش شروع ہوئی اور تھانہ بھون کے علاقے میں بارش کے ساتھ ژالہ باری بھی ہوئی۔ اس بارش کی وجہ سے ضلع میں درجہ حرارت ایک ڈگری سیلسیس گر گیا۔ شاملی میں اب بھی سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ سہارنپور ضلع میں دوپہر سے تیز بارش شروع ہو گئی۔ موسلا دھار بارش کے باعث درجہ حرارت گر گیا جس سے موسم مزید سرد ہو گیا۔ گھنے بادلوں نے دن کو رات سے زیادہ سیاہ کر دیا تھا۔ بارش سے لوگوں کے روزمرہ کے کام متاثر ہوئے اور کئی علاقوں میں بجلی کی بندش بھی شروع ہو گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ سے گر کر 27 ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ کم سے کم درجہ حرارت 20 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ درجہ حرارت میں کمی سے موسم خوشگوار اور ٹھنڈا ہو گیا۔ دوپہر کے وقت اچانک ہونے والی تیز بارش سے بازاروں اور سڑکوں پر لوگوں کی آمد و رفت میں خلل پڑا۔ بارش کے دوران بجلی بند ہونے سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

بھاگیداری بھون کی کوچنگ سے یوپی پی ایس سی میں 74 امیدوار کامیاب

اسیم ارون نے کامیاب امیدواروں سے مینٹرشپ فراہم کرنے کی اپیل کی

لکھنؤ: 11 ؍اکتوبر۔گومتی نگر واقع بھاگیداری بھون) میں اتوار کو پہلی ایلیومنائی میٹ کا شاندار اور پروقار انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر وزیر سماجی بہبود وزیر جناب اسیم ارون جی نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ پروگرام میں مختلف انتظامی اور ریاستی خدمات میں منتخب سابق طلباء (ایلیومنائی) اور موجودہ امیدواروں نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔قابل ذکر ہے کہ اس سال اتر پردیش پبلک سروس کمیشن (یو پی پی ایس سی) میں سماجی بہبود کے محکمے کے ذریعے چلائی جانے والی کوچنگوں سے 74 امیدواروں کا انتخاب ہوا ہے۔مہمان خصوصی وزیر جناب اسیم ارون جی نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھاگیداری بھون سے کامیابی حاصل کرنا محنت اور پختہ عزم کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حقیقی کامیابی وہی ہے جو سماج کے آخری فرد کی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکے۔وزیر جی نے تمام کامیاب ایلیومنائی سے اپیل کی کہ وہ جس ادارے اور سماج سے آگے بڑھے ہیں، اس کے تئیں اپنی اخلاقی ذمہ داری نبھائیں۔ انہوں نے منتخب افسران کو ہدایت دی کہ وہ موجودہ طلباء کے لیے باقاعدہ آن لائن ؍آف لائن مینٹرشپ سیشنز، ماک انٹرویو اور مطالعہ کے مواد (اسٹڈی میٹریل) کی رہنمائی جیسے انتظامات کو یقینی بنائیں۔دور دراز کے ذہین طلباء کو جوڑنے کے لیے آن لائن کلاسز، ویڈیو ریکارڈنگ اور ڈیجیٹل وسائل کا ایک مسلسل 'چین ری ایکشن' نظام تیار کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔عوامی خدمات اور انتظامی عہدوں پر فائز افسران کو مشورہ دیا گیا کہ وہ محروم، دیہی اور ضرورت مند طبقوں کے مسائل کو حساسیت سے سمجھیں اور غیر جانبداری، شفافیت اور ایمانداری کو اپنے کام کا بنیادی اصول بنائیں۔ ہر منتخب طالب علم کم از کم کچھ ضرورت مند امیدواروں کو مسلسل مینٹرشپ فراہم کرے گا۔

فیض اللہ گنج کے سیلاب متاثرین کی راحت رسانی کے لئے علماء و مختلف ادارے کمربستہ

مولانا کلب جواد کی قیادت میں علما کا سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ

فیض اللہ گنج، ماما کالونی اور داؤد نگر میں راحتی اشیا تقسیم

لکھنؤ (پریس ریلیز) ریاستی دارالحکومت کے فیض اللہ گنج و آس پاس کے علاقوں میں دریائے گومتی کی سطح آب میں اضافے کی وجہ سے شدید سیلاب اور طغیانی کی صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔فیض اللہ گنج اور اس سے ملحقہ کئی کالونیوں کے گھروں اور گلیوں میں پانی بھر گیا ہے، جس سے عام زندگی شدید متاثر ہوئی ہے۔اسی کے پیش نظر فیض اللہ گنج علاقے میں سیلابی صورتحال کا علما وان کی ٹیم نے معائنہ کر کے جائزہ لیا۔اس سلسلہ میں آج 11 ؍اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہرین مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے شاہی آصفی مسجد کے امام اور مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی کی قیادت میں علما کے ایک وفد نے سیلاب متاثر فیض اللہ گنج، ماما کالونی اور داؤد نگر علاقے کا کشتی پر بیٹھ کر معائنہ کر کے جائزہ لیا اور سیلاب متاثرین کیلئے راحتی اشیا تقسیم کیں۔وفد میں مولانا سید کلب جواد نقوی، عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی، مولانا نذر عباس، مولانا شاہد حسینی، شاذ رضوی، ایس ایم امن، کمیل حیدر، احسن مرزا، علی میاں وغیرہ کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ موجود تھا۔اس موقع پر مولانا سید رضا حسین رضوی نے کہا کہ قدرتی آفات اور مشکل حالات میں متاثرین کی امداد کرنا ایک اہم انسانی اور دینی فریضہ ہے۔مولانا رضا حسین نے مزید کہا کہ حکومت اور سیاسی حلقوں کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ بھی اپنا کردار ادا کریں۔انہوں نے باایمان اور غیرت مند مومنین سے اپیل کی کہ سیلاب متاثرین کی مدد کر کے خدمت خلق کی ایک نئی تاریخ رقم کریں اور سیلاب زدہ گان کی خدمت کو ترجیح دیں اور اپنے تمام اخراجات متاثرین پر خرچ کریں۔

فیض اللہ گنج کے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے ٹیم لکھنؤ سرگرم

راشن، ادویات کی تقسیم اور کمیونٹی کچن شروع کرنے کا فیصلہ

لکھنؤ" کے سرپرست مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی اپیل پر ٹیم فعال ہو گئی ہے۔فیض اللہ گنج میں متاثرہ خاندانوں تک راحت پہنچانے کے مقصد سے صدر مرتضیٰ علی کی قیادت میں وکاس نگر واقع سینئر سماجی کارکن شہزاد کلیم کی رہائش گاہ پر ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔اس کے ساتھ ہی ٹیم کے اراکین نے آج سیلاب زدہ علاقے کا دورہ کر کے حالات کا جائزہ لیا اور متاثرین کی ضروریات کو سمجھنے کی کوشش کی۔میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ سیلاب متاثرین کے لیے راشن، ادویات اور دیگر ضروری سامان جمع کر کے تقسیم کیا جائے گا۔اس کے علاوہ ضرورت مندوں کو باقاعدگی سے کھانا فراہم کرنے کے لیے سماجی کارکن امیر خالد صاحب کے فیض اللہ گنج واقع مدرسے میں کمیونٹی کچن شروع کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، تاکہ حالات معمول پر آنے تک متاثرہ خاندانوں کی مدد کی جا سکے۔ٹیم لکھنؤ کے صدر مرتضیٰ علی نے کہا، "لکھنؤ ہمارا اپنا شہر ہے اور یہاں کے لوگ ہمارا خاندان ہیں۔فیض اللہ گنج میں سیلاب اور جمع آب سے پریشان لوگوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ کوئی بھی ضرورت مند خاندان خوراک، دوا اور ضروری سامان کی کمی کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ٹیم کے اراکین خود متاثرہ علاقوں میں پہنچ کر ضروریات کا جائزہ لیں گے اور اپنی استطاعت کے مطابق ہر ممکن تعاون فراہم کریں گے۔میں شہر کے باشندوں اور سماجی تنظیموں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں آگے آ کر متاثرین کی مدد کریں۔"ٹیم کے اراکین نے دورے کے دوران متاثرین کے مسائل کو سمجھنے اور ضرورت کے مطابق امدادی سامان فراہم کرنے پر زور دیا۔قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے پنجاب اور گرد و نواح کے علاقوں میں آئے ہولناک سیلاب کے دوران بھی 'ٹیم لکھنؤ' نے متاثرہ خاندانوں تک امدادی سامان پہنچایا تھا۔اب اپنے ہی شہر کے فیض اللہ گنج علاقے میں سیلاب کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ٹیم نے ایک بار پھر مدد کا بیڑا اٹھایا ہے۔میٹنگ میں صدر مرتضیٰ علی، خازن زبیر احمد، جنرل سکریٹری وامق خان، میڈیا انچارج عبدالوحید، خازن قدرت اللہ خان، بانی رکن شہزاد کلیم، سینئر رکن جسبیر گاندھی، سرگرم رکن بدرالحسن، محمد کیف اور محمد ادریس سمیت ٹیم کے دیگر فعال اراکین موجود رہے۔سبھی نے متحد ہو کر سیلاب متاثرین کی خدمت کرنے اور ضرورت مند خاندانوں تک راحت پہنچانے کا عزم کیا۔

بی جے پی ایم ایل اے سوشانت سنگھ پر تین نوجوانوں کی پٹائی کا الزام

ایک نوجوان کی حالت تشویشناک، پولیس نے تحقیقات شروع کیں

مرادآباد: 11 اکتوبر (پی این ایس) مرادآباد میں بی جے پی کے ایک ایم ایل اے پر سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔اس پر تین نوجوانوں کو بے دردی سے پیٹنے کا الزام ہے۔ مار پیٹ کی وجہ سے ایک نوجوان کی حالت تشویشناک ہے۔ بدھاپور کے ایم ایل اے سوشانت سنگھ پر تین نوجوانوں کو اپنے گھر میں باندھ کر مارنے کا الزام ہے۔ جمعرات کی شام کو اہل خانہ نے تھانے میں ہنگامہ کیا۔ جمعہ کی صبح شکایت درج کروائی گئی، لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ سابق ایم پی سرویش سنگھ کے بیٹے اور بدھاپور سے بی جے پی ایم ایل اے سوشانت سنگھ پر اپنے رتو پورہ گھر میں تین نوجوانوں کو باندھنے اور بے دردی سے پیٹنے کا الزام ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایم ایل اے کے گھر سے سونے کا کڑا چوری ہو گیا ہے۔ گھر کے اسٹاف نے اسے تلاش کرنا شروع کر دیا اور کارکنوں سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ اتل کشیپ اور لاویش کشیپ کو بے دردی سے مارا پیٹا گیا۔ اس دوران راموکشیپ کو بھی ایم ایل اے کے لوگوں نے اٹھا کر مارا پیٹا۔ مسلسل مار پیٹ کی وجہ سے رامو کشیپ کی حالت بگڑ گئی اور اسے کاشی پور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ دیگر دو مقامی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اہل خانہ کی جانب سے تحریری شکایت کے باوجود کوئی رپورٹ درج نہیں کی گئی۔ دلاری شہر کے شانتی کنج کی رہنے والی اوم وتی نے ٹھاکردوارہ پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی، جس میں کہا گیا کہ بدھ (7 اکتوبر) کو اس کے بیٹے رامو کشیپ کو بڈھاپور کے ایم ایل اے سوشانت سنگھ کے اسسٹنٹ ارجن کمار نے گھر سے بلایا اور رتو پورہ میں ایم ایل اے کی رہائش گاہ (محل) لے گئے۔ دلاری کے رہنے والے لاویش اور اتل، جو پہلے سے وہاں موجود تھے، کو رسی سے باندھ کر الٹا لٹکا دیا، اور ایم ایل اے اور اس کے معاونین، ببلو، ادے پال، دیویندر، ارجن، اجے اور کچھ دوسرے لوگوں نے انہیں بری طرح پیٹا۔ جس سے ان کے جسم زخمی ہو گئے۔ ملزم نے پھر کرنٹ کا جھٹکا دیا۔ خاتون کا الزام ہے کہ اس کا علم ہونے پر وہ، اس کے شوہر اور خاندان کے دیگر افراد جمعرات (8 اکتوبر) کو ایم ایل اے کی رہائش گاہ پر گئے، لیکن ملزم نے دھمکی دی کہ اگر اس نے کسی سے شکایت کی تو وہ اسے اور اس کے بچوں کو جان سے مار دے گا۔ شدید مار پیٹ اور بجلی کے جھٹکے سے رامو کی حالت بگڑ گئی۔ اس کی حالت بگڑنے پر اسے شروع میں رتو پورہ کے ایک اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا لیکن حالت بگڑنے پر اسے کاشی پور کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں منتقل کیا گیا۔ خاتون کی یہ بھی شکایت ہے کہ ٹھاکردوارہ پولیس اسٹیشن میں دو دن قبل شکایت درج کرانے کے باوجود کوئی رپورٹ درج نہیں کی گئی۔ بڈھاپور کے ایم ایل اے سوشانت سنگھ سے ان کے موبائل فون پر دو بار رابطہ کیا گیا تاکہ راموکی والدہ اوم وتی کی طرف سے لگائے گئے الزامات کے بارے میں ان کا موقف سنیں۔ دونوں بار، کال کرنے والے نے بتایا کہ ایم ایل اے دوسری گاڑی میں ہے اور گاڑی کے رکنے پر ان کے ساتھ بات چیت کا بندوبست کرے گا۔ اس کے بعد ایم ایل اے نے تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کنور آکاش سنگھ، ایس پی رورل کا کہنا ہے کہ معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ راموکو ایم ایل اے کی رہائش گاہ لے گئے، جہاں مبینہ طور پر اس کی پٹائی کی گئی۔ سی او ٹھاکردوارہ پورے معاملے کی جانچ کر رہے ہیں۔ تحقیقات سے جو بھی حقائق سامنے آئیں گے اس کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

مشن شکتی کے تحت 67,951 طلبہ کو تحفظ اور حقوق کی آگاہی

اسکولوں میں ریلی، پوسٹر اور ڈراموں کے ذریعے بیداری مہم

لکھنؤ: 11 ؍اکتوبر۔مشن شکتی مہم کے چھٹے مرحلے کے تحت اتوار کو اتر پردیش کے کونسل (پریشدیہ (اسکولوں اور کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ (کے جی بی وی (میں وسیع بیداری مہم چلائی گئی۔مہم کے پہلے دن منعقدہ پروگراموں میں 55574 لڑکیوں اور 12377 لڑکوں سمیت کل 67951 طلباء وطالبات نے شرکت کی۔طلباء وطالبات کو خواتین کی حفاظت، بچوں کے تحفظ، ہنگامی امداد اور ہیلپ لائن نمبروں کے موثر استعمال کی معلومات دی گئیں۔مختلف اسکولوں میں پوسٹر چارٹ کی تیاری، بیداری ریلی، بات چیت (سنواد (اور ڈرامائی پیش کش کے ذریعے خواتین کے احترام، حفاظت اور سماجی برائیوں کے خاتمے کا پیغام دیا گیا۔مہم کے تحت طلباء کو خواتین کی حفاظت اور امداد سے متعلق اہم ہیلپ لائن نمبروں کی معلومات دی گئیں۔ان میں ویمن پاور لائن 1090، ویمن ہیلپ لائن 181، پولیس ایمرجنسی سروس 112 اور چائلڈ ہیلپ لائن 1098 اہم ہیں۔طلباء وطالبات کو بتایا گیا کہ کسی بھی قسم کی پریشانی، ہراسانی یا ہنگامی صورت حال میں متعلقہ امدادی سروس کا استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے۔طلباء نے ہیلپ لائن نمبروں پر مبنی پوسٹر اور چارٹ بنا کر ان کی اہمیت کو سمجھا۔مقصد بچوں کو بیدار کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر وقت رہتے مدد حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔بنیادی تعلیم کے ریاستی وزیر (آزادانہ چارج (سندیپ سنگھ نے کہا کہ مشن شکتی مہم کا مقصد طالبات اور خواتین کو ان کے حقوق اور حفاظت کے بارے میں بیدار بنانا ہے۔اسکولوں میں ہیلپ لائن نمبروں کی معلومات دے کر بچوں کو یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ کسی بھی پریشانی یا ہنگامی صورت حال میں مدد کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ بیداری اور خود اعتمادی کے ذریعے ہی محفوظ معاشرے کی سمت میں مضبوط قدم بڑھائے جا سکتے ہیں۔ڈائریکٹر جنرل، اسکول ایجوکیشن مونیکا رانی نے کہا کہ مشن شکتی مہم کے تحت ہر اسکول میں مقررہ سرگرمیوں کا موثر انعقاد اور طلباء کی فعال شرکت کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔پوسٹر، ریلی، بات چیت اور دیگر تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے لڑکیوں میں تحفظ، خود داری اور حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ضروری ہے۔تمام متعلقہ افسران پروگراموں کی باقاعدگی سے نگرانی کرتے ہوئے اس کی معلومات مقررہ ذریعہ سے فراہم کریں۔مختلف اسکولوں میں منعقدہ تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے مشن شکتی کا پیغام موثر انداز میں پیش کیا گیا۔کہیں طالبات نے ماں درگا کا روپ دھار کر ڈرامائی پیش کش کے ذریعے معاشرے میں پھیلی برائیوں کے خاتمے اور ناری سمان (خواتین کے احترام (کا پیغام دیا، تو کہیں طلباء نے پوسٹر بینر کے ساتھ بیداری ریلی نکالی۔کلاسوں میں بات چیت اور سرگرمیوں کے ذریعے لڑکیوں کو ان کے حقوق، حفاظت اور خود اعتمادی کے بارے میں بیدار کیا گیا۔ان آؤجنوں (پروگراموں (میں بچوں کو خواتین کے احترام کو سماجی ذمہ داری کے طور پر اپنانے کی ترغیب دی گئی۔کچھ اسکولوں میں خاتون پولیس اہلکاروں نے بھی بیداری پروگراموں میں حصہ لیا۔ان کے ساتھ بات چیت کے ذریعے طالبات کو حفاظت سے متعلق تدابیر، مدد حاصل کرنے کے طریقوں اور اپنے مسائل کے بارے میں آواز اٹھانے کی ترغیب دی گئی۔